ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ
(الآیۃ)

مذاکرے ہی مذاکرے

تبلیغی جماعت کے ۹۹ مذاکروں کا مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد وقاص بالاکوٹی

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

وقاص پبلشرز

تبلیغی احباب کے لیے نایاب تحفہ

مُذاکرے

ہی

مُذاکرے

تبلیغی جماعت کے 99 مذاکروں کا مجموعہ

............تالیف............

مولانا محمد وقاص بالاکوٹی

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

............ناشر............

وقاص پبلشرز، اُردو بازار

لاہور، پاکستان

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾
قانونی مشیر عمران مقصود مغل

نام کتاب .... مُذاکرے ہی مُذاکرے
ترتیب وتحقیق .... مولانا محمد وقاص بالاکوٹی
صفحات 176
ناشر .... وقاص پبلشرز اُردو بازار لاہور

............رائیونڈ ملنے کے پتے............

مکتبہ عاصم، مکتبہ مدینہ، مکتبہ فاروقیہ، مکتبہ عثمانیہ، مکتبہ اصغریہ، مکتبہ الیوات، مکتبہ سید حسین احمد مدنی، مکتبہ زکریا، مکتبہ وقار، مکتبہ الطارق، مکتبہ جمیل، مکتبہ صدیقہ، مکتبہ خورشیدیہ، ادارۃ الحرم، مکتبہ نور، ادارہ نشریات اسلام

............لاہور ملنے کے پتے............

مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور، مکتبہ بلال، مکتبہ سید احمد شہید، مکتبہ امتیاز آسٹریلیا مسجد

انتساب!

میں اپنی اس کتاب ''مذاکرے ہی مذاکرے'' کو ہر اُس مسلمان کے نام کرتا ہوں جو دین اسلام کی تبلیغی واشاعت میں دین کے کسی بھی شعبے کے ذریعے چاہے تقریر، تدریس، تصنیف اور تبلیغ وغیرہ سے اعلاء کلمۃ اللہ کی سربلندی کی محنت میں حضور ﷺ والے غم، فکر اور کڑھن کے ساتھ لگا ہوا ہو۔

فقط

احقر الاحقیر محمد وقاص عفی عنہ

23 رمضان المبارک 24/9/2008

حرفِ آغاز

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ دَعَانَا اِلَی الْاِیْمَانِ وَالصَّلٰوۃُ وَلسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدِنِ الدَّاعِیْ اِلٰی دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَالرُّشْدِ وَالْاِیْقَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَتَابِعِیْہٖ وَحِزْبِہِ الدُّعَاۃِ اِلٰی کَلِمَۃِ الرَّحْمٰنِ

امابعد...... کافی عرصہ سے دعوت وتبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ اور دن بدن اس کام میں ترقی ہوتی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام پہلے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے کروایا اور پھر ختم نبوت کے صدقے جناب نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے ہر فرد کو یعنی مرد اور عورت سب کو سونپا اور اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ اور اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کا نائب بنایا۔ جس کی وجہ سے یہ ذمہ داری اس امت محمدیہ ﷺ پر پڑی اور اللہ تعالیٰ نے امت میں سے ہر وقت کوئی نہ کوئی اپنا برگزیدہ بندہ چنا جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی طرز پر لیتے رہے۔ تو دین کے کام کو اسی طرح کافی عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے صاحب دعوت شیخ طریقت ولی کامل حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ کو ۱۳ جولائی ۱۹۲۴ء پیدا فرما کر اس دعوت تبلیغ والے کام کے لیے چنا تو مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی امت کی فکر عطاء فرمائی کہ یہ ان کی اس فکر کا ہی نتیجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں دعوت وتبلیغ کا کام ہو رہا ہے اور ہر طرح سے تبلیغی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی کرتی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دینی اور حق والی جماعت کو ہر طرح سے فتنہ فساد سے محفوظ فرمائے اور مزید ترقی سے نواز کر قیامت تک جاری اور ساری فرمائے۔ (آمین)

مختصر یہ ہے کہ دعوت وتبلیغ کے اندر جماعت میں جانے والوں کے لیے خصوصیت سے کچھ مجلسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں اسباب کو عملی طور اور طریقے پر ڈالنے کے لیے اس محنت کی کی ضروری اور آسان باتوں کا مذاکرہ کرایا جاتا ہے تا کہ ہر کس وناکس ان باتوں کو یاد کرلے اور پھر جب وہ عملی میدان میں نکلے (چاہے جماعت میں ہو یا مقام پر ہو) تو اسی انداز اور طریقے سے بات کو چلائے اور دعوت الی اللہ دے جو رائیونڈ والے حضرات کا منشاء و مقصد ہے۔اسی طریقے سے اگر چلتے رہیں گے تبلیغ کے اصولوں کے مطابق دعوت دیتے رہیں گے تو مزید اس کام میں ترقی ہوگی اور اصولوں کے مطابق دعوت دینے والا پکا داعی بھی بن جائے گا۔تو یہ آداب و مذاکرات مرکز کے اندر بڑوں زیر ہدایت بڑے اہتمام سے کروائے جاتے ہیں۔بیشتر حصہ اس کا آداب پر مشتمل ہے اور باقی تمام حصہ مذاکرات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ آداب اور مذاکرات کو ترتیب دیا گیا ہے۔آخر میں اللہ تعالیٰ سے پوری امید رکھتا ہوں کہ ہر مسلمان کے لیے یہ کتاب اچھی رہنما ثابت ہوگی اور دعوت وتبلیغ کے کام اور آداب و مذاکرات کو اصولوں کے ساتھ سیکھنے سکھانے کے لیے انشاء اللہ مؤثر ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ بھائی نور محمد صاحب (مقیم رائیونڈ) کو جزائے خیر عطاء فرمائے جن کے مشورہ اور بار بار اصرار کی وجہ سے میں نے یہ کام ترتیب دیا۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سب انسانوں کے لیے مؤثر ثابت کرے۔اور ہم کو دین کی صحیح سمجھ عطاء فرما کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)(والحمد للہ رب العالمین)

محتاج دُعا

احقر العباد محمد وقاص عفی عنہ

29 رمضان المبارک 24/9/2008

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1۔	امر دعوت کا مذاکرہ	10
2۔	چھ نمبروں کا مذاکرہ	16
3۔	آپس میں محبت کا مذاکرہ	23
4۔	آپس میں جوڑ کا مذاکرہ	22
5۔	جماعت میں جوڑ کا مذاکرہ	23
6۔	سیکھنے سکھانے کا مذاکرہ	24
7۔	مسجد وار کام کا مذاکرہ	24
8۔	مسجد کے چار اعمال کا مذاکرہ	26
9۔	صحیح اور غلط یقین کا مذاکرہ	27
10۔	مساجد کو آباد کرنے کا مذاکرہ	27
11۔	ذمہ دار اور مامورین کا مذاکرہ	11
12۔	مرکز سے تشکیل کرنے کی ہدایت کا مذاکرہ	31
13۔	پرانے احباب سے ملاقات کا مذاکرہ	43
14۔	علماء کرام کے ساتھ ملاقات کا مذاکرہ	44
15۔	مالداروں اور چوہدری وڈیروں کے ساتھ ملاقات کا مذاکرہ	47
16۔	گشت اور بیان کے اعلان کا مذاکرہ	48
17۔	متکلم کی بات چیت کا مذاکرہ	48
18۔	بستی میں داخل ہونے کے آداب کا مذاکرہ	49
19۔	درمیانی بات کا مذاکرہ	50
20۔	تشکیل کا مذاکرہ	51
21۔	عمومی گشت کا مذاکرہ	51
22۔	خصوصی گشت کا مذاکرہ	52

23۔	بیان کا مذاکرہ	59
24۔	گشت کا مذاکرہ	62
25۔	تعلیم کے آداب کا مذاکرہ	62
26۔	آداب تعلیم کا مذاکرہ	67
27۔	مشورہ کے آداب کا مذاکرہ	71
28۔	مشورہ کے آداب	73
29۔	نقد وصولی کرنے کا مذاکرہ	77
30۔	نقد نام لکھوانے والوں کی وصولی کا مذاکرہ	78
31۔	وصولی کرنے کا مذاکرہ	78
32۔	نماز کا مذاکرہ	79
33۔	نماز کی فضیلت کا مذاکرہ	81
34۔	نماز کے اوقات کا مذاکرہ	82
35۔	نماز کے متعلق چند اہم مسائل کا مذاکرہ	83
37۔	آغاز نماز کا مذاکرہ	87
38۔	نماز پڑھنے کا مذاکرہ	88
39۔	قبولیت دعا کا مذاکرہ	91
40۔	نماز جمعہ کا مذاکرہ	93
41۔	نفل نمازوں کا مذاکرہ	93
42۔	مسائل ضروریہ کا مذاکرہ	96
43۔	فرائض نماز کا مذاکرہ	97
44۔	واجبات نماز کا مذاکرہ	98
46۔	مستحبات نماز کا مذاکرہ	98
47۔	مفسدات نماز کا مذاکرہ	99
48۔	مکروہات نماز کا مذاکرہ	99
49۔	خدمت کا مذاکرہ	101
50۔	کھانے کے آداب کا مذاکرہ	104

51-	مسجد کے آداب کا مذاکرہ	107
52-	مجلس کے آداب کا مذاکرہ	113
53-	سونے کے آداب کا مذاکرہ	116
54-	دعا کے آداب کا مذاکرہ	119
55-	ذکر کے آداب کا مذاکرہ	122
56-	جسم کو بنانے کا مذاکرہ	124
57-	راستے میں چلنے کے آداب کا مذاکرہ	125
58-	چند دیگر کا مذاکرے	125
59-	سفر کے آداب کا مذاکرہ	129
60-	کارگزاری کا مذاکرہ	132
61-	روانگی کی بات اور تقاضوں کا مذاکرہ	132
62-	بیت الخلاء کے آداب کا مذاکرہ	133
63-	غسل کے آداب کا مذاکرہ	137
64-	مسواک کے آداب کا مذاکرہ	138
65-	وضو کے آداب کا مذاکرہ	138
66-	وضو کی سنتوں کا مذاکرہ	142
67-	وضو کے مستحبات کا مذاکرہ	142
68-	نواقض یا مفسدات وضو کا مذاکرہ	142
69-	مکروہات وضو کا مذاکرہ	142
70-	تیمم کا مذاکرہ	143
71-	پانی پینے کے آداب کا مذاکرہ	143
72-	دودھ پینے کے آداب کا مذاکرہ	143
73-	آب زم زم پینے کے آداب کا مذاکرہ	144
74-	چھینکنے اور جمائی کے آداب کا مذاکرہ	144
75-	مصافحہ کرنے کے آداب کا مذاکرہ	146

76-	معانقہ کرنے کے آداب کا مذاکرہ	146
77-	بیٹھنے کے آداب کا مذاکرہ	148
78-	جاگنے کے آداب کا مذاکرہ	148
79-	ملاقات کے آداب کا مذاکرہ	149
80-	آداب دعوت وقبول دعوت کا مذاکرہ	150
81-	آداب قبول دعوت کا مذاکرہ	151
82-	شرائط دعوت کا مذاکرہ	152
83-	میزبانی اور مہمانی کے آداب کا مذاکرہ	152
84-	دعوت کھانے کا مذاکرہ	153
85-	آداب تلاوت قرآن مجید کا مذاکرہ	154
86-	ہدیہ دینے کے آداب کا مذاکرہ	155
87-	بازار کے آداب کا مذاکرہ	156
88-	ناخن کاٹنے کے آداب کا مذاکرہ	157
89-	واپسی کا مذاکرہ	158
90-	مستورات کے کام کے متعلق ہدایات کے مذاکرے	160
91-	مقامی کام کے آداب کا مذاکرہ	160
92-	مستورات میں تعلیم کے مقصد کا مذاکرہ	161
93-	سہ روزہ جماعتوں کا مذاکرہ	162
94-	پندرہ یوم کے لیے رائے ونڈ آنے والی جماعتوں کا مذاکرہ	164
95-	بیرون ممالک جانے والی جماعتوں کا مذاکرہ	165
96-	عورتوں کے کام کے آداب کا مذاکرہ	165
97-	میاں بیوی کا مذاکرہ	168
98-	وعیدیں	171
99-	عورت کے فضائل	173

(۱) امرِ دعوت کا مذاکرہ

(۱) اللہ پاک کی ذات رحیم اور کریم ذات ہے اس رحم کی وجہ سے اللہ پاک نے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا کہ لوگوں کو میری طرف بلاؤ۔ انبیاءؑ کے دلوں میں اللہ کی عظمت، اللہ کے حکموں کی عظمت چھائی ہوئی تھی۔ امر دعوت کے پیچھے اللہ کی منشاء کیا ہے وہ بھی نبیوں کے دلوں میں چھائی ہوئی تھی اور وہ منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا بندہ مرکز عذاب میں مبتلا ہو۔

(۲) امر دعوت کے اندر یہ تاثیر ہے کہ جیسے انبیاء علیہم السلام کو نبوت ملتی ہے۔ تو انبیاء علیہم السلام کے دن رات بدل جاتے ہیں پہلے جیسے نہیں رہتے کسی نبی نے اپنے ذاتی تقاضوں کے لیے اس امر دعوت کو قربان نہیں کیا۔ اس امرِ دعوت کے اندر وہ تاثیر ہے کہ جیسے انبیاء علیہم السلام کو ملتی تھی انبیاء علیہم السلام کے اندر امت کے لیے شفقت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بے چینی اور بے قراری کے ساتھ امت کے لوگوں کے درمیان پھرا کرتے ہیں۔

(۳) نبی حجت پوری کرنے کے لیے محنت نہیں کرتے بلکہ جب تک اللہ کی منشاء پوری نہ ہو اس کے لیے جان لگا دیتے ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور اس سلسلے میں بار بار اپنے نبیوں کو مبعوث فرمایا اور ایک دن میں کئی نبی اس امر دعوت پر شہید ہوئے تا کہ نبی اللہ کی منشاء کو پورا کریں۔ اگر قوم مان جاتی تھی تو اللہ ماننے والوں کو کامیابی عطا فرماتے اور اگر نہیں مانتی تھی تو ان کو عذاب دیتے تھے جیسا کہ بنی اسرائیل اور قوم نوح اور قوم شعیب وغیرہ۔

(۵) انبیاء علیہم السلام اس امر دعوت کی وجہ سے اپنی جانوں کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے دن رات اس محنت میں لگے رہتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال محنت فرمائی اور دن رات دعوت میں مشغول رہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے آ رہے ہیں اور اپنی اہلیہ کو بھی ساتھ لا رہے ہیں تو راستے میں ان کی اہلیہ درد زہ ٹھنڈک زیادہ تھی سردی کا زمانہ تھا رات کا وقت تھا ان کو دور سے آگ نظر آئی تو جب وہ آگ کے پاس تشریف لے گئے تو وہ آگ نہیں تھی بلکہ اللہ رب العزت کی تجلی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت سے نوازا اور فرمایا کہ فرعون کے پاس جاؤ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی کو دشت و بیابان میں چھوڑ کر امر

دعوت کو اختیار فرمایا اور فرعون کے پاس گئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا جب نبی شہید کر دیے جاتے تو اللہ تعالیٰ اور نبیوں کو مبعوث فرماتے۔

سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس امر دعوت کے لیے حضور پاک ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے امر دعوت ملتے ہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میرا بستر لپیٹ دو میرے آرام اور راحت کے دن گزر گئے اور جب آپ ﷺ کا وصال ہونے لگا تو اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اب آج کے بعد تیرے باپ کو کوئی کرب نہیں ہوگا مجھے دین کی خاطر اتنی تکلیفیں دی گئیں کہ کسی اور نبی کو اتنی تکلیفیں نہیں دی گئیں۔ طائف کے موقع پر ستائے گئے اور اتنی تکالیف دی گئیں کہ نعلین مبارک خون سے لہولہان ہو گئے۔ پتھر مارے گئے اور چھ میل تک بھگائے گئے۔ لیکن پھر بھی ایک ایک کے پیچھے گئے اور دعوت دی کبھی عتبہ کو کبھی شیبہ کو کبھی ابولہب کو اور کبھی دو سے زائد پر اسلام پیش کرنا اور کبھی مجمع میں جا کر دعوت دینا اور کبھی موسم حج میں قبائل عرب اسلام کو پیش کرنا اور کبھی عکاظ کے بازاروں میں جا کر دعوت دینا اور کبھی خود دوسری جگہوں پر جانا اور کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو دعوت دینے کے لیے بھیجنا حتیٰ کہ دن رات امر دعوت کو جاری رکھنا۔ تکالیف دی گئیں، جان و مال و عزت کی پرواہ نہیں کی، دعوت سے پہلے سب امانتدار کہتے تھے۔ حجر اسود نصب کرنے کا فیصلہ آپ ﷺ سے کرایا امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے لیکن جب حضور ﷺ نے امر دعوت کو پیش کیا تو سارے مخالف ہو گئے اور کہنے لگے "تمہارے لیے ہلاکت تم ہمیں اس لیے جمع کرتے ہو۔" بیٹیوں کو طلاقیں دی گئیں، شعب ابی طالب میں محصور ہوئے۔ کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا تھا، بھوک کو برداشت کیا پیاس کو برداشت کیا اور فرماتے تھے کہ میرے فرعون پرانے فرعونوں سے زیادہ سخت ہیں۔ آپ ﷺ نے اس طرح محنت فرمائی کہ ایک ایک کے پیچھے دیوانہ وار پھر رہے ہوتے، ایک ایک کی منت سماجت کرتے رہے اور آپ ﷺ اپنی ہر امتی کی فکر اور کڑھن کے ساتھ دعوت دیتے تاکہ یہ کامیاب ہو جائیں اور آپ ﷺ

فرماتے تھے کہ میں اللہ کا رسول ہوں جنت کی خوش خبریاں سنانے آیا ہوں اور دوزخ سے ڈرانے آیا ہوں غزوہ احد میں تکلیفیں پہنچیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید کیے گئے اور خود حضور پاک ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بے دردی سے شہید ہوئے اور حضور پاک ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ بہت تکلیف پہنچی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ آپ کو دین کی وجہ سے اس سے پہلے کبھی زیادہ ستایا گیا ہے تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہاں طائف کے موقع پر زیادہ تکلیف پہنچی جب میں طائف والوں کے پاس دعوت کے لیے گیا تھا تو وہاں پر اس سے زیادہ تکلیفیں پہنچی تھیں اور بستی بستی جا کر دعوت دیتے کہ اللہ کی منشا پوری ہو جائے اور امر دعوت بھی مکمل ہو سکے یہی وجہ ہے کہ اس امر دعوت کے لیے اپنی عزت کو بھی پرواہ نہیں کی یعنی عزت کو بھی داؤ پر لگا دیا۔

حضور ﷺ کو امر دعوت پر کیا ملا؟

(۱) اللہ تعالیٰ نے طائف کی تکالیف کے بعد معراج کی سعادت سے نوازا اور حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قریب بلایا اور کوئی بھی پردہ درمیان میں حائل نہ تھا اور نماز کا خصوصی تحفہ عنایت فرمایا۔ جب حضور ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا تحفہ عنایت فرمایا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز کا تحفہ دیا۔

(۲) اکمل اور اتم یعنی کامل اور پوری شریعت عطا فرمائی۔

(۳) صحابہ کرامؓ جیسا مجمع عطا فرمایا کہ انہوں نے بھی حضور پاک ﷺ کا ہر وقت ساتھ دیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شایان شان آپ ﷺ کا اکرام کیا اور معراج کے موقع پر تین مرتبہ فرمایا کہ اے میرے محبوب میرے قریب آ جا۔

امر دعوت کی خاطر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں

جیسا کہ حضور ﷺ نے امر دعوت کی خاطر تکالیف برداشت کیں ویسے ہی

حضور ﷺ کے محبوب صحابہ نے بھی تکالیف برداشت کیں۔ ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دشمنوں کے گھروں کے بیچ میں اپنی بیٹیوں اور نابینا باپ کو چھوڑا اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دعوت دی تو ان کو خوب مارا گیا پھر بھی اسی حالت میں حضور پاک ﷺ کو یاد فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے پکڑ کر رسی میں مضبوطی سے باندھ دیا اور کہا کہ اس دین کو چھوڑو، نہیں تو اسی میں بندھے رہو انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو گردن سے باندھ کر لوگوں کا مجمع ان کے سامنے لگا دیا گیا۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو اٹھارہ سال کی عمر میں ان کے چچا نے چٹائی میں لپیٹ کا آگ کی دھونی دی اور کہا کہ کفر کی طرف لوٹ جاؤ مگر انہوں نے فرمایا کہ کبھی بھی نہیں لوٹوں گا۔ مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سختیاں کہ ان کو گرم زمین پر لٹایا گیا پتھر سینے پر رکھ دیے گئے مگر یہ تھے کہ احد احد یعنی معبود ایک ہی ہے کہ رٹ لگائے ہوئے۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا سختیاں برداشت کرنا کہ قوم نے ان کو پکڑا اور مسلسل قید میں رکھا اور تکلفیں دیتی رہی۔ صحابہ کرامؓ نے بھوک کو برداشت کیا حضرت مقداد بن اسودؓ اور ان کے دوساتھی بھوک کی وجہ سے ایسے ہوئے کہ کانوں کی سننے اور آنکھوں کی دیکھنے کی صلاحیت بالکل ختم ہو گئی۔ حضرت ابرہریرہ رضی اللہ عنہ بھوک کی وجہ سے اپنے جگر کو زمین سے چمٹا دیتے تھے اور بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ سخت گرمی میں غزوۂ تبوک کے لیے نکلے ایک مقام پر پہنچ کر ہمیں اتنی سخت پیاس لگی کہ ہم سمجھنے لگے کہ ہماری گردنیں ٹوٹ جائیں گی۔ سخت سردی برداشت کی گئی دعوت الی اللہ کی وجہ سے کپڑوں کی کمی برداشت کی گئی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کے لیے سوائے ایک کپڑے کے اور کوئی دوسری چادر نہ تھی۔ اور وہ بھی بہت چھوٹی کہ اگر پاؤں پر ڈالتے تو سر کھلا رہ جاتا اور اگر سر پر ڈالتے تو پاؤں کھلے رہ جاتے تھے۔ بہت زیادہ خوف کو برداشت کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ زخمی ہوئے اور بیماریاں برداشت کیں۔ اس طرح صحابہ کرامؓ بھی حضور پاک ﷺ والے

طریقے پر دعوت دیتے رہے اور تمام تر تکالیف کو برداشت کرتے چلے گئے۔ کبھی فرداً فرداً دعوت دیتے رہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے تاجر تھے۔ حسن سلوک کی وجہ سے لوگ محبت رکھتے تھے اور ان سے کاروباری معلومات حاصل کرتے تھے تو حضور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کو دعوت دیتے تھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر اعتماد تھا چنانچہ حضرت عثمان بن عفان اور حضور طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان ہی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ یہ لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اسلام پیش فرمایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حقوق بتائے اور وہ سب اسلام لے آئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انفرادی دعوت دی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے انفرادی دعوت دی۔ صحابہ کرام نے دعوت اپنی قوم اور مختلف قبائل کو دی اور اس امر دعوت کی وجہ سے اپنے گھروں کو، بیوی بچوں کو، والدین کو اور اپنے شہر اور قبیلے کو چھوڑا۔

ان سختیوں پر اور امر دعوت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کیا ملا

(۱) اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت تھی۔

(۲) اللہ کی طرف سے جنت کی خوشخبریاں ملیں۔

(۳) اللہ کی طرف سے ان پر سلام آیا۔

(۴) قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔

(۵) جنت میں نبی پاک کا پڑوس ملے گا۔

(۶) غسیل ملائکہ بنے۔

(۷) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، اسد اللہ اور اسد رسول اللہ بن گئے۔

(۸) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق اکبر کے درجے کو پہنچے۔

(۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاروق اعظم بنے۔

(۱۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، عثمان غنی بنے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، مرتضیٰ بنے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کی صفات بیان فرمائیں کہ آپس میں بہت نرم ہیں اور کفار پر سخت ہیں۔ جنگ بدر میں ۱۶ اصحابہ کرامؓ شہید ہو گئے ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی ڈالی اور اپنا دیدار کرایا پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ مانگو کیا مانگتے ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "یا اللہ آپ نے اپنا دیدار کروایا ہمیں اور کیا چاہیے۔" پھر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ "یا اللہ ہمیں پھر زندگی عطاء فرمادیں کہ ہم دوبارہ پھر شہید ہو کر تیرے پاس آئیں۔" تلوار ایک صحابی کے ہاتھ میں ٹہنی بن گئی۔ زلزلوں کو روکتے تھے۔ جنگل کے شیر چیتے وغیرہ ان کے تابع ہو گئے لوگوں کے اور جانوروں کے دلوں پر حکومت فرمائی کتنی بڑی نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس امر دعوت کی وجہ سے چمکایا اور دنیا اور آخرت میں عزت عطا فرمائی۔

اب یہ امر دعوت ختم نبوت کے طفیل ہمیں ملا ہے۔ دوسری امتوں کو ایمان کے بعد عبادات ملیں اور اس امت کو ایمان کے بعد امر دعوت ملا۔ ہمیں بھی دن رات ویسے گزارنے پڑیں گے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزارے ہیں قبولیت کے لیے جان لگانی پڑے گی۔

امر دعوت کے فضائل

(۱) جو شخص اس کام میں خود بھی لگے گا اور دوسرے کو بھی لگائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوں گے۔

(۲) اللہ کی قدرت اور غیبی اس کے نظام ساتھ ہو گا۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا پڑوس نصیب ہو گا۔

(۴) نبیوں سے ایک درجہ کم جنت ملے گی۔

(۵) اس کی محنت چاروں طرف پھیلے گی۔ اس پر رسولوں والا فیضان ہو گا۔

(۶) ہدایت کی شاہراہیں اس پر کھلیں گی۔ لوگوں اور اللہ کا محبوب بن جائے گا اللہ تعالیٰ ہدایت کا چراغ بنائیں گے۔ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔ قیامت میں نام لے کر پکارے جائیں گے۔ نبیوں کے بعد دوسرے درجے کی جنت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کام کے کرنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنی کیفیات میں حصہ نصیب فرمائیں

گے۔ اللہ تعالیٰ پہلے اس کو اور پھر اسلام چمکا دیں گے۔ ایمان اعمال کی دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی نگاہ میں محبوب ہو جائے گا۔

آداب امر دعوت

اس محنت کو حضور پاک ﷺ والے عزم کے ساتھ کریں اور لوگوں سے کروائیں۔ اس محنت کو حضور پاک ﷺ والے دردو غم والے عزم کے ساتھ کریں۔ اس محنت کا کوئی معاوضہ نہیں لینا ہے۔ اس محنت کا کوئی فائدہ نہیں اٹھانا ہے (دنیاوی)۔ اس محنت کا معاوضہ لیا تو اس کی اولاد اس کام سے محروم ہو جائے گی۔ اس محنت کا اجر صرف اللہ تعالیٰ سے لینا ہے وہ بھی موت کے بعد لینا ہے۔ اس محنت کو یکسوئی کے ساتھ کرنا ہے۔ اس محنت کی وجہ سے دنیا میں تبدیلی آئے گی اس کام کے بغیر تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس محنت میں اللہ تعالیٰ سے ناتا جوڑنا اور باقی سب سے ناتا توڑنا ہے۔ اس محنت کو تسلسل کے ساتھ مرتے دم تک کرنا ہے۔ اور اس محنت کو اجتماعیت کے ساتھ مرتے دم تک کرنا ہے۔ اس محنت کو مرتے دم تک کرنا ہے اور اس محنت کو آپ ﷺ والے اخلاق کے ساتھ مرتے دم تک کرنا ہے۔

(۲) چھ نمبروں کا مذاکرہ

کلمہ طیبہ

اپنی دعوت کو چالو کرنے کے لیے چھ نمبروں کا مذاکرہ کرنا ایک نمبر سے دوسرے نمبر کو طاقت ملتی ہے اللہ پاک نے ہم سب کو مسلمان بنایا اور انبیاء علیہم السلام کی وہ محنت حضور ﷺ تک چالو فرمائی۔ اس محنت کو زندہ کرنے کے لیے اس امت کی ذمہ داری ہے **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** اس کلمہ کو صحابہؓ کے دلوں کے اندر اتارنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کو شجر طیبہ کہا ہے اس شجر طیبہ سے زیادہ ثمرات والا درخت دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا کلمہ پھل دنیا میں موت کے بعد قبر میں حشر میں ملے اور جنت میں پہنچ کر پورے کمال کے ساتھ اس کے ثمرات ظاہر ہوں گے۔

بھائی جتنی تکلیف اس کلمہ طیبہ کو دلوں میں اتارنے کے لیے حضور ﷺ اور

صحابہؓ نے برداشت کی ہے کسی اور عمل کے لیے نہیں کہ بھوک، پیاس برداشت کی صبح کا مجاہدہ اور تھا دوپہر کا مجاہدہ اور تھا شام کے مجاہدے اور تھے یہ دیکھنے کی بات ہے۔ اتنی تکلیف کسی پر نہیں آئی جو حضور ﷺ اور صحابہؓ پر آئی ہے۔ پیٹے جا رہے ہیں پیٹنے کی اجازت نہیں ہے۔ پٹ جاؤ صحابہؓ کے اندر جتنے جذبے تھے سب کو نکال کر پھینک دیا سب کو توڑا سب کو کوٹا گیا صرف ایک جذبہ باقی رہا صرف اللہ پاک کے لیے جان دینا۔

سختی پر سختی جو اس کلمہ طیبہ کے لیے برداشت کرے گا اللہ پاک اس کے اندر کلمہ چمکائے گا صحابہؓ کے کلمہ طیبہ کی پہنچ آسمانوں کو چیر کر سدرۃ المنتہیٰ تک وہاں سے بھی اوپر اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرش پہ پہنچی ان کے دل میں کلمہ کا نور ایسا چمکا کہ ساری دنیا کی ظلمتیں ختم ہوگئیں۔

جو یہ دعوت دیں کہ سارا اللہ پاک کا غیر اللہ کے بغیر نا کام ہے اور اللہ پاک اپنے ارادے کو وجود دینے میں کسی غیر کا محتاج نہیں ہے سب کو کامیاب کرنا اور سب کو نا کام کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے برابر ہے سب کو کامیاب کرنے سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کمی نہیں آتی اور سب کو نا کام کرنے سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں زیادتی نہیں ہوتی یہ یقین ہمارے دلوں میں اتر جائے۔

نماز کا اہتمام

ایسے یقین والوں کی نماز میں ساتوں آسمانوں کے اور زمینوں کے خزانوں کو کھینچنے کا ذریعہ اور طاقت ہوتی ہے ایسے طاقتور یقین کے ساتھ جب بھی نماز پڑھیں گے تو عرش الٰہی کو ہلا دیں گے اس نماز کی مدد سے زمین و آسمان کا نظام حرکت میں آئے گا نماز کے ذریعہ سے اپنے پورے بدن کے عملی معیار کو قائم کرنا ہے نماز براہ راست اللہ پاک کے خزانوں سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ ہے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو نماز کے ذریعے سے پھل ملتے تھے صحابہؓ نے نماز کے ذریعہ دریا میں گھوڑے ڈالے تھے۔

ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے حج کے سفر میں سارے قافلے کو نماز کے ذریعہ آسمان سے کھانا اتروایا واپسی پر گدھا مر گیا نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے زندہ کرالیا۔ یمن کے بادشاہ نے آگ میں ڈالا فوراً نماز کی نیت باندھ لی تو آگ نہیں جلا سکی انس بن مالکؓ

نے نماز پڑھی آسمان سے بارش اتر آئی جب مسلمان کی نماز ٹھیک ہو جائے گی تو اللہ پاک تین بڑے فائدے دیں گے۔

(۱) دل سے منکرات اور خواہشات کا جذبہ ختم ہوگا۔

(۲) ہر مصیبت پر اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے۔

(۳) اللہ پاک حق کا راستہ دکھائیں گے جب نماز قائم ہوگی اطاعت کا مادہ پیدا ہوگا۔

مسلمان کی نماز درست ہوگی تو ساری دنیا کے مال ملک والوں کو اللہ کامل نمازی کے پاؤں میں گرادیں گے نماز ٹھیک ہوگی تو پوری دنیا کا نظام بدل جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو نماز اور توکل سکھایا تھا تو اللہ پاک نے دریا سے راستہ بنا دیا ایسی نماز بنانے کے لیے بے نمازی کی دعوت اور نمازی کو کامل نماز کی دعوت دینا اور اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے۔

علم کا سیکھنا

علم کے راستہ سے اللہ پاک کی ذات وصفات کو پہچاننا اور حال کے امر کو پہچاننا اس وقت میرا اللہ مجھ سے کیا چاہتا ہے علم اللہ پاک کی صفت اعلیٰ ہے ساری دنیا سے جہالت کی ظلمتیں ختم ہو جائیں اللہ والے علم سے ہر مسلمان کا دل منور ہو جائے ہر ایک کے اندر تحقیقات کا جذبہ پیدا ہو جائے ہر عمل سے پہلے اس کا علم سیکھو علم کے بغیر عمل نہیں بنتا قیامت کے دن سوال ہوگا اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

علم کی وجہ سے انسان فرشتوں سے افضل ہے علم سیکھتے سیکھتے مر جائیں تو قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام سے ایک درجہ کم پر ہوگا قیامت کے دن عالم کی قلم کی سیاہی اور شہید کا خون تولا جائے گا تو عالم کے قلم کی سیاہی وزنی ہوگی جو علم سیکھنے کے لیے صبح مسجد کی طرف جائے اس کو اس مجاہد کے برابر ثواب ہے جو جہاد کر کے غنیمت کا مال لے کر آتا ہے۔ علم کی دو قسمیں ہیں ایک مسائل کا علم ایک فضائل کا علم، فضائل سے یقین بنتا ہے مسائل سے عمل بنتا ہے۔

ذکر کا اہتمام کرنا

جی لگا کر دھیان جما کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے ذکر سے اللہ تعالیٰ کا دھیان اور

محبت نصیب ہوتی ہے اس عمل میں جان ہے جس عمل میں دھیان نہیں ہے وہ دھیان کے بغیر ہر موقع کی دعا بھول جاتے ہیں جو دھیان سے ذکر نہیں کرتا صرف دعوت دیتا ہے وہ باتونی ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک لسانی ہے ایک قلبی ہے۔ لسانی ذکر ذریعہ ہے قلبی ذکر کے لیے پہلے جسم قابو کرنا پڑتا ہے پھر روح قابو ہوتی ہے۔ ذکر کرتے ہوئے سبحان اللہ زبان سے (دل سے یا اللہ تیرے میں کوئی کھوٹ نہیں ہے)

الحمد للہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں لا الہ الا اللہ تیرے سوا کوئی جی لگانے کے قابل نہیں اللہ اکبر (یا اللہ تو سب سے بڑا ہے) ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے ۱۰ نیکیاں ملیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے ۱۰ درجے بلند ۱۰ رحمتیں نازل ہوں گی استغفار پڑھتے وقت ساری گناہوں کو سامنے رکھے حضور ﷺ نے فرمایا میں روزانہ ۷۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

اکرام مسلم

مسلمان کا اکرام نہ کیا جائے تو سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ سب سے کم درجہ کے مسلمانوں کو اللہ پاک اس دنیا سے ۱۰ گنا بڑی جنت دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا مفلس کون ہے۔ پھر فرمایا وہ مفلس ہے جو اعمال کا ڈھیر لے کر آئے گا قیامت میں اعمال لوگ لے جائیں گے اور وہ گناہوں کا ڈھیر لے کر جہنم میں چلا جائے گا۔ ایک اکرام ہے ایک عدل و انصاف ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں دینے کا جذبہ تھا آج ہمارے اندر لینے کا جذبہ ہے جب تک لینے کا جذبہ بدل کر دینے کا جذبہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کی مدد ساتھ نہیں ہوگی۔

اخلاص نیت

صحیح علوم تلاش کرو عمل کے لیے اور عمل میں رضا الٰہی تلاش کرو اخلاص کے تین درجے ہیں ایک عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنا یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین ہو لیکن نیت نہ ہو مثلاً بیماروں کے لیے نفل پڑھنا تو بیماری دور ہونے کا یقین ہو لیکن نفل پڑھنا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے بیماری کی نیت نہیں۔ اس سے اعلیٰ درجہ کے عمل کو صرف اللہ تعالیٰ کی محبت میں کریں۔

دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا کام بدل جائے نسبت بدل جائے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہے۔ حضور ﷺ کا نائب ہے قرآن کا وارث ہے دنیا میں اتنا پھرو کہ پورے انسانوں کے حالات سامنے آ جائیں دین کے مٹنے کا غم نصیب ہو جائے یہ بات دل میں آ جائے کہ میرا مال جان خریدا ہوا ہے اس کے بدلے میں جنت کا وعدہ ہے حضور ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو بیت المقدس میں سارے انبیاء علیہم السلام جمع ہو گئے تھے ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کلیم بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے خلیل بنایا اور حضور ﷺ نے فرمایا میرے اللہ نے مجھے ایسی امت دی ہے کہ وہ دعوت کی محنت کرے گی اب ہر مسلمان کے دل میں یہ طلب پیدا کرنی ہے کہ میں نائب ہوں حضور ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے سب کچھ دین کے لیے قربان کر دیا تو اللہ تعالیٰ کا سلام آیا ہے آج ہم اپنا سب کچھ دین کے لیے لگائیں گے تو اللہ پاک قیامت کے دن صحابہؓ کے ساتھ ہمار حشر فرمائیں گے حضور ﷺ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے مغرب کی طرف رخ کیا اور محنت شروع کی تو فلسطین، اردن، شام، امارات، لبنان، یمن، آزربائی جان، خراسان، افغانستان تک اس سارے علاقے میں دین ۱۱ سال میں پھیلا پھر مشرق کی طرف محنت شروع کی تو مصر، روم، لیبیا، تیونس، مراکش، پرتگال، یورپ، اسپین، جنوبی فرانس میں صحابہؓ کی قبریں موجود ہیں آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ساری دنیا میں دین پھیلانے کے لیے موت تک ارادہ کریں کون کون پوری زندگی کے لیے تیار ہے۔

میرے محترم اصل نمبر کلمہ اور نماز ہے کلمہ نماز ٹھیک ہونے کے لیے علم کا نمبر ہے کلمہ نماز کے اندر دھیان پیدا ہونے کے لیے ذکر کا نمبر ہے اور کلمہ اور نماز کی حفاظت کے لیے اکرام مسلم کا نمبر ہے کلمہ اور نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہونے کے لیے اخلاص کا نمبر ہے اور کلمہ اور نماز ساری دنیا میں پھیلانے کے لیے دعوت تبلیغ کا نمبر ہے۔

(۳) آپس میں محبت کا مذاکرہ

ساری دنیا میں جتنے مسلمان ہیں خاص طور پر تبلیغ والے ان سب کی آپس میں محبت ہونا ضروری ہے۔ محبت صرف ایمان کی وجہ سے ہو۔ ذکر کی بھی وجہ سے ہو۔ زبان یا علاقہ کی وجہ سے نہ ہو۔ صحابہؓ کی آپس میں محبت تھی تو ایک جگہ سینکڑوں شہید نہیں ہوئے۔ جب آپس میں اختلاف شروع ہوا تو ہزاروں گئے۔ مسلمان کو اصولوں پر لانا اتنا ضروری نہیں ہے جتنا محبت کرنا ضروری ہے۔ کام ہو یا نہ ہو گشت و تعلیم کرو یا نہ کرو لیکن آپس میں محبت ضرور کرو۔ جتنے اصول ہیں۔ یہ استنباط کیے گئے ہیں۔ اور محبت کرنا قرآن و حدیث سے براہ راست ثابت ہے۔

آدمی دعوت دینے والے کی دعوت دل کی محبت سے نہیں سنے گا تو دعوت دینے والے کی کیفیات وصفات سننے والے میں منتقل نہیں ہوتیں۔ مثلاً ماموراً میر کی بات شاگرد استاد کی بات اور مرید پیر کی بات محبت اور دھیان سے نہیں سنے گا تو ان کی کیفیات وصفات منتقل نہیں ہوں گی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی آپ کی صحبت میں تھی مگر دل میں محبت نہ ہونے کی وجہ سے نوح علیہ السلام کی ایمانی کیفیات اُس میں منتقل نہیں ہوسکیں۔ اس طرح لوط علیہ السلام کی بیوی کے دل میں محبت نہیں تھی تو لوط علیہ السلام کی ایمانی کیفیات اس میں منتقل نہیں ہوسکیں۔

جب جماعت بستی میں گئی آپس میں محبت ہے تو اثرات ہوں گے جو سالوں تک رہیں گے اونچی سے اونچی تشکیل وجود میں آئے گی خواہ اس وقت ایک آدمی بھی تیار نہ ہو اور اگر آپس میں محبت کے بغیر تین چلے کی جماعت نکالی جائے پھر بھی اثرات نہیں ہوں گے۔ جماعت کے ساتھی ایک عمل سے فارغ ہوتے ہی دوسرے عمل میں لگ جائیں۔ ہر ساتھی کی حیثیت مقرر کر کے اس کی خدمت کریں۔ فرمایا! ایمان کے بغیر جنت میں نہیں جاسکتے آپس کی محبت کے بغیر ایمان والا نہیں بن سکتا۔ محبت ہوگی سلام پھیرنے سے پہلے سلام کرنے والا کبر سے بچ جاتا ہے۔ فرمایا! جس کو نرمی مل گئی اس کو سب کچھ مل گیا۔ جس کو سختی ملی وہ ساری خیر سے محروم ہوگیا۔ جو دوسروں کی اصلاح میں لگ جاتے ہیں وہ بگڑ جاتے ہیں، جیسے ٹھنڈے لوہے سے گرم لوہا بنتا ہے۔ مثلاً

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو میرے لیے محبت کرتے ہیں اور جو

دوسروں کو آگے کرنا، ہر ساتھی کو اپنے آپ سے اونچا سمجھنا اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنا، حسن ظن رکھنا، تواضع سے پیش آیا، من تواضع للہ رفعہ اللہ (زادالطالبین) پردہ پوشی کرنا، سب کو باہم جوڑے رکھنا اور جوڑنے کی دعائیں کرنا۔

(۶) سیکھنے سکھانے کا مذاکرہ

جیسے صحابہ کرامؓ نے قرآن پاک کو اور احادیث کو سینہ بہ سینہ منتقل فرمایا کیونکہ لکھا ہوا تو کوئی نسخہ وجود میں نہ تھا ہر وقت سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا تھا۔ خطبہ کے دوران حضرت عثمانؓ طواف فرما رہے تھے اور ایک اعرابی کو التحیات بھی یاد کروا رہے تھے۔ حضور پاک ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ منبر سے اتر کر ایک شخص کو سورۃ فاتحہ یاد کروائی۔ دوران سفر سیکھنے سکھانے کو رواج دیں۔ دعوت سکھائے، نماز کے الفاظ سکھائے کہ نماز ٹھیک ہو جائے۔ نماز کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات اور سنن سکھائے۔ وضو کے متعلق غسل کے متعلق یہ سب سیکھنا سکھانا ہے۔ تلاوت کے فضائل سنانا اور موقع موقع کی دعائیں بھی یاد کروانا۔ ہر شخص ہر عمل کی مشق کرے۔ خصوصاً سفر کے دوران سیکھنا سکھانا ہو۔ سیکھنا سکھانا دو دو کی شکل میں ہو۔ انفرادی طور پر بھی سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رکھیں۔ اور تمام شعبہ جات کے مسائل بھی علماء کرام اور مفتی حضرات سے جا کر سیکھنا تا کہ علماء کرام اور مفتی حضرات کی طرف ہمارا رجوع ہو جائے۔

(۷) مسجد وار کام کا مذاکرہ

(۱) مسجد کی جماعت کے احباب عالمی فکر کریں۔ احباب یہ نیت کریں گے کہ ہماری بستی پورے عالم کے اندر سارے انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے اور چوبیس گھنٹے مسجد آباد ہو جائے اور سارے طبقات میں پورا دین زندہ ہو جائے اور سارے طبقات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو اپنا کام بنالیں اور ساری دنیا کے لیے نمونہ بن جائیں۔ مسجد کے اطراف کے سارے گھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والا کام ان کا کام ہے اپنی ذات سے یہ نیت کرائیں، اپنے آپ کو مخاطب سمجھ کر۔ (۳) علاقے کے سارے گھر معلوم ہوں۔ (۴) حالات معلوم ہوں۔ (۵) کل کتنے گھر ہیں؟ (۶) بالغ مرد کتنے ہیں؟

(۷) سب ساتھیوں کے مشغلے معلوم ہوں۔ (۸) کہاں کام کرتے ہیں۔ (۹) سب کے نام معلوم ہوں۔ (۱۰) ملنے کے اوقات معلوم ہوں۔ (۱۱) دینی سطح کیا ہے؟ (۱۲) نمازی کون کون ہے؟

مسجد وار جماعت کے امور

(۱) ہفتہ کے دو گشت

ہر گشت سے نقد جماعت نکالنے کی کوشش کرنا اور دوسرے گشت کے ذریعے شہر کی تمام مسجدوں میں مقامی جماعتیں بنا کر کام اٹھانے کی کوشش کی جائے۔

(۲) روزانہ مسجد اور گھر کی تعلیم

مسجد کی تعلیم کے علاوہ گھر میں روزانہ تعلیم کو ہونا کہ اعمال کا شوق بڑھے اور پھر مستورات اپنے مردوں کے ذریعہ علمائے کرام مفتی حضرات سے مسائل پوچھ کر گھر میں چوبیس (۲۴) گھنٹے کی زندگی دین کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔

(۳) مہینہ کے تین دن

ہر ساتھی مہینہ میں تین دن پابندی کے ساتھ لگائے۔ پرانے احباب اپنے ساتھ محلّہ کے نئے ساتھیوں کو لے کر نکلنے کی کوشش کریں۔ سہ روزہ سے اپنی بستی کے مضافات کی ہر بستی کی تمام مساجد میں جماعتیں بنا کر کام اٹھانے کی کوشش کی جائے۔

(۴) روزانہ اڑھائی گھنٹے کی محنت

اعمال دعوت کو زندہ کرنے کی گھر گھر محنت کرتے ہوئے ان اعمال میں لگنا۔ اڑھائی گھنٹے کم از کم ہیں۔ زیادہ کے لیے بھی کہا جائے اور جو کم وقت دے اسے قبول کیا جائے تاکہ مسجد چوبیس گھنٹے مسجد نبوی ﷺ کے نہج پر آباد رہے، جس میں ایمان کی دعوت، فضائل کے حلقے، جماعتوں کی بیرون ملک اور اندرون ملک روانگی اور آمد، علم، ذکر، آنے والوں کی تعلیم و تربیت اور مہمان نوازی سب شامل ہیں۔ جو زیادہ نہ دے اڑھائی گھنٹہ دے اسے حقیر نہ سمجھا جائے۔ اس کی قدر کی جائے۔ ساتھیوں کا کھانا اور سونا گھروں میں ہو۔

روزانہ مشورہ کے لیے بیٹھنا

محلہ میں پاکیزہ اعمال کو زندہ کرنے کے لیے فکر کے لیے بیٹھنا۔ سارے عالم میں دعوت، نماز، تلاوت کلام پاک، ذکر، دعا، عبادت اور حسن اخلاق کو سو فیصد زندہ کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ ہر مسلمان چوبیس گھنٹے کی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں اور حضور ﷺ کے طریقوں پر آ جائے۔ فکر کے لیے یہ جڑنا ایسے وقت میں ہو جو سب کی سہولت کا ہو۔ پچھلے دن کی کارگزاری سن لیں۔ آج کے دن کی محنت کا مشورہ کر لیں یہ مشورہ زیادہ لمبا نہ ہو۔

(۸) مسجد کے چار اعمال کا مذاکرہ

(۱) ایمان و یقین کی دعوت۔ (۲) تعلیم و تعلم کے حلقے۔ (۳) ذکر و عبادت۔ (۴) حضور پاک ﷺ کے طریقہ پر انسانیت سے حسن سلوک۔ ان کو پانچ کاموں کے ذریعے اپنی مسجد کو آباد کرنا ہے ان میں تین کام روزانہ کرنے کے ہیں۔ دو کام ہفتہ میں ایک کام مہینہ میں۔

روزانہ والے کام

(۱) اڑھائی سے بارہ گھنٹہ تک روزانہ فارغ کرنا۔ (۲) روزانہ مشورہ۔ (۳) دو تعلیم ایک اپنی مسجد میں اور دوسری اپنے گھر میں۔

ہفتہ میں

دو گشت اپنی مسجد میں ایک دوسرے محلے کی مسجد میں۔

مہینہ میں سہ روزہ

ان اعمال کو حضرات کے بتائے ہوئے طریقہ پر کریں گے۔ تو انشاء اللہ، اللہ پاک کے احکام زندہ ہوتے چلے جائیں گے۔ ہر کام کو ان صفات کے ساتھ کرنا ہے۔

(۱) اللہ کے دھیان کے ساتھ۔ (۲) صحیح یقین کے ساتھ۔ (۳) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کے ساتھ۔ (۴) فضائل کے استحضار کے ساتھ۔ (۵) اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے جذبے کے ساتھ۔ (۶) نفس کے مجاہدہ کے ساتھ۔

(۹) صحیح اور غلط یقین کا مذاکرہ

صحیح یقین کے فوائد کا مذاکرہ

(۱) ہر حال میں خوش ہوگا۔ (۲) اللہ تعالیٰ مطمئن کر دیتے ہیں۔

غلط یقین کے نقصانات کا مذاکرہ

(۱) اللہ تعالیٰ اسی کے حوالے کر دیں گے۔ (۲) اعمال بگڑ جائیں گے۔ (۳) زندگی میں سکون نہ ہوگا۔ (۴) کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی۔ (۵) غلط یقین پریشانی کا سبب۔ (۶) جس چیز کا یقین ہوگا وہی چیز اس پر مسلط ہوگی۔ (۷) غلط یقین کی بناء پر فسادات ہوتے ہیں۔ (۸) غلط یقین کے نقصانات اگر ظاہر ہو جائیں تو سورج سیاہ پڑ جائے۔ (۹) غلط یقین کی بدبو ساری دنیا کی بدبودار چیزوں سے سخت ہے۔ (۱۰) شر اور نقصان والی چیز غلط یقین ہے۔ (۱۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوگا۔ (۱۲) قبر میں نقصان ہوگا۔ (۱۳) حشر میں نقصان ہوگا۔ (۱۴) یقین کی خرابی اعمال کی خرابی سے سخت ہے۔ (۱۵) غلط یقین کانٹوں کی سیج ہے۔

(۱۰) مساجد کو آباد کرنے کا مذاکرہ

(۱) جو لوگ مسجد کو آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو آباد کرتے ہیں۔ (۲) مسجد آباد کرنے والوں کے فرشتے ہم نشین ہوتے ہیں وہ جب بیمار ہوتے ہیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ وہ جب کام کرتے ہیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ (۳) مسجد متقی کا گھر ہے۔ (۴) مسجد آباد کرنے والوں کو مسجد دعا دیتی ہے۔ (۵) جو مسجد میں جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے (۶) جو مسجد کا عادی ہو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دے دو (حدیث)

بعض چیزیں جن کا اہتمام کرنا چاہیے

(۱) چار چیزوں کی کثرت کریں گے۔

(۱) دعوت۔ (۲) تعلیم و تعلم۔ (۳) ذکر و عبادت۔ (۴) خدمت

(۲) چار چیزوں کو کم کریں گے۔(۱) کم کھانا۔(۲) کم سونا۔(۳) دنیا کی باتیں کم کرنا۔(۴) دنیاوی ضروریات کے لیے مسجد سے کم نکلنا۔
چار چیزوں کو بالکل چھوڑ دیں گے۔(۱) مخلوق سے سوال کرنا۔(۲) فضول خرچی کرنا۔(۳) اشراف یعنی دل کا سوال کرنا۔(۴) دوسرے کی چیز بغیر اجازت کے استعمال کرنا۔

(۱۱) ذمہ دار اور مامورین کا مذاکرہ

(۱) ذمہ دار کے لیے سب سے پہلے اپنا ساتھی ہے بعد میں گاؤں والے ہیں۔
(۲) ایسے رہیں کہ پتہ نہ چلے کہ جماعت کا ذمہ دار کون ہے۔ پھر تو ساتھی صحیح طریقے سے استعمال ہو جائیں گے اور ترقی اعمال بھی ہوتی جائے گی۔
(۳) ذمہ دار اپنے آپ کو حاکم نہ سمجھے بلکہ بات کو پیش کریں۔
(۴) ہر کام کو مشورے سے طے کریں۔
(۵) ہر ساتھی کی بات کو توجہ سے سنے۔
(۶) ہر ساتھی کے لیے دل میں انتہائی ہمدردی ہو۔
(۷) ہر ساتھی کا نام معلوم ہو۔
(۸) ہر ساتھی کو مصروف رکھیں۔
(۹) سب کے ساتھ یکساں معاملہ ہو۔
(۱۰) اپنے آپ کو جماعت کا خادم سمجھے۔
(۱۱) جمہوریت کو دیکھ کر نہ چلے بلکہ جو اللہ دل میں ڈالے اس پر عمل ہو۔
(۱۲) ہر ساتھی کو داعی بنا دیں۔
(۱۳) ذمہ دار سنجیدہ ہوتا ہے۔
(۱۴) ساتھیوں کے ساتھ بے تکلفی سے بچا جائے۔
(۱۵) ذمہ دار کسی ایک ساتھی کی اصلاح کے پیچھے نہ لگے بلکہ سب ساتھیوں کی فکر میں لگا ہوا ہو۔

ذمہ دار (امیر جماعت) ان امور کا خیال رکھے

(۱) محکوم بن کر رہے (۲) حکم نہ چلائے (۳) ہر کام مشورہ سے کرے (۴) ہر ساتھی کا مزاج سمجھے (۵) سب ساتھیوں کو برابر سمجھے (۶) کسی ساتھی کو رازدار نہ بنائے۔ (۷) سب سے ضعیف کمزور ساتھی کی رائے کو بھی لے کر چلے (۸) ہر کام میں ساتھیوں کا خیال رکھے۔ (۹) سب کو ایک نظر سے دیکھے (۱۰) سب ساتھیوں سے کام لے (۱۱) کسی میں کمی ہو تو الگ الگ بلا کر سمجھائے (۱۲) جو بھی کام ہو سب مامورین کو ساتھ لیکر چلے (۱۳) حکمت اور شفقت کے ساتھ سب کو چلائے (۱۴) نہ سخت نہ بالکل نرم ہو (۱۵) امیر جیسا بھی ہو اس کی اطاعت ضروری ہے۔

امیر جماعت کے فرائض

امارت نہایت اہم منصب ہے ساری جماعت کی ہر قسم کی ذمہ داریاں امیر جماعت کے ذمہ پڑ جاتی ہیں جیسے جماعت کی تنظیم، اوقات کو صحیح طور پر گذارنے کا اہتمام، ان کی دینی تربیت کا صحیح نظم، کام کے لحاظ سے ان میں کام کی تقسیم اور راحت و آرام کا لحاظ، دیگر ضروری امور میں ان کی نگہداشت اور ترک لایعنی میں ان کی رہنمائی وغیرہ۔ امیر جماعت، جماعت کے ضائع ہونے کا محافظ و نگہبان بن کر اپنی امارت و قیادت سے آخرت کے اجر و ثواب کو بڑھاتا رہے۔

یہاں پر ان کے چند ضروری فرائض ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) اپنے ساتھیوں کے آرام و راحت کا خیال رکھے سب سے مشورہ لے اور ہر ایک کی رائے کی قدر کرے۔

(۲) کسی ساتھی کے ساتھ بھی سختی اور حاکمانہ لہجے سے پیش نہ آئے۔

(۳) سب ساتھیوں کے مرتبے کو معلوم اور ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق برتاؤ کرے۔

(۴) جماعت کے سب ساتھیوں سے حسب موقع بیان کروائے۔ لایعنی چیزوں پر اپنے ساتھیوں کو مناسب انداز میں ٹوکتا رہے۔

(۵) صبح وشام کی تسبیحات کی پابندی کرائے اور کبھی کبھی ذکر کی تلقین کرتا رہے۔

(۶) سب ساتھیوں کو تبلیغی چھ نمبر اور شب و روز کے دیگر مختلف اعمال، آداب اور دعائیں یاد کرانے کی ترتیب بنائے۔

(۷) نہ جاننے والوں کو جاننے والوں کے سپرد کردے کہ ان سے دعائیں وغیرہ یاد کرتے رہیں۔ اور ایک دوسرے کو سناتے رہیں۔

(۸) ساتھیوں میں کچھ کشیدگی ہو جائے تو جلد از جلد صلح کراوے۔

(۹) اپنے ساتھیوں کو بار بار فکر آخرت اور خوف خدا کی تلقین کرتا رہے اور ان کے دلوں میں یہ بات پیدا کردے کہ ہم دوسروں کی اصلاح کے لیے نہیں بلکہ اپنی زندگی سنوارنے کے لیے نکلے ہیں۔

مامورین کیسے چلیں

(۱) اگر ذمہ دار سے کوئی کام بھول جائے تو مامورین یاد دلا دیں۔

(۲) مامورین ہر کام کے لئے تیار ہوں۔

(۳) سب کو اپنے آپ سے اچھا سمجھے کہ کوتاہی سب مجھ میں ہے۔

(۴) ساتھیوں کی خوبیوں کو دیکھا جائے۔

(۵) خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

(۶) بستر ذمہ دار کے قریب بچھائیں۔

(۷) گویا کہ ذمہ دار میرا پیر ہے، اور میں اس کا مرید ہوں۔

(۸) ذمہ دار کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(۹) کسی بھی ساتھی میں کوئی نامناسب حرکت دیکھے تو پہلے اللہ سے دعا کرو، اگر دوبارہ نامناسب حرکت دیکھے تو خود ترغیب دیں۔ تیسرے نمبر پر ذمہ دار کو اصلاح کی نیت سے بتائیں۔

(۱۰) ہر وقت اپنے آپ کی اصلاح کی فکر میں لگا ہوا ہو، اور دوسروں کے لیے بھی فکرمند ہوں۔

ماموران باتوں کا خیال رکھے

(۱) اتنا فکر مند ہو جیسے کہ ذمہ دار بھی ہے۔(۲) امیر کی خوب اطاعت کرے۔ (۳) بدترین مامور وہ ہے جو ذمہ دار کو اپنے فیصلے پر مجبور کرے۔(۴) اپنے آپ کو امیر کے حوالے کر دے۔(۵) ہر کام ذمہ دار سے پوچھ کر کرے۔(۶) چپکے چپکے سب کی خدمت کرے۔(۷) سب کو اصحاب کہف اور خود کو ان کا کتا سمجھے۔(۸) امیر صاحب کی خدمت کرے۔(۹) جس کام کی اجازت لی ہے وہی کام کرے۔(۱۰) امیر کے اشارے پر چلے (۱۱) ذمہ دار کی منشاء کو سمجھے۔(۱۲) خود کو سب سے کم تر سمجھے (۱۳) ذمہ دار کی جائز بات کو مانے۔(۱۴) خوشی سے بات (حکم) مانے۔(۱۵) ذمہ دار اگر جاہل بھی ہو تو پھر بھی اس کو اپنے سے اعلیٰ سمجھے۔(۱۶) خود کو ہر کام کے لیے پیش کر دے۔(۱۷) جو بھی تقاضہ ہو اس کو اپنی ذات کے اعتبار سے پورا کرے۔(۱۸) مامور سخت نہ ہو۔(۱۹) ذمہ دار سے محبت ہو۔ (۲۰) اپنے عیوب نکالے۔

مامورین کے فرائض

مامورین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے امیر کا احترام اور عزت دِل سے کریں، اس کی خدمت کریں، آپس میں ایک دوسرے کی خدمت کریں، اپنے وقت کی قدر کریں ہر ساتھی اپنی امیر کی اطاعت کرے بشرطیکہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ کرے اگرچہ اس کا حکم نفس پر گراں گزرے اور اپنی رائے کے خلاف ہو اور اگرچہ امیر اپنے سے کم پڑھا لکھا ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا امیر ناک کان کٹا ہوا شخص بنا دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے ذریعے لے کر چلتا ہو تو اس کی بھی بات سنو اور کہا مانو۔ (مسلم شریف) بہرحال امیر کو اپنا رہنما اور محسن سمجھ کر اس کی اطاعت و فرمانبرداری لازمی امر ہے۔

(۱۲) مرکز سے تشکیل کرنے کی ہدایت کا مذاکرہ

(۱) اول تو یہ ہے کہ نکلنے کے زمانے مین ہم اجتماعی اعمال کی پابندی کریں خصوصاً جتنے دن رائیونڈ مرکز میں قیام پذیر ہوں اجتماعی اعمال میں شرکت کرنا شروع سے لے کر اخیر تک کی پابندی کریں روزانہ صبح کا بیان سنا جائے اللہ کے راستے میں جانے

والوں کی لیے ہدایت ۱۰ بجے کے بعد شروع ہوتی ہیں۔ظہر کے بعد تعلیم ہوتی ہے عصر کے بعد بیان ہوتا ہے مغرب کے بعد عمومی کارگزاری سنی جاتی ہے اور عشاء کی نماز کے بعد حیاۃ الصحابہ کی کتاب پڑھی جاتی ہے اس کا اہتمام کیجئے۔

(۲) اب جب آپ تشکیل کے لیے جماعت بنانا چاہتے ہوں تو اس دن اشراق کی نماز کے بعد دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ سے دعا مانگیں۔

(۳) اور جہاں اجتماعی طور پر تشکیل کرنے والے جمع ہوتے ہوں انہی کے ساتھ آپ بھی بیٹھ کر اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر کے جو نوعیت آپ کی ہے اس کے مطابق تشکیل کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر تشکیل کروالیں۔

(۴) اپنے آپ کے لیے خود ساتھیوں کو تلاش نہ کریں اس لیے کہ تم کو پتہ نہیں ہے کہ وہ ساتھی جو آپ نے اپنی تشکیل کے لیے تلاش کیے ہیں۔وہ اندر سے کیسے ہیں۔ لہٰذا ہر وقت اپنے آپ کو مشورہ کے مطابق چلائیں۔

(۵) پھر جب آپ کی جماعت بن جائے تو اسی وقت اپنے بستروں کو اکٹھا کر کے اجتماعی اعمال میں اکٹھے بیٹھیں کھانا پینا بھی اکٹھا ہو۔تا کہ آج سے پتہ چلے کہ ہمارے ساتھ کونسا ساتھی جلالی ہے اور کونسا ساتھی جمالی ہے مزاج معلوم ہو جائے گا اصول والے اور بے اصول والے کا پتہ چل جائے گا پھر آگے وقت لگانا ہر ساتھی کے لیے آسان ہو جائے گا۔خصوصاً ظہر کی تعلیم میں اکٹھے بیٹھ جائیں تا کہ تجوید والے اور بغیر تجوید والے کا پتہ چل جائے پھر جوڑیاں بنانا آسان ہو جاتا ہے اللہ کے راستے میں جانے والوں کے لیے جو ہدایت بیان کی جاتی ہیں ان کو اکٹھے ہو کر بالکل قریب سے ادب اور طلب کے ساتھ سنے اور سننے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے ہر عمل کے بعد کا مذاکرہ بھی کریں۔

(۶) اب جب مصافحہ کا وقت آئے تو جب آپ کی باری آجائے تو مصافحہ کرنے والے کے ہاتھ ہلائے بغیر صرف اپنا ہاتھ بزرگ کے ہاتھ پر رکھ کر زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر آگے چلا جائے کیونکہ اگر ہر ساتھی بزرگ کا ہاتھ ہلائے اور دبائے پھر تو بزرگ اپنے ہاتھ سے ایک دن میں محروم ہو جائے گا اور اس کے بعد اپنے

ہاتھ کو سینہ پر نہ رکھے کیونکہ آپ ﷺ سے یہ عمل ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ مصافحہ کر کے پھر ہاتھ کو سینہ پر رکھ دیتے تھے یہ عمل سنت کے خلاف ہے۔

(۷) بہر حال اب جب آپ مصافحہ سے فارغ ہو جائیں تو اب اگر ظہر کی آذان کے لیے وقت ہو پھر تو جلدی سامان کو اٹھا کر سفر شروع کریں اور قریب کسی دوسری مسجد میں ظہر کی نماز پڑھیں۔

(۸) اور اگر آذان ہو چکی ہو تو اجتماعی نماز کا انتظار کریں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے کہ جاتے وقت ہر ایک جماعت اپنی جماعت کراتی ہے یہ تو امت میں افتراق لاتا ہے ہم نے تو سب کو ایک کرنا ہے لہٰذا بزرگوں کی طرف سے یہ طے شدہ ہے کہ اگر مرکز میں جماعت کی نماز پڑھی ہے تو بڑی جماعت کے لیے تھوڑا سا انتظار کر لیں اور اکٹھے اجتماعی نماز ادا کریں۔

(۹) پھر اس سے پہلے یا بعد میں جہاں تشکیل ہوئی ہے وہاں والوں کی نوعیت تو معلوم کی ہوئی ہوگی یعنی جس جگہ آپ نے آگے سفر کرنا ہے۔ اگر معلوم نہ کی ہوں تو معلوم کریں۔

(۱۰) سفر شروع کرنے سے پہلے ایک وقت کا کھانا بھی ساتھ تیار کر لیں۔

(۱۱) وہاں کے مقام والوں کے لیے عطر مسواک تسبیح اور کھانے کے لیے مٹھائی خرید کر رکھ لیں ان چیزوں سے وہاں والوں کا اکرام کریں لیکن اس بات کا لحاظ رکھیں کہ یہ اکرام کا سامان ہر ساتھی کا اپنا انفرادی پیسے سے خریدا ہوا ہو۔ اکرام کا سامان اجتماعی پیسے سے نہ خریدا جائے ایسا نہ ہو کہ کسی کا دل نہ ہو پھر مسئلہ خراب ہو جائے گا بہتر یہ ہے کہ ہر ساتھی کا مزاج کھلانے والا ہو کھانے والا نہ ہو۔

(۱۲) بہر حال اب جب جانے کی تیاری مکمل ہو گئی تو تھوڑی دیر کے لیے ترغیب دے دیں تا کہ سب ساتھیوں کی ایک فکر ہو جائے اسی بنا پر ایک ساتھی ترغیب دے دے اور مرکز ہی سے تقاضے کو سوچے سب ساتھی تقاضے پر متفق ہو کر اسی تقاضے کو عمل میں لائیں۔

(۱۳) جماعت اس کو کہتے ہیں جن کی فکر ایک ہو بات ایک ہو آپس میں ان کے دل جڑے ہوئے ہوں اور جذبہ بھی ایک ہو فکر یہ ہو کہ پورا دین پورے عالم میں زندہ ہو جائے بات ایک ہی کلمہ نماز آ جائے چھ نمبروں پر متفق ہوں آپس میں ایسے

وقت گزاریں جیسے ایک ماں کی اولاد ہوں۔ جذبہ یہ ہو کہ میرا سارا مال اور جان لگ جائے۔ پھر دین زندگیوں میں زندہ ہو جائے اب یہ جماعت بن گئی۔

(۱۴) اب سب ساتھی دو نفل ادا کریں اس کے بعد۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں نصرت کامیابی اور تائید خداوندی اور توفیق الٰہی طلب کریں اور اپنے ثبات اور استقلال کی دعا مانگیں دعا کے بعد۔

(۱۶) سکون اور وقار کے ساتھ دو دو ساتھیوں کی جوڑی بنا کر اولاً آپس میں فرائض کا مذاکرہ کریں اس کے بعد واجبات کا مذاکرہ کرتے جائیں اور چلتے جائیں دعوت کے الفاظ کو بھی سیکھتے جائیں۔

(۱۷) سفر سنت طریقے کے مطابق ہو۔

(۱۸) آگے والے پیچھے والوں کا خیال کریں اور پیچھے والے آگے والوں کا خیال کریں درمیانی رفتار ہو۔ آپ ﷺ راستے پر ایسے چلتے تھے جیسے اوپر سے نیچے کی طرف آرہے ہوں۔

(۱۹) اب اگر بس میں جانا ہو تو بس والوں کے ساتھ صرف دو ساتھی بات کریں باقی ساتھی اپنی تعلیم میں مشغول رہیں یہ دو ساتھی پہلے سے کنڈیکٹر کے ساتھ طے کریں کہ کرایہ کتنا لیں گے اور نماز کے اوقات میں گاڑی کو روکیں گے اور ٹیپ ریکارڈ بھی نہیں بجائیں گے۔ (یعنی جس میں گانا بجانا میوزک وغیرہ ہو)۔

(۲۰) ہاں ہم بھی ان لوگوں کو خاص خیال رکھیں گے جب وہ نماز کے لیے گاڑی روک دیں تو صرف فرض اور واجبات پر اکتفا کر کے جلدی گاڑی میں بیٹھ جائیں اس وقت سنت چھوڑنا بہتر ہے۔

(۲۱) یہ مسئلہ ہے کہ سفر کی حالت میں اگر حالت فرار ہو تو پھر سنت چھوڑ دینا چاہیے اور اگر حالت قرار ہو تو اب سنت پڑھنا بلکہ نوافل کا بھی اہتمام کرنا چاہیے حالت فرار وہ حالت ہوتی ہے جس میں آپ کے دیر کرنے کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہو جاتی ہے مثلاً سب ساتھی تو گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارا یہ سمندر خان سنتوں اور نفلوں میں لگا ہوا ہو۔ نہیں بلکہ ایسی حالت میں تو فرائض بھی

چھوٹی چھوٹی سورتوں سے پڑھنا چاہیے البتہ اگر آپ حالت قرار میں ہیں یعنی اپنی منزل پر پہنچ گئے ہیں تو وہاں پر آپ نے تین چار دن رہنا ہے تو اب سنت کے ساتھ ساتھ اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد کا بھی اہتمام کریں۔

(۲۲) اور اگر ریل میں سفر کرنا ہو تو کرایہ دینے سے پہلے خوب حساب کر کے روپے دیا کریں اور ٹکٹوں کو لینے سے پہلے کرایہ کا پوچھ لیں پھر جتنے ٹکٹ لینے ہوں اس کا حساب کر کے ٹکٹ لے لیں۔

(۲۳) اور فوراً آپس میں تقسیم کرلیں۔

(۲۴) اب اگر ٹرین میں مسافر زیادہ ہوں اور سب ساتھی اس میں نہ سا سکیں تو پر سب ساتھی رہ جائیں جلدی نہ کریں۔

(۲۵) پائیدان پر بالکل سفر نہ کریں ہم تبلیغ والے ایک بہت بڑا کام کر رہے ہیں انجینئر کے کام سے گورنر کے کام سے وزیر اعظم کے کام سے بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارا کام بڑا ہے اس کام کو کرنے والے لوگوں کو چھت پر سفر بالکل نہ کرنا چاہیے۔

(۲۶) دوران سفر کسی بھی ساتھی سے کوئی کھانے کی چیز نہ لیں البتہ اس کو دل ٹوٹ نہ جائے اس کا خیال رکھیں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

(۲۷) دعوت کا عمل جاری ہو ہاں یہ ہے کہ اجتماعی عمل کی صورت نہ بن جائے بلکہ انفرادی طور پر ایک ایک ساتھی کے ساتھ دعوت کی بات ہو کسی نہ کسی درجے میں اس کی تشکیل کریں۔ دعوت دینے سے پہلے تعارف کرلیں۔

(۲۸) سفر کی دوران مسنون دعاؤں کا اہتمام ہو۔

(۲۹) پانچ سورتیں چھ بسم اللہ کے ساتھ پڑھنے سے (زادراہ) کافی ہو جاتا ہے۔

(۳۰) بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے پڑھنے سے ہدایت کفایت کفالت اور شیطان سے حفاظت حاصل ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ گاڑھی میں چڑھتے وقت اور سیٹ پر بیٹھتے وقت کی دعاؤں کا اہتمام کریں اب جب اس جگہ پہنچیں جہاں کی تشکیل ہے۔

(۳۱) اب بستی میں داخل ہونے سے پہلے ساتھیوں کو تھوڑی دیر کے لیے فکر مند کریں

اس کے بعد بستی والوں کو بھی شامل کر کے اجتماعی دعا مانگیں اور بستی میں سنت طریقے کے مطابق داخل ہو جائیں۔

(۳۲) بستی والوں کی محبت ہر ساتھی کے دل میں ہو۔

(۳۳) کچھ اعمال پڑھ کر بستی والوں کے پیچھے ہدیہ کریں اور ہر ساتھی کی یہ کیفیت ہو کہ یا اللہ جس کو میں دیکھوں یا جو مجھے دیکھے ان سب کو ہدایت سے مالا مال فرما۔ اب جب مسجد میں داخل ہوں تو آداب کی مکمل رعایت کرتے ہوئے مسجد میں وقت گزارا جائے۔

(۳۴) اگر وقت مکروہ نہ ہوں تو تحیۃ المسجد پڑھ کر۔

(۳۵) اس کے بعد مشورہ میں جمع ہو کر سب ساتھیوں کی فکر ایک کریں۔

(۳۶) گشت کرنے والوں کو باہر بھیجیں جب خوب گشت ہو جائے اور گشتوں میں مقامی حضرات کے ساتھ گھل مل جائیں تب لوگ آپ کی بات سنیں گے جیسے کہ ڈول جب کنوئیں میں خوب گھل مل جائے تو تب کنواں ڈول کو پانی دے دیتا ہے۔ اب جب ہم خوب گشت کر کے تھک جائیں پھر۔

(۳۷) ہم جمع ہو کر تعلیم کا حلقہ لگائیں تا کہ فضائل سامنے آ جائیں اور ہماری تبلیغی فکر میں اضافہ ہو جائے۔

(۳۸) ہاں یہ ضروری ہے کہ تعلیم کے لیے ایسا وقت مقرر کریں جس میں سب ساتھی جمع ہو سکیں۔

(۳۹) تعلیم کا حلقہ روزانہ ڈھائی گھنٹے ہونا چاہیے۔ ظہر کی تعلیم آدھ گھنٹہ روزانہ جڑنے والوں کے لیے اگر آپ کے ساتھ گاؤں کے باقی احباب بھی تعلیم میں بیٹھے ہوں تو بیچ میں کتاب بند کر کے کہہ دو کہ آپ حضرات اگر جانا چاہیں تو جائیں۔ ہم آدھا گھنٹہ تعلیم پوری کرنا چاہتے ہیں۔ ڈھائی گھنٹے کی تعلیم میں کتاب تجوید اور چھ نمبروں کا مذاکرہ شامل ہے۔ تعلیم کے حلقے میں پورے آداب اور فضائل ک سامنے رکھ کر کتاب پڑھیں گے تا کہ قرآن وحدیث کا نور دل میں اتر جائے۔

(۴۰) کتاب کے بعد تجوید بھی ہماری تعلیم کا اہم حصہ ہے۔ تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا فرض عین ہے۔ ہر حرف کے نکلنے کی جگہ سے حرف کو نکالنا اس کی عادت ڈالنا اور مشق کرنے کا نام تجوید ہے۔ نکلنے کے زمانے میں موٹی موٹی غلطیاں

نکالیں اور باریک غلطیوں کو اپنے مقام پر ٹھیک کریں۔

(۴۱) فضائل والی حدیثوں سے خوشی کے آثار چہرہ پر نمایاں ہوں اس طرح وعیدوں والی حدیثوں سے غمی کے آثار چہرہ پر ظاہر ہوں جیسے کہ آپ کسی سفر میں ہوں اور وہاں پر آپ کو سخت بخار چڑھ گیا ہو یا اچانک کوئی آپ کو کوئی خبر دے کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی ہر وقت بیٹیاں پیدا ہوتی تھیں دس بیٹیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ آپ کو بیٹا دیا ہے اور بہت خوبصورت ہے تو خوشی کے آثار آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جائیں گے۔ اسی طرح آپ اپنے دوستوں کے ساتھ باغ میں سیر و تفریح کر رہے ہوں کہ اچانک کوئی آپ کو خبر دے کہ ارے تم یہاں خوشی مناتے ہو اور میں ابھی دیکھ کر آیا ہوں کہ آپ کے گھر میں ایک کالے سانپ نے داخل ہو کر آپ کی بیوی کو کاٹ لیا ہے۔ جس سے وہ مرگئی ہے تو اب آپ کے چہرے پر غمی کے آثار نمایاں ہو جائیں گے۔ اسی طرح تعلیم کے دوران رنگ میں فرق آنا چاہیے۔

(۴۲) چھ نمبروں کا مذاکرہ بھی روزانہ ہو، کم از کم روزانہ ایک ایک حدیث ہر نمبر کے لیے فضائل اعمال اور فضائل صدقات سے یاد کرا کر اسی کو چھ نمبروں میں دہرائیں پھر چھ نمبر بھی ہمارے اچھی طرح یاد ہو جائیں گے۔ ورنہ پھر ادھر ادھر کی باتیں سنائیں گے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمارے چھ نمبر بالکل درست ہوں۔

(۴۳) روزانہ جوڑ کا ایک مذاکرہ آپس میں ضرور ہونا چاہیے۔

(۴۴) دو ساتھیوں کی جوڑی بنا کر انفرادی اوقات میں سیکھنے سکھانے کا عمل شروع ہو اور یہ جوڑیاں کم از کم تین چار دن اکٹھی رہیں۔ ان دونوں دو ساتھیوں کا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو۔ پہلے فرائض کو سیکھیں بعد میں واجبات و سنتیں اور موقع محل کے مطابق مسنون، دعائیں، مستحبات، مکروہات، مفسدات کو بھی سیکھتے رہیں۔

(۴۵) نقد جماعت نکالنے کے لیے ضروری ہے کہ کم از کم آپ کے کھانے کے اوقات پر اثر پڑ جائے۔ دوپہر کا کھانا گشتوں کی وجہ سے ظہر کی نماز کے بعد کھایا جائے۔ شام کا کھانا رات کے گیارہ بجے کھایا جائے۔ ایسے حالات میں ان شاء اللہ جماعت نکلے گی۔

(۴۶) خصوصی گشت کے دوران جب دو ساتھی گشت کے لیے نکل جائیں تو پہلے دن پرانا

ساتھی بولے پھر دوسرے دن نئے ساتھی کو موقع دیا جائے۔ اب پرانے ساتھی یوں خاموشی کا روزہ رکھے۔ نئے ساتھی کو ملائیں اور ان سے دعوت دلوائیں۔ ایک دوسرے کی بات کو نہ کاٹیں۔ کوشش یہ ہو کہ ان کو مسجد میں لے آئیں۔ خصوصی گشت میں پرانے احباب کو بتادیں کہ وہ بھی آئیں تا کہ گشتوں کی ترتیب بنادیں۔ اس لیے کہ حضرات کو گاؤں والوں کی نوعیت معلوم ہو جاتی ہے۔ ان حضرات کی رہبری میں اگر ملاقاتیں ہو جائیں تو انشاء اللہ نفع زیادہ ہو جائے گا پرانے احباب کو یہ کہیے کہ ہمارے لیے آپ ایسے ہیں جیسا کہ بدن میں آنکھ کی حیثیت ہے کہ بغیر آنکھ کے آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ لہٰذا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ کونسا جمالی ہے تا کہ ہم ان کے ساتھ جمالی انداز میں بات کریں اور کونسا ساتھی جلالی ہے تا کہ ہم ان کے ساتھ جمالی انداز میں بات کریں پھر ان کی رہنمائی کے مطابق جوڑیاں بنائی جائیں۔ ہر طبقے والوں کے پاس ان کی نوعیت والے احباب بھیجے جائیں۔ خصوصی گشت میں بگڑنے کا خطرہ بہت پایا جاتا ہے۔

(۴۷) لہٰذا ہر ساتھی کو گشت میں مالداروں، چوہدریوں، کمشنروں اور وڈیروں کے پاس نہ بھیجا جائے بلکہ جس میں دو خوبیاں ہوں ان کو اس کے پاس بھیجیں۔

(۱) استغناء عن الناس (۲) زهد عن الدنیا کہ جو ان کے پاس ہے یعنی جو مال مالداروں کے پاس ہے یہ ان کو مبارک ہو۔ ہمیں تو یہ چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں بھی نعمتوں سے نواز دیں۔ ان کے سامنے سختی سے بات نہیں کرنی چاہیے۔ اکرام سے پیش آنا چاہیے۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں سب کی ضرورت ہے۔ بطور وزیر ہونے کے یا امیر ہونے کے کمشنر ہونے کے ہمیں کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اب آپ ان کے چہرہ دیکھیں کہ انہوں نے آپ کی بات سے کتنا اثر لیا۔ اس کے موافق ان کی تشکیل کریں۔ اگر کوئی بھی اثر نہ لیا پھر بھی مقامی کام کی تشکیل کریں۔

(۴۸) ہم میں سے ہر ساتھی چھوٹا بن کر چلنا سیکھے۔ سیدنا ہم میں سے ہر ساتھی پر یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔ اگر آدمی میں یہ کیفیت پیدا ہو گئی کہ

وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر کام کرتا ہے تو اب یہ آدمی شیطان جیسا بن گیا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ لوگوں کی جوتیاں سیدھی کیا کرے۔ رات کے وقت چپکے سے ساتھیوں کے کپڑے دھویا کرے۔ بزرگ یعنی عمر رسیدہ بوڑھے لوگوں کو دبائے، تیل لگائے ان کی خدمت بھی کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت بہت گناہگار تھی۔ ایک دن ایک عورت نے پیاسے کتے کو دیکھا کہ کنویں کے پاس کھڑا ہے۔ اس نے اپنے دوپٹے کے ساتھ اپنا جوتا باندھ کر کتے کے لیے پانی نکال کر کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ نیکی بہت پسند آئی اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔ ایک دوسری عورت بہت زیادہ عبادت گزار، تہجد اور نوافل روزہ رکھنے والی اس نے بلی کو بھوکا پیاسا باندھ کر نہ خود شکار کے لیے چھوڑا اور نہ ہی اسے کچھ کھانے کو دیا جس کی وجہ سے بلی بھوکی مر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو جہنم میں ڈال دیا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھا جائے اور چھوٹی نیکی کو چھوٹا نہ سمجھیں۔ شائد یہی نیکی نجات کا ذریعہ بن جائے یا یہی گناہ پکڑ کا سبب بن جائے۔

(۴۹) بہر کیف عمومی گشت بھی ہر ساتھی روزانہ کرے یا کم از کم دوسرے دن تو ضرور گشت کیلئے جائیں۔ عمومی گشت میں یہ مطالبہ نہ کریں کہ کل جو ساتھی نہیں گئے تھے وہ ساتھی کھڑے ہو جائیں کہ یہ کیونکہ مناسب نہیں ہمارا کام تو ترغیب اور فضائل کا ہے۔ جو خوشی سے گشت میں جانا چاہتا ہے وہ آ جائے۔

(۵۰) اگر عصر کی نماز کے بعد مجمع زیادہ بیٹھا ہو تو پھر گشت کے آداب صرف ان لوگوں کے لئے بیان کئے جائیں جو گشت کے لئے جانا چاہتے ہوں باقی ساتھی بیٹھ کر بات سنیں اور اگر مجمع کم ہوں تو پھر وہاں سارے ساتھیوں کے سامنے گشت کے آداب بیان کریں۔ پھر گشت کیلئے بھیج دیا جائے۔

(۵۱) اجتماعی دعا گشت کرنے سے پہلے خوب رو رو کر مانگی جائے۔ سرسری دعا نہ ہو بلکہ پوری قوت سے دعا کی قوت کو بڑھائیں۔ متکلم بھائی یا ہمارا وہ ساتھی جو آداب گشت کی ترغیب دیتا ہے اس بات کا ضرور لحاظ رکھے کہ کوئی ایسا جملہ نہ کہے کہ کسی

دوسرے کے کام کو چھوٹا یا حقیر سمجھا جائے۔ جیسے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ پولیس والے اور فوج والے بھی گشت کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ ہم اپنے کام کے خوب فضائل بیان کریں۔

(۵۲) یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کا بیان مقرر ہے وہی صرف ذکر کرنے کے لئے بیٹھ جائے بلکہ بیان کرنے والا متکلم بھی بن سکتا ہے۔ استقبال بھی کرسکتا ہے ویسے بھی گشت میں جاسکتا ہے۔ بیٹھ کر بات بھی سُن سکتا ہے

(۵۳) عمومی گشت اس وقت بستی میں کیا جائے جس وقت بستی کے زیادہ مرد حضرات کے مل جانے کا امکان ہو۔ ضروری نہیں کہ گشت عصر کے بعد ہی کیا جائے بلکہ مغرب کے بعد بھی ہوسکتا ہے۔ اس کے لیے وہاں کے علاقہ کی نوعیت کو دیکھا جائے۔

(۵۴) اعلان چاہے عصر کا ہو یا مغرب کا ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ حضرات ایک ضروری اعلان سنیے۔

اللہ رب العزت نے میری آپ کی بلکہ پوری دنیا کے تمام انسانوں کی پوری کامیابی اپنے پورے دین میں رکھی ہے۔ پورا دین ہماری زندگیوں میں کیسے آئے گا اس کے لیے محنت کی ضرورت ہے اسی محنت کے بارے میں بقیہ نماز یا دعا کے بعد بات ہو گی تمام احباب سے گذارش ہے کہ تشریف رکھیں بہت نفع ہوگا۔ ہم نے آخرت میں بھی رہنا ہے۔ دنیا اور آخرت کی پوری کامیابی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پورا دین عطا کیا ہے۔ اس کے بارے میں دعا کے بعد یا نماز کے بعد بات ہو گی بیٹھ جائیں۔ بہت فائدہ ہوگا اور اگر ہم ایمان و یقین کے بارے میں کہیں گے تو کہیں گے تو یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ہمارے اکثر ساتھیوں کو ایمان اور یقین کی تعریف ہی معلوم نہیں ہے تو وہ ایمان، یقین کیا بیان کریں گے۔ یہ دونوں لفظ ایمان اور یقین عربی کے الفاظ ہیں۔ ان کے پیچھے بہت تفصیل ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے وہ بات پیش کریں جس کو ہم بھی سمجھ سکیں۔

(۵۵) بیان کرنے والا پہلے کسی ساتھی کے ساتھ مذاکرہ کرے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ بیان چھ نمبروں میں ہی کیا جائے۔ فضائل سنائے۔ ہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ چھ

نمبر کو نمبر وار بیان کریں بلکہ چھ نمبر کے اندر بات ہو۔ با ترتیب بھی بیان کر سکتے ہیں۔ زیادہ زور اول اور آخری نمبروں پر دیا جائے۔ اس میں بھی آخری نمبر پر خوب زور دیا جائے۔ اس لیے کہ عوام کا یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ تبلیغی کام تو اصل علماء کرام کا ہے۔ بلکہ عوام اس سے سبکدوش ہیں۔ حالانکہ قرآن میں اللہ نے آپ ﷺ کو کہا ہے قل ھذہ سبیلی کہ یہ ہے میرا راستہ اور یہ راستہ سب مسلمانوں کیلئے ہے صرف علماء نہیں جاتے سبیل عربی میں اس راستے کو کہتے ہیں جو ہر وقت مصروف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمائے۔ آمین۔

حدیث میں ہے کہ بَلِّغُوْ عَنِّي وَلَوْ اٰيَة ترجمہ: میری طرف سے آگے پہنچاؤ چاہے۔ ایک ہی حدیث کیوں نہ ہو۔ مطالبہ کرنے والے کو تمام تقاضے معلوم ہوں۔ تشکیل پر خوب زور دیں۔ دوبارہ بیان شروع نہ کریں۔ ہاں نکلنے کے فضائل سنا دیں۔ اب تشکیل کروانے والوں میں سے جو احباب ملکوں کے لیے تیار ہو جائیں ان کو مقامی احباب کے حوالے کر دیں۔ کسی نہ کسی درجے میں مجمع کی تشکیل ہو جائے آخری تشکیل یہ ہے کہ کم از کم روزانہ پانچ منٹ مسجد کو کون دے گا۔ ہاں تشکیل پہلے دن ذرا ہلکی پھلکی ہو یعنی زیادہ سختی نہ ہو بلکہ سرسری صرف ان کے سامنے تقاضے بیان کریں۔

(۵۶) مجمع کو جب چھوڑ دیں تو اب اگر انفرادی طور پر اختلاط کے ذریعے سے دوستی لگائیں تو آپ اس سے تعلق لگالیں اس پر تقاضے کو پیش کریں۔ ان کے استعداد اور کوائف کے مطابق اُن سے مطالبہ کر کے نام لکھ لیں۔ اب ان کے گھر جائیں وہاں دوبارہ ترغیب دے کر نقد وصول کریں۔

(۵۷) جس جماعت کو آپ حضرات نے وصول کیا اور نزدیک کی بستی میں ان کی تشکیل ہو جائے تو جماعت کے ساتھی جا کر ان کی نصرت کریں۔ وہاں پہلے کے مقامی کام کی ترتیب بنا دیں اور باہر جانے کے لیے دیر اور دور اللہ کے راستے میں جانے کے لیے وہاں اوروں کو تیار کریں۔ پھر ان ساتھیوں کے لیے خصوصاً اور پورے عالم کے لیے عموماً دعائیں کریں۔

(۵۸) نمازیں پورے آداب کے ساتھ پڑھیں۔ نماز کے دوران اپنے کانوں کو نماز کی

طرف متوجہ کریں اتنی آواز سے قرآن پڑھیں کہ آپ کے کان سنیں۔اگر نماز میں کھڑے ہو کر اپنی زبان کے الفاظ کے بجائے دوسرے ساتھیوں کی باتیں سنیں تو آپ کے کان قابو میں نہیں ہیں بلکہ آپ کے کان نماز کے وقت غلط استعمال ہو رہے ہیں۔جس کی وجہ سے یہ کان باہر بھی غلط سنیں گے۔اسی طرح آپ کی آنکھ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی بجائے ادھر ادھر دیکھے یا پاؤں کو دیکھے یا کپڑوں کو دیکھے تو نماز کا جو مقصد ہے کہ جس کے ذریعے سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں وہ حاصل نہ ہوگا اور آپ کی زندگی صفات صلوٰۃ پر نہیں آئے گی۔اس طرح ہاتھ پاؤں کے بے جا استعمال کرنے سے مقصود حاصل نہ ہوگا۔ زبان سے اللہ اکبر کہا مگر ہاتھ کان سے ناف تک بھی نہیں پہنچایا قیام سے رکوع تک نہیں پہنچایا سجدہ سے دوسرے سجدے تک نہیں گیا تو زبان بے قابو یہ زبان غلط استعمال ہو رہی ہے بلکہ قال اور حال برابر چلتے رہیں پھر زبان صحیح استعمال ہوگی۔ یہ تو ظاہری آداب تھے۔اسی طرح ہم نماز کو باطنی آداب کے ساتھ خشوع قلب بھی ہو۔دل بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا ہوا ہو۔عوام نماز میں الفاظ کا دھیان رکھیں۔علماء نماز میں معنیٰ کا دھیان رکھیں۔

(۵۹) رات کے اعمال بہت ضروری ہیں۔دن کے اعمال جسم کے مانند ہیں اور رات کے اعمال روح کی مانند ہیں۔رات کو عبادت کے لیے اور پہرے کی سنت زندہ کرنے کے لیے اوقات تقسیم کریں۔رات کے اعمال یہ ہیں کہ دھیان جما کر اللہ کا ذکر کرنا ہے۔قرآن پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو سنانا ہے۔لمبی رکعتوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور لمبی لمبی دعائیں اپنے لیے اور امت کے لیے مانگنا۔دعا میں چار چیزوں کا اہتمام کریں (۱) بار بار مانگیں (۲) رو رو کر مانگیں (۳) دل سے مانگیں (۴) اور مخلوق سے امیدیں کاٹ کر کے مانگے (اس کے علاوہ مختلف قسم کی ہدایات ہیں) ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنے امیر کو امیر کے نام سے پکاریں بلکہ ذمہ دار کہا کریں۔اپنے نکلنے کے زمانے میں نظام الاوقات بنائیں۔نکلنے کے زمانے میں ہر ساتھی اپنے اوپر تین تین باتیں لازم کر لے۔

(ا) آپس میں جوڑ کو بڑھائیں (ب) روزانہ تبلیغی فکر کو بڑھائیں (ج) روزانہ دعاؤں کو بڑھائیں۔

(۶۰) ہر عمل میں جب مجاہدہ آجائے تو پھر مجاہدہ کے ساتھ اس عمل کو سرانجام دینا اس لیے کہ مجاہدہ ہی والے اعمال اندر کو نورانی بنا دیتے ہیں۔ اپنی نفس کو کہو کہ میری اور تمہاری ابھی لڑائی شروع ہوگئی ہے اب دیکھتے ہیں کہ کون جیتتا ہے۔ جب آپ تعلیم کو شروع سے التحیات کی شکل میں سنیں گے تو شروع شروع میں تو کچھ بھی نہ ہوگا لیکن تھوڑی دیر کے بعد درد شروع ہوگا۔ پہلے درد پوست میں ہوگا اس کے تھوڑی دیر بعد گوشت میں شروع ہوگا پھر ہڈی میں شروع ہوگا اس کے بعد گودے میں پھر دماغ میں۔ اس کے بعد دل میں اخیر میں روح پر اثر پڑے گا اور یہ مجاہدہ روح تک پہنچے گا۔ اب جب اعمال ختم ہو جائیں تو باقی سارے مراحل کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ صرف روح والا اثر باقی رہ جائے گا۔

(۶۱) دو وقت کا کھانا ضروری ہے اس میں مجاہدہ نہ کریں ورنہ پھر آگے کام کرنے سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ شیطان کا ایک نورانی داؤ ہے۔ کہ اس کو دو وقت کا کھانا نہ کھانے دو۔ ہاں البتہ ناشتہ یا چائے پینا ضروری نہیں ہے۔

(۶۲) روزانہ ایک مذاکرہ ضرور کریں۔

(۶۳) عوام الناس میں مسائل کو نہ چھیڑیں مفتی حضرات سے پوچھیں۔

(۶۴) موٹی موٹی غلطیاں نکلنے کے زمانے میں ٹھیک کریں باریک باریک غلطیاں مقام پر جا کر کسی عالم قاری صاحب سے جو باقاعدہ تجوید سے پڑھے ہوئے ہوں ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ روزانہ نفس کا محاسبہ کریں۔ بد پرہیزی ہوئی ہو یا سستی کی وجہ سے تکبیر اولیٰ یا تسبیحات وغیرہ رہ گئی ہوں تو خود اپنے آپ کو کسی نہ کسی طریقے سے سزا دے۔ (واللہ اعلم)

(۱۳) پرانے احباب سے ملاقات کا مذاکرہ

(ا) پرانے احباب سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہماری اس ملاقات سے قبل اللہ کے راستے پر نکل چکے ہیں۔ اگرچہ تین دن کے لیے کیوں نہ ہوں پرانے احباب سے ملنے کے

لیے ان کے گھروں میں یا ان کے کام کرنے کی جگہ پر جائیں۔ سلام کر کے ان سے بات کریں گے۔ الحمد للہ اللہ پاک نے آپ کی محنت اور دعاؤں کی وجہ سے جماعت کو آپ کی بستی میں بھیجا ہے۔ ہم اس علاقہ میں پردیسی ہیں اور علاقے والوں کے حالات کو نہیں جانتے ہیں۔ ہم آپ کے تعاون اور رہنمائی کے محتاج ہیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف لے چلیں تا کہ اعمال کو ترتیب دینے میں ہمارے ساتھ شریک ہو سکیں۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔ (۲) ان کو کارگزاری سنائیں۔ (۳) ان سے عرض کریں کہ آپ ہی کی دعاؤں سے تو ہم نکلے ہیں۔ (۴) ہمیں بتائیں کہ ہم کس طرح یہاں کام کریں۔ (۵) ان کے پاس مشورہ کے لیے جائیں۔ (۶) اگر وہ پہلے سے کام کر رہے ہوں تو یاد دھانی کرائیں۔ (۷) اگر نہیں کر رہے ہیں کارگزاری سنا دیں۔ (۸) اگر مزید سستی کر رہے ہوں تو پھر زیادہ اصرار نہ کریں۔ (۹) جذبات بنائیں اور حوصلہ افزائی کریں۔ (۱۰) ہدیہ دے۔ (۱۱) حال احوال لے کر دعوت دیں۔

(۱۴) علماء اکرام کے ساتھ ملاقات کا مذاکرہ

مقصد

اس وقت مجھ سے میرے اللہ کیا چاہتا ہے یعنی حال کا امر ہم پر کھل جائے اور یہ علمائے کرام کے صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے، جانے سے پہلے نیت کو صحیح کریں علماء کرام کے پاس کیوں جا رہا ہوں اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے مقرب ترین بندے ہیں ان کی بدولت دنیا کا نظام باقی ہے اللہ کا حکم بھی یہی ہے کہ ان کی مجلس میں بیٹھا کرو ان علماء کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ سے ان کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو ان کی عظمت کا علم رکھتے ہیں (سورۃ فاطر) اور اللہ کا ارشاد ہے کہ اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجیے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ (سورۃ زمر) اور اللہ کا ارشاد ہے ایمان والو جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجلس میں دوسروں کے بیٹھنے کے لیے گنجائش کر دو تو تم آنے والے کو جگہ دے دیا کرو اللہ تم کو جنت میں کھلی جگہ دیں گے، اور جب کسی ضرورت کی وجہ سے تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اللہ تعالیٰ (اس حکم کو اس طرح دوسرے

احکامات کو ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم (دین) دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کریں گے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ (سورۃ مجادلہ)

فضیلت

(۱) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ ابن مسعودؓ تیرا ایک گھڑی عالم کی مجلس میں بیٹھنا اس طرح کہ نہ تو نے قلم پکڑی ہو اور نہ تو نے ایک حرف لکھا ہو تیرے لیے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے، تیرا عالم کے چہرے کی طرف دیکھنا ہزار گھوڑے اللہ کے راستے میں خیرات کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا عالم سے سلام کرنا ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔

(۲) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم علماء کی عزت کیا کرو اور علماء کا اکرام کیا کرو بے شک علماء اللہ کے معزز بندے ہیں۔

(۳) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عالم کے چہرے کی طرف دیکھے پھر وہ شخص خوش ہو جائے اس کے دیکھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں اور جو عالم کے سر پر بوسہ دیتا ہے ہر بال کے عوض اس کو ایک نیکی ملتی ہے۔

آداب

(۱) جانے سے پہلے ان کے فارغ اوقات کو معلوم کریں۔
(۲) مناسب یہ کہ علماء کے پاس ہی تشکیل ہو جائے۔
(۳) جاتے وقت ان کی عظمت ان کی قدر آپ کے دل میں ہو۔
(۴) علماء کے سامنے بولا نہیں جاتا بلکہ زبان کو لگام دو اور کانوں کو کھولو۔
(۵) ان کے کمرے میں ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کرو۔
(۶) کبھی بھی یہ غلطی نہ کریں کہ آپ ان کو ترغیب دیں۔
(۷) اپنا سبق ان کو سناؤ تا کہ جو غلطیاں آپ کے سبق میں ہیں وہ صحیح ہو جائیں۔
(۸) حدیث میں ہے کن عالمًا او مُتعلِمًا او خادمًا و لا تکن رابعًا کہ یا تو

عالم بن جاؤ یا طالب عالم ہو یا ان کے خادم بنو چوتھا نہ بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۹) جس کے بارے میں پوچھیں اس کا جواب مناسب الفاظ میں دیا کرو۔

(۱۰) اگر وہ سختی کے ساتھ پیش آجائے تو آپ ان کو خاموشی کے ساتھ برداشت کر کے یہ سمجھو کہ استاد شاگردوں پر غصہ ہو جاتا ہے۔

(۱۱) اُن کی مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا۔

(۱۲) عوام الناس علماء اکرام سے فضول سوالات نہ کریں۔

(۱۳) کھانے پینے کے بارے میں اگر کوئی چیز دیں تو انکار بالکل نہ کرے۔

علماء کرام کے ساتھ کیسے ملاقات کی جائے؟

(۱) علماء کرام کے پاس جانے سے پہلے ہم پر ضروری ہے کہ ان کی فرصت کا وقت پہچان لیں۔ تاکہ ان کے دینی مشاغل میں مداخلت نہ ہو۔ یا ان کی راحت و آرام میں خلل نہ ڈالیں۔ (۲) پس جب ان کے پاس جائیں تو سلام کریں اور ان کی خدمت میں کوئی ہدیہ مثلاً مسواک، خوشبو، سرمہ یا تسبیح پیش کریں۔ (۳) ہدیہ میں زیادہ قیمتی ہو نہ گھٹیا ہو (۴) نہ ان کو دعوت دیں اور نہ ہی ساتھ نکلنے کی ترغیب دیں۔ (۵) ان سے دعا کی درخواست کریں۔ (۶) اور اگر ان کے پاس فراغت پائیں اور ان کے چہروں پر بشاشت محسوس کریں تو پھر اندرون و بیرون ملک اور دنیا کے مختلف اطراف میں دعوت و تبلیغ کے حالات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں یا کسی جماعت کی کارگزاری سنادے۔ (۷) دعوت دینے کی نیت سے نہ جائے بلکہ دعا کی نیت سے جائے۔ (۸) اگر آرام کر رہے ہوں تو واپس آجائے۔ (۹) استفادہ کی نیت سے جائے اور زیارت کی نیت سے جائے۔ (۱۰) ان کے کسی تعلق والے کو ساتھ لے کر جائے۔ (۱۱) دل میں ان کی محبت ہو۔ (۱۲) ان کا اکرام قبول کرے۔ (۱۳) اگر غصہ ہوں تو برداشت کرے۔ (۱۴) ان سے زیادہ حال احوال نہ پوچھے۔ (۱۵) جو بات وہ پوچھیں صرف اس کا جواب دیں۔ (۱۶) زیادہ وقت ان کے پاس نہ بیٹھے۔ (۱۷) ان کو ترغیب نہ دے۔ (۱۸) آتے وقت دعاؤں کی درخواست کرے۔ (۱۹) علماء کو ملنے کے لیے مناسب آدمی ہو اگر جماعت میں عالم ہیں تو ان کو بھیجنا بہتر ہے علماء کی زیارت کے لیے جانا چاہیے، تبلیغ میں لگے ہوں یا نہ ہوں۔ (۲۰) اگر وہ پوچھے

جماعت کی آمد کے بارے میں تو پھر بتائے خود نہ کہے کہ ہماری جماعت آئی ہوئی ہے فلاں محلے میں اس لیے کہ یہ بھی ایک قسم کی دعوت ہے وقت کو بھی دیکھے وقت کا خیال کرنا ضروری ہے۔(۲۱)ان کے دروازہ کو آرام کے وقت نہ کھٹکھٹائے۔

(۱۵) مالداروں اور چوہدری وڈیروں کے ساتھ ملاقات کا مذاکرہ

(۱) مالداروں اور بستی کے چیئرمین، ایم پی اے، ایم این اے وغیرہ کی ملاقات کے لیے جماعت کے ساتھیوں میں سے دو ساتھی چلے جائیں اور اگر ممکن ہو تو بستی والوں میں سے ایک رہبر کو ساتھ لیکر جائیں پس جب ان میں سے کسی کے ساتھ ملاقات ہو جائے تو اس کو سلام کہہ کر اس کا حال پوچھیں گے اور تعارف کے بعد ان سے مناسب الفاظ جو اُن کے پاس ہیں میں دعوت کو پیش کریں اور ان چیزوں سے متاثر نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے سامنے دنیا کے مفاسد اور خرابی بیان کریں۔ مثلاً ان سے یوں بات کریں گے کہ الحمدللہ اللہ نے آپ کو بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے۔ جسم دیا ہے اور روح ڈال دی ہے۔ صحت، قوت اور عقل دی ہے۔ مال اور دنیا کی چیزیں دی ہیں تو یہ نعمتیں ہمیشہ نہیں رہیں گی بلکہ یہ ایک محدود وقت کے لیے ہیں اور یہ چیزیں اللہ پاک کے ہاں قیمتی اور گراں قدر بن جائیں گی۔ اگر انسان ان کو اللہ پاک کے حکموں کے مطابق استعمال کرے گا اور یہ چیزیں ہمیشہ نہیں رہیں گی بلکہ یہ ڈھلتی چھاؤں کی طرح ہیں۔ پس یا تو مال موت سے قبل ختم ہو جائے گا یا زندگی ہی ختم ہو جائے گی تو انسان کے ہاتھ سے اختیار نکل جائے گا۔ (۲) مال کی نفی نہ کرے۔ (۳) اس کو فضائل سنائے۔ (۴) مال کی وعیدیں نہ بیان کرے۔ (۵) ان کی دلچسپ چیز کی بات کرے۔ (۶) ان کی محبوب چیز کو برا نہ کہے۔ (۷) جماعت میں اگر اس کی لائن کا آدمی ہو تو اس کو بھیجیں۔ (۸) حکمت بصیرت سے، نرمی سے، پیار سے اس کو دعوت دے۔ بصیرت کا معنی، سمجھ بوجھ کر، یقین کی بنیاد پر۔ یقین کے ساتھ اللہ پاک میری بات اس کے دل میں ڈال رہا ہے۔

جس چیز کی دعوت دے تو اس کا پورا یقین ہو۔ دعوت سے انسان کے یقین بدلیں گے، ہر طبقے میں دعوت دینی ہے، کسی کو دعوت کے بغیر نہیں چھوڑنا ہے، کسی کو حضور ﷺ

کی محنت کے بغیر نہیں چھوڑتا ہے۔ سب کو حضور ﷺ کی محنت پر لاتا ہے ہر آدمی کو خاص کر غریبوں کو یہ ہماری محنت کا میدان ہیں، دعوت اور تبلیغ کی محنت، جو اس وقت دنیا کے تقریباً تمام ملکوں کے اندر حضور ﷺ کی ترتیب کے مطابق ہو رہی ہے اس محنت کا مقصد پوری امت مسلمہ کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلا کر عالم انسانیت کو اسلام کی دعوت دینے پر آمادہ کرنا ہے۔ یہ وہ عظیم الشان ذمہ داری ہے جو حضور ﷺ کی ختم نبوت کی بناء پر اس امت کو سونپی گئی ہے اور اس وجہ سے اس امت کو خیر الامم کا معزز خطاب دیا گیا ہے، جب تک یہ امت اپنی اس ذمہ داری پر قائم رہی یہ اوپر تھے اور ساری قومیں ان کے ماتحت تھیں۔ جب اس ذمہ داری کے راستے سے ہٹ گئے تو ساری قومیں اوپر آ گئیں اور یہ امت ذلت کی گہرائیوں میں چلی گئی۔ اس محنت کو اپنا سب سے پہلے تقاضا بنا کر چلنا مسلمانی شان ہے۔ جان و مال کے لگانے کا سب سے پہلا عنوان دعوت الی اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور پوری امت مسلمہ کو دنیا و آخرت کی وہ تمام ترقیاں دے جو اللہ عزوجل کے ہاں جانی جاتی ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی اعمال کا اہتمام اور بڑوں کی مان مان کر چلنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

(۱۶) گشت اور بیان کے اعلان کا مذاکرہ

ایک ضروری اعلان سماعت فرمائیں۔ ہماری اور سارے انسانوں کی پوری کامیابی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقوں پر پورا کرنے میں ہے، یہ طریقے ہماری زندگی میں کیسے آئیں گے اس کے لیے آپ ﷺ کے طریقہ پر محنت کرنے کی ضرورت ہے، اس مقصد کے لیے دعا کے بعد یا سنتوں کے بعد بات ہوگی سب حضرات تشریف رکھیں۔ (جزاکم اللہ)

(۱۷) متکلم کی بات چیت کا مذاکرہ

متکلم نرمی سے بات کرے اور جس سے ملاقات کی ہے اس کو سلام کر کے مصافحہ کرے اور اس طرح کہے اے میرے بھائی! یہ سارے بھائی آپ کی ملاقات کی لیے آئے ہیں، ہم سب مسلمان بھائی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ پر پورا کرنے میں ہے۔ یہ حکم اور طریقے ہماری

اور ساری امت کی زندگی میں کیسے آئیں گے اس کے لئے آپ ﷺ کے طریقے پر محنت کی ضرورت ہے اسی محنت کے بارے میں ابھی مسجد میں ایمان ویقین کی بات ہورہی ہے آپ ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف لے چلیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۱۸) بستی میں داخل ہونے کے آداب کا مذاکرہ

جب ساتھی بستی کے قریب پہنچ جائیں تو بستی سے باہر اپنے سامان کو رکھ دیں اور امیر صاحب یا کوئی دوسرا ساتھی تمام ساتھیوں کو فکر مند کرے۔ دعوت اور اعمال کی ترغیب دے اور ان سے کہہ دیں کہ جس نیت کے ساتھ ہم بستی میں داخل ہوں گے تو بستی والوں پر اس کا اثر ہوگا۔ لہٰذا ہم اپنی نیتوں کو درست کرلیں اور فکر مند ہو جائیں کہ کس طریقہ سے دین ہمارے اندر بستی والوں کے اندر اور پورے عالم میں آئے گا اور کس طریقہ سے اس بستی کے لوگ چار مہینوں کی لیے نقد نکلیں گے، پھر ساتھی بستی میں اللہ پاک کا ذکر کرتے ہوئے اور نظروں کو جھکاتے ہوئے داخل ہو جائیں اور جماعت کے شروع میں جانے والا ساتھی ہر سامنے آنے والے فرد کو سلام کہے گا۔ پھر مسجد میں دایاں پاؤں اندر رکھ کر داخل ہوں گے اور بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک پڑھیں گے۔ پس جس کا وضو ہوگا وہ دو رکعت پڑھ لے اور باقی ساتھی وضو کریں اور مشورہ کے لیے بیٹھ جائیں اور مسجد کے معاملات مثلاً اذان اقامت، امامت اور بجلی کے بٹنوں میں دخل اندازی نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مسجد والوں نے اس کے لیے کہا تو کرلیں گے۔ مسجد کو صاف رکھیں گے اور محلہ والوں کی خدمت کریں گے اور ان کے لیے قولاً و عملاً نمونہ بنیں گے نہ کہ صرف زبانی طور پر۔ بستی والوں کو مشورہ میں شامل کیا جائے۔

وہاں پہنچ کر مقامی ساتھیوں سے حالات لیں کہ بستی کا کیا حال ہے تعداد پوچھیں گے کہ کتنے گھر ہیں۔ تعلیم کا کیا حال ہے کتنی جماعتیں سہ روزہ کی نکلتی ہیں۔ پانچ اعمال کا کیا حال ہے۔ اسی طرح روزانہ کا مشورہ کام کی کیا سطح ہے، بستی کی دینی حالت کیسی ہے؟

کس طرح لوگ بازاروں میں گھروں میں دین پر چل رہے ہیں۔ (یعنی پرانے اور نئے) اس سے پہلے کب جماعت آئی ہے۔ کن کن ساتھیوں نے ارادے کیے ہیں۔

انسپکٹر کی طرح نہ پوچھیں حکم نہ چلائیں، یعنی جو جماعت کسی بستی میں جائے تو کس افسر کی طرح بستی والوں اور پرانوں سے سخت انداز میں پوچھنا نہ شروع کر دے بلکہ نہایت نرم لہجے میں ان سے کہے بھائی ہم آپ کے تعاون اور مدد کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہاں کے دعوت کے اعمال کیسے ہو رہے ہیں۔ جماعت کب آئی تھی، کن لوگوں نے ارادے لکھوائے تھے اور کون نقد تیار ہے۔ اندرونی گشت اور بیرونی گشت اور مسجد کی تعلیم اور گھر کی تعلیم روزانہ کا مشورہ وغیرہ ان سب کا کیا حال ہے۔

جب کسی شہر اور بستی میں پہنچیں تو وہاں کے خاص اہم آدمیوں کے پاس بھی جائیں اور ان کے سامنے اپنا طریق کار واضح کریں اور موجودہ بددینی کو بیان کرتے ہوئے تبلیغی کام کی ضرورت کو ظاہر کریں اور ان کے اس کام میں لگنے اور اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت دیں۔ خاص خاص آدمیوں سے ہماری مراد یہ ہے کہ وہ دیندار یا مالدار ہوں یا کسی حیثیت سے اپنے شہر، محلہ اور گاؤں میں بااثر ہوں، ایسے لوگوں سے بات کرتے وقت بڑی سمجھ اور بصیرت کی ضرورت ہے اور ذکر کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔

حضور پاک ﷺ کی بابرکت اور عالی محنت کے چار اعمال جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی مرکز مدینہ منورہ میں جاری فرمائے۔ ان اعمال کو اگر ہم بھی اپنی مسجدوں میں جاری کریں گے تو انشاء اللہ پورا دین زندہ ہوگا۔ خدا کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا حکم چلے گا، رسول اکرم ﷺ کے سنہری طریقے معاشرے میں آئیں گے۔

(۱۹) درمیانی بات کا مذاکرہ

(۱) چھ نمبروں کے اندر بات کرے۔ (۲) ہر نمبر کے ساتھ چھٹا نمبر ملائے۔ (۳) طویل واقعہ بیان نہ کرے۔ (۴) اذان تک بات جاری رکھے۔ (۵) اذان سے کچھ دیر قبل وضو کا کہہ دے اور بات جاری رکھے۔ (۶) چھ نمبر مکمل ہو جائیں تو دوبارہ شروع کر دے۔ (۷) مغرب کے بعد بیٹھنے کا کہہ دے اور بات جاری رکھے۔ (۸) یوں نہ کہے کہ اصل بات بعد میں ہوگی۔ (۹) ہر نمبر کے بعد تشکیل کرے۔

(۲۰) تشکیل کا مذاکرہ

مقصد

تا کہ جن ساتھیوں نے بیان سنا اس کی کسی نہ کسی درجے میں تشکیل ہو جائے اور فوراً اللہ کے راستے میں روانہ ہو جائیں، بیان کا مقصود یہ ہے کہ تشکیل ہو جائے چاہے کسی بھی تقاضے پر ہو چاہے خروج کے تقاضے پر تیار ہو جائیں یا مقامی کام کے تقاضے پر تیار ہو جائیں۔

آداب

(۱) تشکیل کرنے والے کو تمام تقاضوں کے نام معلوم ہوں۔
(۲) تشکیل والا ساتھی پہلے سے بمعہ کاپی قلم کے تیار بیٹھا ہو۔
(۳) تشکیل والا یہ نہ کہے کہ اصل بات یہ ہے یعنی کہ دوبارہ بیان شروع نہ کریں۔
(۴) نکلنے کے فضائل سنا سکتے ہیں۔
(۵) پہلے دن صرف ان کو مانوس کریں زیادہ زور تشکیل پر نہ دیں۔
(۶) جس بھائی کا نام نقد آ جائے اسی وقت الگ بیٹھا کر کے ہلکا پھلکا اکرام کر کے اسی وقت اس کا بستر یا تھوڑے سے پیسے وصول کر لیں۔
(۷) جن بھائیوں نے نام کسی بھی تقاضے کے لیے لکھوایا ہے ان کو نہ چھوڑنا ہے یا چھیڑنا ہے۔
(۸) تشکیل والا بیان والے کے قریب بیٹھے
(۹) کاپی اور قلم کا پہلے سے انتظام کرے۔
(۱۰) سارے تقاضے چلائے۔
(۱۱) کسی کا نام لے کر نہ کہے کہ آپ بھی کھڑے ہوں۔
(۱۲) کسی ساتھی کو زبردستی کھڑا نہ کیا جائے۔
(۱۳) جماعت کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں۔
(۱۴) جب تشکیل والا کہہ دے کہ اختلاط کر لیں تو پھر اس وقت اختلاط کیا جائے۔

(۲۱) عمومی گشت کا مذاکرہ

جو ساتھی عمومی گشت کے آداب بیان کرے اسے چاہیے کہ اپنے بیان میں چار

چیزوں کی رعایت رکھے۔(۱) دین اور دعوت الی اللہ کی اہمیت (۲) انبیاء کرام علیہم السلام خاص کر حضرت محمد ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دین کے لیے کوششیں۔ (۳) گشت کا مقصد اور فضیلت۔(۴) عمومی گشت کے آداب

خصوصی گشت کا مذاکرہ

(۱) جس سے بات کرنی ہو پہلے اس سے وقت لے۔(۲) جتنا وقت لے اس سے پہلے بات ختم کر دے (۳) پہلے اللہ تعالیٰ کی بڑائی پھر دین کی اہمیت پھر انبیاء علیہم السلام کی تکلیفیں بیان کرے (۴) اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے فضائل بیان کرے۔ (۵) اس کو نقد مسجد میں لانے کی کوشش کرے (۶) دوسرا ساتھی مستقل ذکر کرے۔(۷) اگر وہ بحث کرے تو اس کو مسجد میں آنے کا کہہ دے۔(۸) اس کے کسی اعتراض کا جواب نہ دے۔(۹) جواب دینے کے بہانے اس کو خاموش کرا کر پھر اپنی بات کرے۔(۱۰) اس کی چیزوں کی نفی نہ کرے۔(۱۱) اس کی چائے کو شربت اور اس کے شربت کو چائے بنا کر پیئے۔ (۱۲) کسی نہ کسی درجہ میں اس کی تشکیل کر دے۔(۱۳) اس کی کسی چیز سے متاثر نہ ہو۔

خصوصی گشت دعوت کے اہم اعمال میں سے ایک عمل ہے اس لیے کہ ہم اس میں بعض ایسے دوستوں سے ملاقات کرتے ہیں جن کا معاشرہ میں کوئی نہ کوئی مقام ہوتا ہے مال کی وجہ سے یا علم کی وجہ سے یا دعوت کے عمل میں پرانے لگے ہونے کی وجہ سے پس اگر یہ لوگ ہمارے ساتھ شریک ہو گئے اور دعوت کے عمل میں انہوں نے محنت شروع کی تو پھر عوام الناس بھی ہمارے ساتھ دعوت والے عمل میں شریک ہوں گے۔

عمومی گشت

(۱) دین اور دعوت الی اللہ کی اہمیت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ......دوستوں اور بزرگو! اللہ پاک نے اس ساری کائنات کو انسان کے فائدے کے لیے پیدا فرمایا ہے اور اس کائنات میں سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا، درخت، حیوانات کی بہت سے قسموں کو اور دوسری چیزوں کو پیدا فرمایا یہ ساری چیزیں انسان کے فائدے کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عبادت اور اپنی رضا حاصل کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسے کہ اللہ جل شانہ، کا ارشاد ہے کہ میں نے جنوں اور انسان کو صرف اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا دین وہ بنیادی چیز ہے جسے انسان کے بدن پر احکامات جاری کرنے کے لیے کائنات کو پیدا کیا گیا ہے اور دین اس کائنات کے لیے ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی بدن کے لیے روح۔ جب روح کسی بدن میں موجود ہوتی ہے تو یہ جسم حرکت اور کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور جب روح نہیں رہتی تو پھر جسم اور پتھر کام کرنے اور نہ کرنے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ اسی طرح جب دین دنیا میں ہوگا تو کائنات کا نظام قائم اور صحیح رہے گا اور جب دین نکل جائے گا تو اللہ پاک اس کائنات کو ختم دے گا اور قیامت قائم فرما دے گا۔ پس جب ہم نے یہ سمجھ لیا کہ دین ہی دنیا کے قائم رہنے اور ہمارے سارے کاموں کی درستگی کا ذریعہ ہے تو ہمیں دین کو زندہ کرنے کا طریقہ بھی ضرور جاننا چاہیے تو دین کو زندہ کرنے کا طریقہ اللہ پاک کی طرف نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق دعوت دینی ہے۔

(۲) دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کوششیں

اللہ پاک نے دین کو زندہ کرنے کی غرض سے ہر زمانہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے اپنی امتوں میں دین کو زندہ کرنے کے لیے کوششیں کیں اور اپنے مالوں اور جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بلایا۔ ان میں بعضوں کو (صرف) تکلیفیں دی گئی اور بعضوں کو اپنے وطن سے نکالا گیا اور بعضوں کو شہید کیا گیا اور آخر میں اللہ پاک نے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو ساری انسانیت اور قیامت کے دن تک کے لیے بھیجا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ پاک کی طرف دن رات بلایا۔ آپ ﷺ راستوں اور بازاروں میں گشت فرماتے اور فرماتے تھے اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ لو کامیاب ہو جاؤ گے اور لوگوں کے دروازوں پر تشریف لے جاتے اسے کھٹکھٹاتے اور انہیں اسلام کی طرف بلاتے تھے۔ آپ ﷺ نے طائف کا سفر کیا تو اُن کے سرداروں اور وہاں کے عام لوگوں کے ساتھ بات چیت فرمائی۔ ان کو

اسلام کی ترغیب دی اور انہیں خدائے وحدہ، کی ذات اور اس بات کی طرف بلایا کہ میں رب العالمین کا رسول ہوں اور اسی طرح آپ ﷺ حج کے زمانہ میں مکہ کے باہر سے آنے والے قافلوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کو خدا کے دین کی طرف ترغیب دیتے اور اس پر آمادہ کرتے تھے۔ چنانچہ بہت سارے لوگوں نے آپ ﷺ کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور بہت سارے آپ ﷺ پر ایمان لے آئے اور یہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی بات پر لبیک کہا۔ ہم انہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں، چنانچہ ان حضرات نے بھی اپنے نبی ﷺ کے طریقہ پر لوگوں کو اللہ و رسول اللہ ﷺ کی طرف بلایا اور اپنے ساری زندگی اس مقدس کام میں صرف کی۔

یہاں تک کہ اپنے گھروں کو، مالوں کو، اولاد کو اور وطنوں کو پوری دنیا میں دین، زندہ کرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا اور بے شمار قربانیاں دی تھیں، چنانچہ ان میں سے بہت کو تکلیفیں دی گئیں اور پریشان کیا گیا اور شہید کیا گیا۔ جس طرح کہ ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور ان کے صحابہ کو تکلیفیں دی گئی تھیں، پریشان کیا گیا تھا اور شہید کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے کفر والوں کا بول پست کر دیا اور انجام کار خدا کا بول تو بالا ہی رہے گا۔

(۳) گشت کا مقصد اور اس کی فضیلت

دوستو اور بزرگو! جس طرح کہ آپ نے سنا کہ تمام انبیاء علیہم السلام خاص کر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کو زندہ کرنے کے لیے دن رات محنت فرماتے تھے اور اسی محنت کی وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کی تھی اور ہم دنیا اور اس کی چیزوں میں مشغولی کی وجہ سے اس محنت کو بھول چکے ہیں اور دین کو زندہ کرنے کے محنت میں بہت کوتاہی برتی ہے اسی وجہ سے ہم خود اور پوری امت مختلف مصائب اور مشکلات میں مبتلا ہوگئی ہے باوجود اس کے کہ ہماری تعداد بہت ہے اور مال اور اسباب کی فراوانی ہے اب اللہ پاک نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں دعوت کے عمل کے ساتھ جوڑ دیا اور اپنے راستے میں نکالا اور دین کو زندہ کرنے والی فکر میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پس اب ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس جائیں گے اور ان کو رسول ﷺ والی محنت کو زندہ کرنے کے بارے میں ترغیب دیں گے اور فکر مند کریں گے اور ہمارا یہ مسلمانوں کے پاس دین کی نسبت سے جانا اسے عمومی گشت کہتے ہیں اور دین کی نسبت سے یہ گشت ایک بہت بڑی چیز ہے اور اللہ پاک کے ہاں اس کا بڑا درجہ ہے کیونکہ یہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی فکر ہے۔ لہٰذا ہمیں فکر مند ہو جانا چاہیے کہ دین ہمارے جسموں میں، ہمارے گھروں میں، خاندان میں، معاشرہ میں، ہمارے ملکوں میں اور پوری دنیا میں کس طریقہ سے آئے گا۔ جب ہم اس فکر میں شریک ہوں گے تو اللہ تعالیٰ سارے کاموں میں ہدایت اور درستگی عطاء فرمائے گا۔ تو کیا آپ حضرات اس عظیم عمل کے لیے تیار ہیں؟

(۴) عمومی گشت کے آداب

ہر عمل کے کچھ آداب ہوتے ہیں اور گشت کے بھی کچھ آداب ہیں۔ جب ہم ان آداب کا لحاظ رکھیں گے تو گشت کے سارے فائدے حاصل کر سکیں گے پس جب گشت کے لیے جماعت کی صورت میں ہماری تشکیل ہو جائے تو ہمیں چاہیے کہ بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں۔ **بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم انی اسئلک من فضلک** پھر دعا مانگیں تو اللہ پاک سے اپنے لیے اور پوری امت کی ہدایت کے لیے اور بستی والوں میں سے ایک رہبر ہوگا اور ایک متکلم ہوگا۔ ہم راستہ کے دائیں جانب چلیں گے اللہ پاک کا ذکر ہماری زبانوں پر ہوگا اور دین کا فکر ہمارے دلوں میں ہوگا اور جس مسلمان بھائی سے ہم ملاقات کریں اسے اپنے آپ سے بہتر جانیں اور جب متکلم کسی کے ساتھ بات کرے گا تو ہم اس کی بات غور سے سنیں گے گویا وہ ہمارے ساتھ ہی بات کر رہا ہے اور اپنے آپ کو سارے مسلمانوں سے زیادہ محتاج سمجھیں گے اور کسی دکان کے اندر داخل نہیں ہوں گے اور نہ کسی گھر کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور نظریں جھکا کر چلیں گے اور آپس میں بات نہیں کریں گے جب محلہ ختم ہو جائے تو واپسی پر استغفار کے ساتھ آئیں۔

میری طلب بھی تمہارے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

اہمیت

اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین اسلام کی نصرت وحمایت کی نیت سے اس مبارک عمل کو کرنا ہے۔ابتدائے اسلام میں سیدنا محمد ﷺ نے بے طلب اور دین سے دور لوگوں کے گھروں پر جا کر دین کی دعوت دی۔ گلیوں میں، بازاروں میں، میلوں میں جا جا کر لوگوں کو اللہ پاک کی بندگی کی طرف بلایا، ہر وقت ہر طرح اللہ جل وشانہ، کی طرف بلایا، آپ ﷺ لوگوں کی مجلسوں، مجمعوں اور محفلوں میں تشریف لے گئے اور حج کے زمانے میں منیٰ وغیرہ کے ٹھہرنے کے مقامات میں دعوت دیتے مشرکین مکہ میں سے قوی اور سخت لوگوں نے آپ ﷺ کو ہر طرح کی اذیت دی زیادہ تکلیف پہنچانے والا شخص آپ ﷺ کا اپنا چچا ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیلہ تھی...... مگر اس عمل سے آپ کو کوئی پھیرنے والا پھیر نہ سکا اور کوئی روکنے والا روک نہ سکا۔

پھر جنہوں نے آپ ﷺ کی بات کو حق جانا اور اسلام لائے، صحابہ رضی اللہ عنہم کہلائے، نبی ﷺ کے دوست کہلائے تو اسلام اور ایمان لا کر گھروں میں بیٹھے نہیں رہے بلکہ انہوں نے بھی اپنی اپنی زندگیاں دین کی دعوت وتبلیغ میں لگا دیں ان کے بعد تابعین رحمہم اللہ تبع تابعین رحمہم اللہ اور علمائے امت نے اور بزرگان دین نے اشاعت و تبلیغ دین میں مختلف طریقوں سے اپنی صلاحیتیں پیش کیں۔ یہ گشت اور چلت پھرت بھی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور امت کے ان پاکیزہ افراد کی محنت کی ایک کڑی ہے، ایک نقل ہے جس کے ثمرات کا پوری دنیا میں آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔

انسان کی اُخروی (اور دنیاوی) کامیابی کے لیے سوچنا، چلنا پھرنا اور محنت کرنا اور قربانیاں پیش کرنا اولیاء امت والی محنت ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم والی محنت ہے، خاتم الانبیاء والی محنت ہے، اور سب انبیاء والی محنت ہے، نہ جانے دین کے لیے سوچنے کا، چلنے پھرنے کا کتنا بلند مقام ہوگا، نبی صرف طالب ہی کو اللہ سے ملانے کی محنت نہ کرتے تھے، بلکہ اللہ سے بھٹکے ہوئے بلکہ قدرت سے انکار اور مقابلہ کرنے والوں میں گھس گھس کر ایمان وعمل کی محنت کرنا ان کا کام تھا۔ آج جو لوگ اس طرح کی محنت لے کر اٹھیں گے، دین کے لیے ٹھوکریں کھائیں،

ہر کس وناکس سے بات چیت کریں اور سخت وترش باتیں کہیں گے تو اللہ ان پر اپنا خصوصی فضل کیوں نہ فرمائیں گے اور ان لوگوں کی محنت سے دنیا میں دین کا بول بالا کیوں نہ ہوگا۔

فضیلت

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام کو نکل جانا دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ قیمتی ہے اللہ کے راستے میں ایک ایک قدم پر سینکڑوں نیکیاں ملتی ہیں۔

گشت کا موضوع

بے طلبوں اور غافلوں کو چل پھر کر ایمان وعمل کی دعوت دینے کا نام گشت ہے۔

آداب گشت

گشت کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت بتانے کے بعد مجمع کو گشت کے لیے آمادہ کیا جائے جو تیار ہوں ان کو آداب سمجھائیں کہ گشت کے مقررہ جماعت کا ایک امیر ہوتا ہے، ایک متکلم اور ایک رہبر۔ متکلم کا کام ہے کہ لوگوں کو ایمان وعمل کی دعوت دے کر مسجد میں جانے پر آمادہ کرے اور یوں کہے کہ الحمد للہ ہمیں یہ کلمہ نصیب ہوا ہے کہ لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اس میں ہم نے یہ اقرار کیا ہے کہ اے اللہ، ہم تیرے احکام مانیں گے اور حضور پاک ﷺ کے طریقوں پر چلیں گے یہ ہم میں کیسے آجائیں اور ساری دنیا میں کیسے آجائیں اس کے لیے محنت کی ضرورت ہے اسکے متعلق مسجد میں بات ہو رہی ہے آپ ہمارے ساتھ نقد مسجد میں چلیں۔

رہبر کا کام ہے گھر اور گلی بتانا اور لوگوں سے ملانا۔ اس کے بعد مسجد سے باہر آکر دعا مانگیں۔ رہبر اور متکلم جماعت کے آگے آگے جائیں، باقی جماعت پیچھے جائے۔ رہبر سلام کرے ساتھی راستہ کے ایک طرف چلیں، نگاہیں نیچی رکھیں اور جماعت کے ساتھی ساتھ ساتھ جائیں، منتشر نہ ہوں۔ پورے گشت میں غیر ضروری بات نہ کریں اور سب دھیمی دھیمی آواز کے ساتھ ذکر کریں۔ کلمہ سوم پڑھیں اور بازار میں کلمہ چہارم بھی پڑھیں۔ متکلم جب کسی سے بات کرے تو باقی ساتھی اپنی پوری توجہ مخاطب کی طرف رکھیں اور دل سے دعا مانگیں اور ایسی جگہ کھڑے نہ ہوں جہاں راستہ چلنے والوں کو یا کسی اور کو تکلیف پہنچے۔

ملنے والے شخص کو مسجد میں بھیج دیں یا اپنے ساتھ گشت میں شریک کریں اور اگر کوئی عذر پیش کرے تو کہہ دیں کہ اچھا، جلدی خود کو فارغ کر کے دوسرے ساتھیوں کو بھی ساتھ مسجد میں لیکر آئیں۔

محلہ ختم ہونے پر رہبر بتادے کہ محلہ ختم ہوا تو واپس میں استغفار کرتے ہوئے آئیں۔

متعلقات گشت

(۱) جماعت میں زیادہ سے زیادہ دس اور کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں۔

(۲) عمومی گشت پانچ اعمال کا مجموعہ ہے: دعوت، تعلیم، ذکر، دعا اور توجہ الی اللہ کے ماحول میں رہنا۔

(۳) مسجد میں ایک ساتھی اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہو کر ذکر ودعا میں مشغول رہے، ایک دعوت وتعلیم جاری رکھے اور ایک ساتھی آنے والوں کا استقبال کرے۔

(۴) امیر گشت کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے متکلم حلیم، بردبار اور باوقار ہو۔ خندہ جبین ہو اور بات کو مختصر کرے۔

(۵) رہبر بارسوخ یا کم از کم عمر رسیدہ اور دیندار شکل وصورت کا ہو۔

(۶) رہبر کا کام صرف ملاقات کرادینا ہے اور خود اس کا خاموش رہنا ضروری ہے۔

(۷) گشت جماعت کھڑی ہونے سے دس پندرہ منٹ پہلے ختم کر دیا جائے تاکہ جن کا وضو وغیرہ نہ ہو، آسانی سے وضو وغیرہ کر کے جماعت میں شرکت کر سکیں۔

(۸) عمومی گشت صرف مسجد کے ماحول میں کیا جاتا ہے۔

(۹) خصوصی گشت میں متکلم مقرر کرنا ضروری نہیں البتہ اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ کسی کی بات کو نہ کاٹا جائے اور نہ رد کیا جائے۔

(۱۰) خصوصی گشت بستی میں پہنچتے ہی کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ گشت بستی کے ذمہ داروں سے متعلق ہے جو تین قسم کے ہیں: (۱) پرانے احباب (۲) دینی لحاظ سے بڑے۔ (۳) دنیوی لحاظ سے بڑے

(۲۳) بیان کا مذاکرہ

مقصد

بیان کے لیے کھڑا ہونے سے پہلے اپنے آپ سے پوچھے کہ آپ بیان کیوں کرتے ہو، اگر بیان اس نیت سے کرو گے کہ لوگ واہ واہ کہے تو نہ آپ کے عند اللہ فرائض قبول ہیں اور نہ نوافل قبول ہیں اس لیے ضروری ہے کہ پہلے اپنی نیت کو درست کریں کہ میں اس لیے بیان کرتا ہوں کہ مشورے سے مجھے دے دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ کی طرف بلاؤ حکمت کے ساتھ اور حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں سے جو حاضرین ہے وہ غائبین تک اللہ کی وحدانیت و حضور ﷺ کی رسالت کو پہنچا دیجئے تو میں بیان اس لیے کرتا ہوں تا کہ میری اصلاح ہو جائے اور باقی ساتھیوں کے لیے میں ہدایت کا ذریعہ بن جاؤں اگر نشانہ یعنی نیت صحیح نہ ہو تو شکار کرنا مشکل ہو جائے گا اس لیے مبلغین حضرات کے لیے بہت ہی ضروری ہے کہ بیان کے شروع میں درمیان میں اور اخیر میں اپنی نیت کو ٹٹولیں۔

فضیلت

(۱) جب بیان کرنے والا بیان کرتا ہے تو سب سے پہلے بیان کا نور اس کے دل میں آتا ہے اس کے بعد پوری امت پر اس کی دعوت کا نور پڑتا ہے جیسے چراغ سے دوسرا چراغ جلتا ہے۔

(۲) بزرگان دین فرماتے ہیں کہ جنت کے سو درجے ہیں اوپر والا انبیاء علیہم السلام کا ہوگا داعی اور انبیاء کے درمیان میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

(۳) داعی کا نامہ اعمال قیامت تک کھلا رہے گا۔

(۴) جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی تو اس رہنمائی کرنے والے کو برابر ثواب ملتا رہے گا۔

آداب

(۱) کھڑے ہونے سے پہلے اپنے جسم کو ٹھیک کریں ٹوپی، قمیص وغیرہ کو درست کریں۔

(۲) اگر نمازیوں کو تکلیف نہ ہو تو مسجد کے درمیان یعنی محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے۔
(۳) پہلے مجمعے کا جائزہ لے لیں کہ کس نوعیت کے لوگ زیادہ بیٹھے ہیں۔
(۴) چادر یا رومال کندھے پر ضرور رکھے۔
(۵) بیان کو پہلے سے نہ سوچیں۔
(۶) امی کو چاہیے کہ وہ بیان چھ نمبروں میں کریں۔
(۷) زیادہ تر زور پہلے نمبر پر اور آخری نمبر پر دیا کریں۔
(۸) بیان کے لیے بے ریش کو کھڑا نہ کریں۔
(۹) بیان کرتے وقت اپنے جسم کے ساتھ نہ کھیلے نہ داڑھی کے ساتھ اور نہ ناک، کان وغیرہ کے ساتھ۔
(۱۰) بقدر ضرورت آواز کو نکالے
(۱۱) بیان کرتے وقت ہاتھوں کو قابو میں رکھیں۔
(۱۲) سوچ سوچ کر بولے۔
(۱۳) غم اور درد کے ساتھ بات کو کہیں۔
(۱۴) بیان میں الفاظ کو آرام آرام سے نکالے۔
(۱۵) فضائل کو زیادہ بیان کریں۔
(۱۶) ہر سنی سنائی بات کو نہ کہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ بات سنے اور پھر آگے چلائے بلکہ خوب پکی ٹھکی بات کو کریں۔
(۱۷) امت کی خرابیاں ہرگز بیان نہ کریں۔
(۱۸) بہتر تو یہ ہے کہ بیان اس ساتھی کا رکھا جائے کہ اس میں بات سمجھانے کی اہلیت ہو۔
(۱۹) ایک آدمی اپنی انفرادی معمولات کے مثلاً تسبیحات تہجد نوافل، تکبیر اولیٰ، ذمہ دار کی اطاعت اور نظروں کی حفاظت وغیرہ نہیں کرتا ہے اور وہ بیان کرتا ہے تو گویا یہ آدمی لوگوں کو تنگ کرتا ہے۔
(۲۰) مناسب ہے کہ بیس منٹ کے اندر اندر بات کو پورا کر لیں۔
(۲۱) جماعت کے باقی ساتھی بھی بیان کرنے والے کے ساتھ فکر میں شامل ہو۔

(۲۲) بیان کے لیے جماعت کے ساتھی مجمع بنانے کی فکر میں ہوں۔

(۲۳) بیان کرنے والا پہلے سے تیار ہو۔

(۲۴) مقرر بن کر تقریر نہ کریں بلکہ داعی بن کر بیان کریں مقررین کا موضوع ہر وقت اور ہوتا اور داعی کا ایک ہی موضوع ہوتا ہے۔

(۲۵) بیان میں غصہ نہ کریں۔

(۲۶) مناسب ہے کہ بیان کرنے والا پہلے کسی ساتھی کے ساتھ مذاکرہ کرلے کہ میں بیان میں کیا کہوں۔

(۲۷) بیان کرنے والے کو چاہیے کہ مجمع کو چوکنا رکھیں اور خالی جگہ کو پر کریں۔

(۲۸) حضرت عمر بن میمونؒ کہتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کو ایک سال تک ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہا میں نے کبھی بھی حضور ﷺ کی طرف نسبت کر کے بات کرتے نہیں سنا، ایک مرتبہ حدیث بیان فرماتے ہوئے زبان پر یہ جاری ہو گیا کہ (حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا) تو بدن کانپ گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے پیشانی پر پسینہ آ گیا رگیں پھول گئیں اور فرمایا انشاء اللہ یہی فرمایا تھا، یا اس کے قریب قریب یا اس سے کم یا زیادہ۔

(۲۹) اگر ایسے ساتھی کا بیان مشورے سے طے ہوا ہو کہ بات کو نہیں رکھ سکتا ہے۔ تو وہ اگر اپنی خوشی سے کسی دوسرے ساتھی کے حوالے بیان کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے۔

(۳۰) بیان کرنے کی جگہ پر پہلے سے پہنچ جائے۔

(۳۱) پر وقار کھڑا ہو۔

(۳۲) مجمع کی حالت دیکھ کر بیان کرے۔

(۳۳) تکیہ کلام نہ بنائے۔

(۳۴) فضائل زیادہ اور وعیدیں کم بیان کرے۔

(۳۵) بزرگوں کے کشف اور کرامات کے واقعات بیان نہ کرے۔

(۳۶) اللہ تعالیٰ سے مانگ کر کھڑا ہو۔

(۳۷) سب کی طرف دیکھے۔

(۳۸) کسی کا نام نہ لے۔
(۳۹) حالات حاضرہ پر بیان نہ کرے۔
(۴۰) لوگوں کی کمی بیان نہ کرے۔
(۴۱) ہاتھ بہت زیادہ نہ ہلائے۔
(۴۲) آواز مجمع کے مطابق رکھے۔
(۴۳) کسی جماعت کا نام نہ لے۔
(۴۴) خود کو بھی شامل کرنا پکی ٹھکی بات کرے جس کی صحت پر مکمل یقین ہو۔
(۴۵) محتاج بن کر بیان کرے۔
(۴۶) توحید رسالت اور دعوت کو خوب کھولے۔
(۴۷) پورے عالم کی نیت کرے۔
(۴۸) آیات قرآنی یا احادیث کا متن وعبارت نہ پڑھے، مفہوم بیان کرے البتہ اگر عالم ہے تو پڑھ سکتے ہیں۔
(۴۹) بیان سامعین کی ذہنیت کے مطابق۔
(۵۰) مشکل کلام سے پرہیز کیا جائے، زبان سادہ اور عام فہم ہو۔
(۵۱) وضع قطع اور لباس اسلامی آداب کے مطابق ہو۔

(۲۴) گشت کا مذاکرہ

گشت تبلیغی عمل کی ترقی وقوت کے لیے اور فرائض کی حیات وسر سبزی کے لیے گشت بمنزلہ جڑ اور بنیاد ہے جس کے غیر تبلیغی طریقہ کا اشغال سراسر دھوکہ ہے۔ البتہ گشت کے جو اصول تجویز کیے گئے ہیں، توجہ الی اللہ ذکر واجتماعی وطریقہ خطاب وتکلم ان کے اہتمام کی پابندی کے ساتھ ہی گشت کی برکات وترقیات وعمل میں قوت ہوگی اور ان کے بغیر گشت سراسر فتنہ ہے۔ یعنی (تبلیغی کام)

جزاول

(۲۵) تعلیم کے آداب کا مذاکرہ

تعلیم کا حلقہ تین اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلا جز حروف کی اچھی ادائیگی کے

ساتھ قرآن پاک کا پڑھنا ہے اور سورۃ فاتحہ مع قرآن کریم کی آخری دس سورتیں ہیں۔
دوسرا جزء کتاب کا پڑھنا ہے۔ اردو دان حضرات فضائل اعمال پڑھیں گے۔ ہر حصہ میں سے کچھ احادیث تشریح سمیت بیان کریں گے۔ جب کہ عرب حضرات ریاض الصالحین اور حیاۃ الصحابۃ پڑھیں گے۔ تیسرا جزء حلقہ تعلیم کے آخر میں چھ نمبروں کا مذاکرہ ہے جو کہ ہر ایک درمیانے انداز سے بیان کرے گا نہ بہت زیادہ تفصیل کے ساتھ اور نہ بہت کم۔

حلقہ تعلیم کے مقصد، فضائل اور آداب

(۱) حلقہ جمانے کا مقصد یہ ہے کہ نیک اعمال کے فضائل اور بد اعمال کی برائی قرآن وسنت سے سنی جائے تا کہ ہمارے دلوں مین نیک اعمال کا شوق اور رغبت پیدا ہو اور برے اعمال سے نفرت اور کراہیت پیدا ہو اور جب ہمیں یہ صفت حاصل ہو جائے گی تو ہمارے لیے نیکیوں کی طرف آنا اور سارے گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ (۲) علم اور عمل کا جوڑ پیدا ہو جائے گا۔ (۳) فضائل سن سن کر اعمال کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ حلقہ تعلیم کے فضائل بہت سارے ہیں۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

اے محمد ﷺ! اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کا پابند بنا لیجئے جو کہ صبح و شام اپنے رب کی رضا مندی تلاش کرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں اور اپنی نگاہ ان سے مت پھیریئے۔ (سورۃ کہف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے یں کہ جب اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر میں کچھ لوگ جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں کرتا ہے۔ (مسلم شریف)

ایسی مجالس کو فرشتے تلاش کرتے ہیں۔ ایسی مجالس والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ تعلیم مسجد نبوی کا ایک عمل ہے یہ مجلس اہل سماء کے لیے ایسے چمکتی ہے جیسے اہل ارض کے لیے آسمانوں پر ستارے۔ حضور ﷺ ایسی مجالس کو پسند فرماتے تھے۔ علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے۔ فرشتے ایسی مجالس کے ارد گرد آسمانوں تک تانا بنا لیتے ہیں۔

حلقہ تعلیم کے آداب

حلقہ میں بیٹھنے سے قبل وضو کرنا اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگانا۔ شروع میں تشہد (یعنی التحیات) کی حالت میں بیٹھنا۔ تھک جانے کے بعد حالت کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اور عمل کی نیت سے بیٹھنا اور بات کو پوری توجہ اور قرآنی آیات و احادیث نبویہ پر کامل یقین کرتے ہوئے سننا۔ کوئی بات نہ سمجھنے کی صورت میں تعلیم کے دوران کسی قسم کا سوال نہ کیا جائے اور جب محمد ﷺ کا مبارک نام ذکر کیا جائے تو آپ ﷺ پر درود پڑھنا اور اختلافی مسائل بیان کرنے سے پرہیز کرنا۔ مسائل انفرادی اعمال کے اوقات میں سیکھے جائیں اور حلقہ کے آخر تک تعلیم میں شریک ہونا۔

کتاب پڑھنے والے کے لیے آداب

(۱) ایک حدیث کو دو دفعہ پڑھے (۲) حدیث کی تشریح کے لیے فائدہ ضرور پڑھے (۳) اپنی طرف سے تشریح نہ کرے (۴) ساتھیوں کی طرف بھی دیکھتا رہے (۵) ہر حصہ میں سے پڑھے (٦) کتاب دونوں ہاتھوں سے پکڑے۔

سننے والوں کے آداب

(۱) تعلیم کرنے والے کی طرف یا کتاب کی طرف دیکھے۔ (۲) مؤدب ہو کر بیٹھے (۳) حضور ﷺ کے نام پر تصلیہ یعنی ﷺ، صحابہ کرام کے نام پر ترضی یعنی رضی اللہ عنہم اور علماء کرام صلحاء کرام کے نام پر ترحم یعنی رحمۃ اللہ علیہ پڑھے (۴) اگر باہر جانا ہو تو امیر صاحب سے اجازت لے کر جائے۔ (حلقہ کا امیر)

(۵) عمل کی نیت سے تعلیم سنے۔ (٦) باوضو بیٹھنے کی کوشش کرے۔

تعلیم کا مفہوم

تعلیم کا مفہوم فضائل کا توجہ اور شوق کے ساتھ سنتے رہنے کے ذریعے اپنی دین اور اس کے اعمال کے انہاک و اشتغال سے وہ ذوق و شوق پیدا کرنا ہے جو اس کے صحیح طریقہ پر سیکھنے کی طرف منتج و محرک ہو نہ حفظ مقصود ہو نہ اپنی فہم پر اعتماد صرف فضائل کی کثرت

مزاولت کے ذریعے ان اعمال کا پوری طرح شوق اپنے میں پیدا کر کے اپنے فارغ اوقات میں اہل علم سے اس کی سیکھنے اور استفادہ کرنے کی عادت پڑے۔

نوٹ: امیر مامور، مسجد والے کام، کام کرنے والوں کے ساتھ رہ کر سب جاننے، سیکھنے اور مشق کرنے کے ہیں۔

کتابیں

پستی کا واحد علاج، فضائل تبلیغ، فضائل نماز، فضائل ذکر، فضائل قرآن، فضائل صدقات، حکایات صحابہؓ (عرب حضرات کے لیے: جزء الاعمال، حیاۃ الصحابہ، ریاض الصالحین) رمضان کے مہینے میں فضائل رمضان اور حج کے زمانے میں فضائلِ حج کی تعلیم کا اہتمام مزید بڑھالیں۔

تعلیم کا مقصد

(۱) فضائل کو سن سن کر عمل کرنے کا شوق پیدا کرنے کے لیے تعلیم کا حلقہ لگایا جاتا ہے۔

(۲) وعدہ اور وعیدوں کا یقین ہو جائے۔

(۳) فضائل کی تعلیم ہو یا مسائل کی تعلیم ہو، پہلے سوچو کہ میں تعلیم کے لیے کیوں بیٹھا ہوں جو کہ اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے احکامات متوجہ ہیں، بہت سی قرآنی آیات ہمیں یہ کہتی ہیں کہ تعلیم کو سنو اور آپ ﷺ کے طریقے پر سنو۔ اور اللہ پاک فرماتے ہیں **فبشر عبادالذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ و اولئک ھم اولوا الالباب**

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر۔ اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔

فضیلت

(۱) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تعلیم کے اختتام پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم ایسی حالت میں اٹھو گے کہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کیا گیا۔

(۲) چہرہ نورانی ہو جاتا ہے۔
(۳) فرشتوں کی صفات منتقل ہوتی ہیں۔
(۴) اللہ اپنی بارگاہ میں فرشتوں کے سامنے فخر کے طور پر تعلیم والوں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔
(۵) ایک سنت زندہ کرنے پر سو شہیدوں کا اجر ملتا ہے۔

آداب

(۱) باوضو ہوں۔
(۲) پہلے دو رکعات صلوٰۃ توبہ پڑھ کر تعلیم میں بیٹھ جائیں۔
(۳) ساری مصروفیات سے فارغ ہو کر بیٹھے۔
(۴) دل کا پیالہ خالی کر کے بیٹھے۔
(۵) عمل کرنے کی نیت سے بیٹھے۔
(۶) عطر لگا کر بیٹھے۔
(۷) تعلیم کے دوران صرف سنیں، سوالات وغیرہ نہ کریں تاکہ مناظرہ یا مذاکرہ نہ بنے۔
(۸) کسی چیز کے ساتھ کھیلنا نہیں چاہیے۔
(۹) جنت و دوزخ کے تذکرے میں چہرے پر تبدیلی آجائے۔
(۱۰) تعلیم والے کے سامنے بیٹھے۔
(۱۱) دل میں تعلیم والے کے ساتھ محبت اس لیے ہو کہ یہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہمیں سنا رہے ہیں۔
(۱۲) مجمع کو ہوشیار رکھے۔
(۱۳) ہر حصے سے تعلیم کروائے۔
(۱۴) مجمع کے مطابق آواز کو رکھے۔ نہ بہت آہستہ نہ بہت بلند
(۱۵) کتاب آرام آرام سے پڑھی جائے تاکہ سب کو سمجھ آجائے۔
(۱۶) اگر عالم نہ ہو تو قرآن کی آیات حدیث نبوی کو عربی میں نہ پڑھے۔
(۱۷) جہاں تعلیم ہوتی ہے، اس جگہ اور جو سنا ہے۔ اس کی اور جس کتاب سے درس دیتا ہے، اس کا انتہائی ادب احترام ہمارے دل میں ہونا چاہیے۔

(۱۸) جس حدیث کو یا آیت قرآنی کو سنو اگر عمل میں موجود ہو تو دل سے شکر ادا کرو، اور اگر عمل میں نہ ہوں تو نیت کرو کہ اس پر عمل کروں گا۔ جتنی مرتبہ سنو گے ہر مرتبہ سننے کا اپنا ایک نور ہے۔

(۱۹) تعلیم کتاب سے ہو اپنی طرف سے تقریر نہ شروع کریں۔

(۲۰) تجوید کے وقت میں پڑھنے پڑھانے کا عمل نہ ہو بلکہ سیکھنے سکھانے کا عمل ہو۔

(۲۱) چھ نمبر بھی مستقل طور پر سنیں جائیں اور مکمل سنانا چاہے ایک ساتھی ہی کیوں نہ ہو

(۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دوہراتے تا کہ اس کو سمجھ لیا جائے اس لیے مناسب ہے کہ حدیث پاک کو تین مرتبہ پڑھا جائے یا سنا جائے دھیان محبت اور آداب کے ساتھ پڑھنے اور سننے کی مشق ہو۔

جز دوم

(۲۶) آداب تعلیم کا مذاکرہ

تعلیم کا مقصد

یہ ہے کہ دل میں دین کی سچی طلب پیدا ہو جائے اور دین کی باتوں سے دل میں تاثر پیدا ہونے لگے۔

علم دو طرح کا ہے ایک فضائل کا علم دوسرا مسائل کا۔ فضائل کا علم تعلیمی حلقوں مین بیٹھ کر سیکھا جائے۔ فضائل کے علم سے اعمال کی قیمت معلوم ہوگی اور اعمال کے کرنے کا شوق پیدا ہوگا جبکہ مسائل کا علم مفتی حضرات سے وقت لے کر سیکھا جائے اس کی بدولت اعمال میں کمی اور کوتاہی سے حفاظت ہوگی۔

تعلیم کی فضیلت

ایک دفعہ حضور پاک ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے دیکھا کہ دو حلقے لگے ہوئے ہیں، ایک ذکر کا اور دوسرا تعلیم کا۔ آپ نے فرمایا کہ دونوں حلقے خیر پر ہے اور خود تعلیم کے حلقے میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ ”میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

آداب

ذیل میں تعلیم کے چند ضروری آداب بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) باوضو ہوکر التحیات کی شکل میں دل ودماغ کی حضوری کے ساتھ بیٹھیں۔
(۲) جم کر مجاہدہ کے ساتھ بیٹھیں۔
(۳) عظمت اور محبت سے سنا اور سنایا جائے۔
(۴) سہارا نہ لگایا جائے اور باتیں نہ کی جائیں۔
(۵) اجتماعی تعلیم میں فضائل کی کتابوں سے تعلیم کی جائے۔
(٦) تعلیم کے دوران اپنے میں سے دو ساتھیوں کو تعلیمی گشت کے لیے بھیج دیا جائے۔

تنبیہ

تعلیم کے دوران تنبیہ کا رنگ اختیار نہ کیا جائے کہ اس سے توہین پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

بنیادی بات یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت ہمارے قلوب کے اندر بھری ہوئی ہو جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر حضور پاک ﷺ کی محبت بھری ہوئی تھی کہ اگر ہم آپ کی زیارت نہ کریں تو غالب گمان ہے کہ ہماری جان ہی نکل جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضور پاک ﷺ سے ہماری اتنی محبت تھی کہ حضور پاک ﷺ ہم کو اپنی جانوں سے ماؤں سے اور اولاد سے، ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ تو ہم تعلیم میں اس جذبہ سے بیٹھیں کہ جو جذبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا تو ہم بھی تعلیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والی محبت مانگ کر سنیں اور تعلیم کا ظاہر یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کے ارشادات کو سنتے ہی جسم کی ہر نقل وحرکت اوامر الٰہیہ پر آجائے جو سنیں فوراً جسم اس پر عمل کے لیے تیار ہو جائے۔ جیسے صحابہ کرامؓ کی شراب والی مثال کہ جیسے ہی حرمت کا حکم ملا تو فوراً اس پر عمل شروع کر دیا اور شراب کی ندیاں بہا دیں۔ اور عورتوں کو جیسے ہی پردے کا حکم ملا تو فوراً ہی عمل شروع کر دیا اللہ پاک کا پسندیدہ رنگ حضور ﷺ کی زندگی اور اسوہ حسنہ ہے

جس کو یہ کیفیت حاصل ہے اس کو تعلیم کا نور ملے گا۔ (تعلیم کا باطن) علم الٰہی ایک نور ہے جب انسان دل ودماغ اور روح کو ہر طرف سے کاٹ کر اللہ اور رسول ﷺ کے ارشادات کو سنتا ہے تو دل اور روح کی ظلمتیں دور ہو جاتی ہیں۔ بشارتوں کو سنتے ہی دل میں بشاشت اور وعیدات کو سنتے ہی دل میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ دل مزکی ہو جاتا ہے جو اس کیفیت کو حاصل کرے گا تو اس کو اب اس کا نور نصیب ہوگا۔ بار بار کے سننے سے اس نور میں اضافہ ہوگا اور ظلمتیں ڈھلتی چلی جاتی ہیں۔ معصیت کے جذبات ختم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک حدیث کو کم از کم دو دفعہ پڑھنا۔ فضائل صدقات فضائل اعمال، فضائل رمضان، فضائل حج کو بھی پڑھنا اور فضائل صدقات کے آخر میں سے پڑھنا اور اس کے بعد تجوید کرنا کہ قرآن ٹھیک ہو جائے اور نماز کی تجوید اور آخری دس سورتوں کی تجوید پوری تشکیل میں تسلسل کے ساتھ ہو۔ نماز پر زیادہ توجہ ہو اور اپنے ساتھی زیادہ مقدم ہیں اور تعلیمی گشت بھی مختصر کر کے کریں۔ لوگوں کو مسجد میں لا کر ان کا ذہن بنانا کہ ہم سب اس کام کو کیسے کرنے والے بن جائیں۔ اور مقصد زندگی بنائیں پھر چھ نمبر کا مذاکرہ کرنا یہ بھی تعلیم میں داخل ہے۔ دو دو ساتھی جا کر ایک ایک ساتھی کو لے کر آئیں اور ہر عمل کو چھ صفات کے ساتھ کرنا۔ کلمہ والا یقین، حضور پاک ﷺ والا طریقہ، اللہ کی رضا کا جذبہ، نفس کا مجاہدہ۔ اللہ کا دھیان اور توجہ۔ استحضار قلب کے ساتھ۔ فضائل کا استحضار اور اس کا تاثر دل میں ہو کہ اس کی وجہ سے ہم کو کیا ملے گا اور ان تمام آداب کی پابندی کریں اور وقت کی پابندی کریں گے تو ہم کو نور نصیب ہوگا اور حضور پاک ﷺ والے جذبے کے ساتھ ہو کر مخلوق خدا کی محبت اور ہمدردی ہمارے دلوں میں ہو، اور دعا مانگ کر بیٹھ جائیں اور دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء کریں اور اس کے بعد حضور پاک ﷺ پر درود شریف بھیجے اس کے بعد پورے دھیان خلوص اور تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں اور پورے اہتمام کے ساتھ دعا مانگیں۔ تعلیم کا حلقہ ختم ہو جائے تو دو چیزوں کا اہتمام کریں۔ کہ اس عمل کی وجہ سے پہلے اللہ کے تقرب اور تعلق میں ترقی ہوئی یا نہیں۔ ہر عمل کے بعد اپنے عمل کے نقائص تلاش کریں کہ آداب کی رعایت نہ رکھ سکے۔ دھیان اور مجاہدہ میں کمی رہی کیونکہ یہ بھی شیطان کا ایک

دھوکہ ہوتا ہے عجب کی وجہ سے شیطان بیماریاں پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے آدمی اللہ کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔ اور مقامی جماعتوں کی یہ ہدایت ذریعہ بنے گا۔ دعوت، تعلیم، ذکر وعبادت حسن اخلاق اور دعاؤں کا مانگنا جتنا ہوگا اتنا ہی درد وغم نصیب ہوگا، دین کے سارے تقاضے پورے کرنے کے لیے حضور پاک ﷺ والا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ اس کے لیے مال، ملک شرط نہیں ہے۔ نبی پاک ﷺ کی قلبی اور روحانی فکر جس جماعت کو روانہ کرتے تھے اس کے ساتھ ہوتی تھی جب روانہ کرتے تو رونا دھونا، حضور پاک ﷺ کا بڑھ جاتا تھا۔ وہ بے چینی مطلوبہ نتیجہ پر جماعت کو پہنچاتی تھی۔ غموں کی قوت کو بڑھانا پڑے گا کہ اپنے ساتھیوں کے اندر کیسے حضور پاک ﷺ والا درد وغم پیدا ہو جائے، جس بستی میں جارہے ہیں ان کے اندر درد وغم پیدا ہو جائے۔ تقاضوں کو سوچنے سے اللہ وجود نصیب فرمائیں گے، بستی میں ایک ایسا مجموعہ بنانا ہے کہ وہ اس کام کو اوڑھنا بچھونا بنا لے۔ ہر گھر سے اللہ کے راستے میں نقد آدمی نکلیں ۲۴ گھنٹے مسجد اعمال سے آباد ہو جائے، ہر گھر مسجد کی شاخ بن جائے۔ یہ تقاضے کیسے پورے ہوں گے اس کے لیے یہ اسباب ہیں۔

دعوت، تعلیم، ذکر وعبادت، حسن اخلاق، پہلی بات عزم ہے ساری امت کو اطاعت، معرفت اور یقین کے اعتبار سے اللہ سے جوڑنا یہ عزم ہے، فجر میں بیان ہو اور تشکیل ہو۔ مقامی حضرات سے مل کر مشورہ کریں تو فکر ایک ہوگی، اپنی جماعت کو مقامیوں کے حوالے نہ کریں۔ ہجرت والی جماعت افضل ہے۔ ساری بستی میں گشت کریں اور نقد وصول کریں۔ مسجد میں ان کو لائیں اور ان کو کہیں کہ کیسے بستی میں درد وغم پیدا ہو اور مجموعہ ہو اور لوگ نقد اللہ کے راستے میں نکلیں۔ عصر تک دعوت، تعلیم، ذکر نماز کا اور حسن اخلاق کا حلقہ لگا رہے مغرب کے بعد بیان اور تشکیل ہو۔ پھر رات کی ترتیب بنالیں۔ جو سارا دن ہمارے ساتھ رہے ان کو اس ترتیب میں شریک کریں اور اس طرح مساجد میں تمام اعمال کو جاری کروانا اور ہر عمل کا مقصد اللہ کی رضا اور اس کا حصول قرب ہے اب تعلیم کی اس ترتیب پر مشق کریں اور دو رکعت بھی پڑھیں۔

(۲۷) مشورہ کے آداب کا مذاکرہ

مشورہ لینا سنت رسول ﷺ ہے۔ قرآن مجید میں بھی مشورہ لینے کا حکم موجود ہے۔ مشورہ لینے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ مسئلہ کے تمام آدمی اپنی عقل اور تجربہ کی بنیاد پر اپنی اپنی رائے پیش کرتے ہیں تو پھر ایک مستحکم فیصلہ وجود میں آتا ہے اور اللہ کی مدد بھی اس فیصلے میں شامل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہو تو اہل عقل کی رائے کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور دینی مسئلے کے بارے میں مفتی حضرات سے رجوع کرنا چاہیے۔ مشورہ اور امداد لینے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ عقلاء سے پوچھ کر کوئی کام کر لینا آئندہ کی ندامت اور نقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ کسی دانا کا قول ہے کہ ہر چیز محتاج عقل ہے اور عقل تجربوں کی محتاج ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ زمانے کے تجربے پوشیدہ چیزوں کے پردے الٹا دیتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر آدمی اپنے با اعتماد اور صاحب رائے لوگوں سے مشورہ لے کر چلے۔

مشورہ کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) عاقل کامل سے مشورہ کرو۔ صواب کو پہنچو گے۔

(۲) مشورہ لینے کے بعد عاقل کی نافرمانی نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔ (یعنی درستگی کو)

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ عورتوں کے (مشورے کے) خلاف کرو۔ ان کے خلاف میں برکت ہے۔ لہٰذا عورتوں کے مشورے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۴) عورتوں کے پاس زیادہ بیٹھنے والے شخص سے بھی مشورہ مت کرو۔

(۵) دین دار، متقی اور پرہیزگار سے مشورہ کرو۔

(۶) ایسے شخص سے مشورہ کرو جو تمہارا خیر خواہ ہو اور ہمدرد ہو اور اس کا دل حسد اور کینہ اور بغض و عداوت سے پاک ہو۔ کیونکہ ہمدردی اور محبت صحیح مشورہ کا باعث بن سکتی ہے۔ حاسد اور کینہ پرور کا مشورہ زہر قاتل ہے۔

(۷) مشورہ دینے والا کسی فکر اور پریشانی میں مبتلا نہ ہو اس لیے کہ جو شخص خود غم اور پریشانی کا شکار ہو اس کا دل و دماغ صحیح نہیں ہوگا۔

(۸) جس کا مشورہ لیا جا رہا ہے اس سے مشیر کی کوئی نفسانی خواہش اور غرض مضر متعلق نہ ہو کیونکہ خود غرض کا کوئی مشورہ قابل اعتبار نہیں۔

(۹) بادشاہ یا امیر اپنے معموروں سے ضرور مشورہ لے تاکہ خدا کی مدد شامل حال ہو جائے۔

(۱۰) مشورہ دینے والا ڈرتے ہوئے مشورہ دے ایسا نہ ہو کہ کہیں نفس کی شرارت اس میں شامل ہو۔ اگر امیر اس مشورہ کو قبول کرے تو نہ خوش نہ ہو اور نہ فخر محسوس کرے بلکہ خیر کی دعا کرے۔ اگر رد کر دے تو رنجیدہ نہ ہو بلکہ شکر کرے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے مشورے میں نقصان ہو جاتا۔

(۱۱) جب بات طے ہو جائے یا امیر فیصلہ کر دے تو اس پر قائم ہو جائیں اور خدا پر بھروسہ کر کے عمل کر دیں۔ اس پر خدا کی مدد ہو گی۔

(۱۲) اگر مشورہ کرتے وقت یہ دعا بھی پڑھ لیں تو بہتر ہو گا۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنَا مَرَاشِدَ اُمُوْرِنا وَعِذْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

اس کے پڑھنے سے نفسِ امارہ کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

درپیش مسئلے کے اندر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لینا اس کا نام مشورہ ہے۔ ہمارا مشورہ آپ ﷺ کی ترتیب پر آ جائے۔ وحی کے باوجود مشورہ کو قائم کیا گیا اللہ نے مشورہ کی سنت کو قیامت تک کے لیے قائم کیا ہے جس سے امت کو رہنمائی ملتی رہے گی۔ جب تک ہمارا مشورہ نبی اکرم ﷺ والے طریقے سے نہیں ہو گا تو ہدایت نہیں پھیلے گی۔ مشورہ صحیح یقین کے ساتھ ہو۔ اگر اللہ کے بھروسہ سے نہیں ہو گا تو مشورہ وجود میں نہیں آئے گا ہمارا مشورہ مضبوط کیوں نہیں ہے کیونکہ صحیح یقین یعنی اللہ پر بھروسہ نہیں۔ ساری امت کو اپنا سمجھنا اور ساری امت کو اپنے ذمہ لینا اور اللہ تعالیٰ کی مدد بقدر ذمہ داری کے آتی ہے۔ پوری امت کے اندر دین زندہ ہو جائے ہمارے مشورہ کی بنیاد ہے۔ جماعت والے پوری امت کی فکر کرتے ہوئے محلہ میں محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو فرمایا کہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ مشورے سے سارے ساتھیوں کی استعداد اور فکر میں اضافہ ہو گا پتہ نہیں کس کی رائے میں خیر ہے۔ مشورہ کی برکت سے اپنے اندر کی خفیہ بات کھل کر سامنے آتی ہے۔ اپنے ساتھیوں کی کوتاہیوں کو معاف کرنا جو کام کرے گا وہ

غلطیاں بھی کرے گا چھوٹی بھی اور بڑی بھی کرے گا ان کو برداشت کرنا ہے اوران کے بارے میں استغفار کرتے رہنا کہ غلطیاں ہو گئی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرما دے۔ برداشت کرنے کی برکت سے اللہ ان ساتھیوں کو ہمارا معاون بنائے گا۔ایک دوسرے سے محبت کی وجہ سے امت کی نفرتیں دور ہوں گی۔جی چاہی کی رائے دینے والے پر رب چاہی نہیں کھلتی۔جی چاہی کی رائے دینے سے ہدایت نہیں آئے گی بلکہ ظلمت اترے گی۔ ہر تقاضے کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنا اور سب کچھ لگانے کی نیت سے مشورہ میں بیٹھنا۔تعلقات سے بالاتر ہو کر مشورہ دینا۔اللہ کی رضا کے لیے مشورہ دیا تو اللہ کی مدد آئے گی۔غفلت کے ساتھ مشورہ میں نہ بیٹھے اور بوجھ سمجھ کر بھی مشورہ میں نہیں بیٹھنا۔دائمی تقاضوں کو وقتی تقاضوں کی خاطر سوچنا بند نہیں کرنا چاہیے۔امیر پر اپنی رائے مسلط نہ کریں امیر کی منشاء کے مطابق چلنا اور مان کر چلنا۔امیر سے محبت ہو دل سے ان کے لیے دعائیں کریں اور عقیدت ہو۔بڑوں کی ترتیب کے مطابق کام کرنا ہے۔آج ترتیب کو کام سمجھا جاتا ہے۔ ترتیب کام پر آنے کا ذریعہ ہے لیکن مقصد نہیں ہے۔امت کے اندر استعداد پیدا کرنا کہ کس طرح حضور ﷺ کے درد وغم زندہ ہوں۔مشورہ سے آپس کی رنجشیں دور ہوتی ہیں۔آنکھوں آنکھوں میں مشورہ نہیں کرنا۔مشورہ زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہے،جماعت کی فکر کرنا۔بستی والوں کا پیشہ بدلنا۔(۱) اللہ کے راستے میں نکلے۔(۲) ایک مجموعہ ایسا تیار کرنا جو کام کو اوڑھنا بچھونا بنائے۔(۳) مسجد ۲۴ گھنٹے آباد ہو جائے۔(۴) ہر گھر مسجد کی شاخ بن جائے۔

جز ثانی

(۲۸) مشورہ کے آداب

مشورہ کا مقصد

جس کام کے لیے مشورہ ہوتا ہے وہی اس کا مقصد ہوتا ہے۔چونکہ ہمارا مشورہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کی سربلندی کے لیے ہے کہ خدا کا پاک دین ہم میں اور پوری دنیا میں پورے کا پورا کیسے آجائے بس یہی ہمارے مشورے کا مقصد ہے۔

اس مقصد کے لیے مشورہ ہوتا ہے کہ مسجد میں کام کس طرح کیا جائے اور کس کس

ساتھی سے کیا کیا کام لیا جائے۔

ساتھیوں میں فکر کا پیدا کرنا اور بستی میں اعمال کی اچھی ترتیب اختیار کرنا ہے تا کہ بستی والے اللہ پاک کے راستے میں چار ماہ اور زیادہ اوقات کے لیے نقد نکل سکیں اور جماعت کے ساتھیوں، بستی والوں اور پورے عالم میں دین زندہ ہو سکے۔

(۱) جس کام کے لیے مشورہ کیا جائے وہی اس کا مقصد ہوتا ہے۔

(۲) سب سب کی رائے سامنے آ جاتی ہے۔تو امیر صاحب کے لیے فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

مشورہ میں بیٹھنے سے پہلے سوچو کہ مشورہ میں ہم کیوں بیٹھے ہیں اور کیوں کرتے ہیں۔ پورے عالم میں دین اور دین کی محنت کا کیا حال ہے، رائیونڈ اور مقامی مرکز میں جو تقاضے چل رہے ہیں وہ تمام ہماری مسجد کی جماعت سے کیسے پورے ہو جائیں؟ اگر پورے ہو گئے تو کیا فائدہ ہوگا اور اگر پورے نہ ہوئے تو کیا نقصان ہوگا؟

مشورہ کی فضیلت

(۱) مشوہ سنت نبوی ﷺ ہے۔(۲) اس سے دل جوڑتے ہیں۔(۳) امیر کے لیے فیصلہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔(۴) جو کام مشورہ سے ہوتا ہے اس میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

آداب

(۱) مشورہ کو امانت سمجھ کر دیا جائے۔

(۲) خواہش نفس کو مد نظر رکھنے کے بجائے دین کے تقاضوں کے پیش نظر رکھ کر مشورہ دیا جائے۔

(۳) اللہ کا حکم سمجھ کر اور اتباع سنت کی نیت کر کے مشورہ کیا جائے۔

(۴) خوب سوچ سمجھ کر اور ذہن پر زور ڈال کر رائے قائم کی جائے پھر مشورہ دیا جائے اور مسنون دعاؤں کا بھی اہتمام کیا جائے۔

(۵) اپنی بات منوانے کے بجائے امیر کے فیصلے کو ماننے کے جذبے کے ساتھ

مشورہ کیا جائے اور امیر کے فیصلے کے مطابق عمل کیا جائے چاہے وہ طبعیت کے کتنا ہی خلاف ہو۔

(٦) کسی کی بات کو کاٹا نہ جائے نہ مخالفت کی جائے بلکہ تمام ساتھیوں کو اور ان کی رائے کو بہتر سمجھ کر اور اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو حقیر سمجھ کر مشورہ دیا جائے۔

(٧) کسی کا مشورہ مان لیا جائے اور امیر کا فیصلہ اس کی موافقت میں ہو تو عجب کا شکار نہ ہو اور دل میں خوش نہ ہو بلکہ فکر مند ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے خیر مانگے۔ ایسے ہی کسی کا مشورہ نہ مانا جائے اور امیر کا فیصلہ اس کی موافقت میں نہ ہو تو ناراضگی اور دل میں تنگی محسوس نہ کرے۔

(٨) امیر جماعت کی مرضی ہے کہ دائیں طرف سے مشورہ لے یا حسب موقع بائیں طرف سے مشورہ لے۔ یا کسی سے مشورہ نہ لے۔ کسی سے مشورہ لیا تو وہ یہ نہ سمجھے کہ میں سمجھ دار اور اچھا آدمی ہوں اور اگر کسی سے نہ لیا تو وہ یہ نہ سمجھے کہ میں تو امیر صاحب کو کمزور نظر آیا۔

(٩) مشورہ سے پہلے مشورہ نہ دے اور مشورہ کے بعد تبصرہ (تنقید) نہ کرے۔

(١٠) درمیان میں کوئی بات یاد آئی تو دعا کرے کہ دوسری ساتھی کے دل میں آئے اگر دل میں نہ آئے تو بعد میں امیر صاحب کی اجازت سے پیش کرے۔

(١١) امیر اپنے آپ کو مشورہ کا محتاج سمجھے اگر چہ اس کو ہر ایک ساتھی سے رائے لینا بھی ضروری نہیں ہوتا دلجوئی سب کی ضروری ہے۔ اور بات اس طرح رکھے کہ کسی کی رائے کا استخفاف نہ ہو۔

(١٢) امیر کی رائے اور اس کی بات کو شوق اور خلوص دل سے مانیں اسی میں تربیت ہے اور جو امیر وں کو طعنے دے اس کے لیے سخت وعیدیں ہیں۔

فضیلت

(١٣) اللہ کا حکم ہے کہ آپس میں مشورہ کرو۔

(١٤) یہ دل کی امانت ہے جو دل میں آجائے اس کو پیش کرے۔

(١٥) ہر ساتھی کی بات کو پوری توجہ سے سنا جائے۔

(۱۶) تنقید دوسرے کے مشورہ پر اعتراض نہ ہو، تنقیص، دوسرے کے مشورہ میں نقص نہ نکالے تردید دوسرے کے مشورہ کو رد نہ کریں اور تقابل دوسرے کے مشورہ کے مقابلہ میں مشورہ نہ دینے سے بچا جائے۔

(۱۷) مشورہ ماننے کی نیت سے دیا جائے منوانے کی نیت سے نہ دیا جائے۔

(۱۸) جس کے مشورے پر عمل ہو جائے وہ ڈرتا رہے اور جس کے مشورہ پر عمل نہ ہو جائے وہ پریشان نہ ہو۔

(۱۹) مشورہ ہر حال میں لیا جاسکتا ہے چاہے وہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا بعض سے لے یا نہ لے۔

(۲۰) مشورہ میں جمہوریت نہیں ہے۔

(۲۱) دین کے تقاضے کو سامنے رکھ کر مشورہ دیا جائے۔

(۲۲) اگر کوئی خرابی ظاہر ہوگئی تو اس کو اپنی طرف منسوب کریں۔

(۲۳) جو کام مشورہ سے طے ہو جائے اب اس پر سب ساتھی متفق ہوں ورنہ پھر اللہ کی طرف سے مدد نہیں آئے گی۔

(۲۴) مشورہ دیتے وقت خوب سوچ کر مشورہ دیا جائے یہ نہ کہے کہ جس طرح اس ساتھی نے کہا میرا بھی یہ مشورہ ہے بلکہ اپنی رائے کو پیش کریں۔

(۲۵) نہ تو مشورہ سے پہلے مشورہ ہو اور نہ پھر بعد میں تبصرہ ہو۔

(۲۶) کسی مصلحت کی بنا پر ذمہ دار کو حق حاصل ہے کہ مشورہ کے بعد دوسرا مشورہ لے لے۔

(۲۷) مشورہ میں گاؤں والے ساتھیوں کو بھی شریک کریں۔

(۲۸) مشورہ کی فضیلت میں اللہ پاک کا ارشاد ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف فرمائی ہے کہ ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) کا ہر کام آپس میں مشورہ سے طے ہوتا ہے۔ (سورۃ شوریٰ)

(۲۹) اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے کہ ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے ساتھ اہم کاموں میں مشورہ کیا کرو۔ (سورہ ال عمران)

(۳۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ استخارہ کرنے والا نقصان نہیں اٹھاتا اور مشورہ کرنے والا پشیمان نہیں ہوتا۔

(۳۱) مشورہ کی وجہ سے آئی ہوئی مصیبت ٹل جاتی ہے۔ مثلاً غزوہ بدر کے قیدیوں کا واقعہ

ایک حدیث میں ہے کہ جب تمہاری سربراہ عورت اور تمہارے امور بغیر مشورہ کے ہوتے ہوں تو پھر تمہارے لیے زمین کے اندر رہنا باہر کی بہ نسبت بہتر ہے اور جب تمہارے سربراہ مرد ہوں تو تمہارے امور مشورہ سے طے ہوں تو زمین کے اوپر رہنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ جو کام مشورہ سے ہو اس میں ندامت نہیں ہوتی۔ مشورہ وحی کا نعم البدل ہے۔

جماعت کے ذمہ دار کے ذمہ ہے کہ خود یا کسی ساتھی سے مشورہ سے قبل مشورہ کا مقصد فضائل اور آداب بیان کرائے۔ ساتھیوں کو فکر مند کردے اور ان کے سامنے کام کی اہمیت بیان کرے۔ پھر ہر ایک کی رائے لے۔ ساتھیوں کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایک اپنی رائے کا اظہار کرے اور اپنے ساتھی کی رائے پر اکتفا نہ کرے۔ ہر ایک ساتھی کو دین کا اور بستی میں کام کی ترتیب کی فکر ہو۔ اپنے رائے کو غم اور فکر ہو۔ اپنی رائے کو غم اور فکر کے ساتھ پیش کرے اور نفس کو خوش نہ کرے۔ مثلاً کھانے پینے یا آرام کرنے کا مشورہ نہ دے۔ جس کی رائے پر عمل ہو جائے وہ خوش نہ ہو اور جس کی رائے پر عمل نہ ہو وہ غمگین نہ ہو اور جب امیر صاحب فیصلہ کریں تو ہر کام میں خرابی ظاہر ہوگئی تو اسے امیر صاحب یا کسی ساتھی کی طرف نہ لوٹائے بلکہ یہ خرابی اپنی طرف سے اور دین کی فکر کی کمی اور صحیح تدبیر نہ کرنے کی وجہ سے خیال کرے۔ سب ساتھیوں سے رائے لی جائے دائیں طرف سے مشورہ شروع کرے۔ عالمی تقاضوں کو سامنے رکھ کر مشورہ دے۔ انفرادی تقاضے سامنے نہ رکھے خوب سوچ سمجھ کر مشورہ دے۔ مشورہ امانت ہے جس چیز کا مشورہ کیا جائے اسی چیز کا مشورہ دے۔ کسی ساتھی کی تردید تنقیص، تنقید، تقابل نہ کرے۔ ذمہ دار کو کسی عذر کی بنا بغیر مشورے کے بھی فیصلہ کا حق حاصل ہے۔ جو مشورہ طے ہو اس پر جم جائے۔ خود ہر تقاضے کے لیے تیار رہے امور کے لیے ساتھیوں کے نام رکھے۔ اگر جماعت کا ذمہ دار جماعت کے مشورہ کے خلاف فیصلہ کردے تو سب کو اس کی اطاعت کرنی چاہیے پھر اگر کوئی چیز خلاف مزاج پیش آ جائے تو کسی کو ملامت نہ کی جائے بلکہ اپنی کم فکری کی طرف نظر جائے۔

(۲۹) نقد وصولی کرنے کا مذاکرہ

(۱) دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھے اور پھر ساتھی کی طرف جائے۔ (۲) اس کے

پاس جا کر دوبارہ از سرِ نو دعوت دے۔ (۳) اس کے عذر کا معقول حل بتائے۔ (۴) کوشش کرے کہ اس کو مسجد میں لا کر دعوت دے۔ (۵) اس کے ساز و سامان سے متاثر نہ ہو۔ (۶) بالکل ہی اس کے پیچھے نہ پڑ جائے۔ (۷) پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے تا کہ اس کا دل نرم ہو جائے۔ (۸) اس کا بستر وغیرہ خود اٹھائے۔ (۹) فضائل سنائے۔ (۱۰) اگر وہ کہے کچھ دیر بعد آؤں گا تو اسی وقت اس کا بستر تو لے ہی ہے۔ (۱۱) اس سے کوئی چیز کھانے پینے کی نہ مانگے۔

(۳۰) نقد نام لکھوانے والوں کی وصولی کا مذاکرہ

جو دوست نقد نام لکھوائیں ہم بار باران سے ملاقات کریں اور پیار و محبت سے فضائل سنا کر ترغیب دیں۔ سب جماعت والوں کی ایک فکر ہونی چاہیے۔ اگر جماعت والے فکر مند ہوں گے اور سب کی فکر ایک ہوگی تو وصولی بہت آسان ہوگی ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ ان کا اکرام کریں۔ سورۃ یٰسین پڑھی جائے۔ ہم نقد نام لکھونے والوں کے کام میں معاونت کریں۔ مثلاً اگر کوئی ملازم ہے تو اس کی چھٹی میں تعاون کریں اگر ضرورت محسوس کریں تو جماعت والے روزہ رکھیں انشاء اللہ اس ترتیب سے لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکل جائیں گے۔ خصوصی گشتوں میں ان ساتھیوں سے ملاقات کریں گے جو علم کے لحاظ سے یا مال جائیداد کے لحاظ سے بڑے ہیں یا پرانے تبلیغ کا کام کرنے والے ہیں۔

(۳۱) وصولی کرنے کا مذاکرہ

مقصد

جس نے نام ساتھی لکھوایا ہے وہ گھر میں رہ نہ جائے بلکہ وصول کر کے اللہ کے راستے میں نکالا جائے۔

فضیلت

(۱) ایک ایک قدم پر اللہ کے راستے میں سات سو گناہ معاف سات سو درجے بلند اور سات سو نیکیاں ملیں گی۔

(۲) ایک ایک بول پر ایک سال مقبول (عبادت) کا ثواب ملے گا۔

آداب

(۱) وصولی کے لیے ان ساتھیوں کو منتخب کریں جن کا پہلے سے ان کے ساتھ تعلق ہو۔

(۲) ان کے والد سے یا بڑے بھائی سے بات کریں اور ان کو تیار کریں۔اب اگر ان کے والدین میں سے کوئی بھی تیار نہ ہو تو جس نے ارادہ کیا ہے اس کو تو ضرور جماعت والوں کے ساتھ بھیج دیں گے۔

(۳) جب وصولی کے لیے جائیں تو ہم اس کو بغیر ترغیب کے یہ نہ کہیں کہ آپ اللہ کے راستے میں نکلو بلکہ ہم اس کو از سر نو ترغیب دے کر اس سے مطالبہ کریں۔

(۴) جماعت کے تمام ساتھی نقد جماعت کے لیے فکرمند ہوں۔ایک من ترغیب کے بعد ایک چھٹانک تشکیل کریں۔

(۵) یہ طے کریں کہ جماعت نہیں نکلیگی تو جماعت کے سب ساتھی کھانا نہیں کھائیں گے۔

(۶) تہجد میں سب ساتھی اٹھ کر جن کے نقد نام آئے ہیں آپس میں ان کو تقسیم کر کے اللہ تعالیٰ سے قبول کروائے جائیں۔

(۷) جس ساتھی نے نقد نام لکھوایا ہے اس کے گھریلو حالات کے بارے میں مقامی ساتھیوں سے پوچھیں کہ کوئی چیز مانع تو نہیں ہے پھر ہم اس میں اس کی معاونت کریں۔

(۸) جو ساتھی اللہ کے راستے میں نکل جائے اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو نکلا۔

(۳۲) نماز کا مذاکرہ

حضرت مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بھینس کی حقیقت ہے اور ایک بھینس کی تصویر ہے۔ جو بھینس گھر میں لے آئے گا وہ گھر بیٹھے بیٹھے دودھ حاصل کر لے گا اور جو بھینس کی تصویر گھر میں لائے گا تو وہ دودھ لینے کے لیے باہر جائے گا اس طرح ایک نماز کی حقیقت ہے اور ایک نماز کی صورت ہے۔تو جب ہماری نماز حقیقی نماز بن جائے گی اور خشوع وخضوع کی کیفیت نصیب ہوگی تو وہ نماز بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا ذریعہ بنے گی۔ اور خشوع وخضوع حاصل کرنے کے چار ذرائع ہیں۔ آنکھ،

زبان، کان، دل ودماغ آدمی اپنی آنکھ کا نماز میں صحیح استعمال کرے۔ یعنی قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر ہو اور رکوع کی حالت میں نظر قدموں پر اور قعدہ کی حالت میں نظر گود میں ہو اسجدہ کی حالت میں نظر اپنی ناک پر رکھے۔ اگر ہم نماز میں اپنی نظر کی حفاظت کریں گے تو باہر کی زندگی میں بھی اللہ پاک ہماری نظروں کی حفاظت فرمائیں گے اور اس سے نماز میں خشوع وخضوع نصیب ہوگا۔ زبان کا استعمال یہ ہے کہ ہم جس رکن کو ادا کر رہے ہیں اس رکن کا عمل اسی رکن میں مکمل کریں یعنی ہمارے جسم اور عمل کا استعمال درست ہو یعنی جو ہم زبان سے پڑھ رہے ہیں جسم کی حرکت اس کے مطابق ہو۔ زبان کا تکلم اور جسم کی حرکت میں تقدیم اور تاخیر نہ ہو بلکہ دونوں ساتھ ساتھ ہوں۔ علمائے کرام سے معلوم کر کے اس کی مشق کرنا۔ کانوں کا استعمال یہ ہے کہ یا تو ہم امام کی قرات سن رہے ہوں دھیان سے اور توجہ سے اور اگر خود پڑھ رہے ہوں تو پھر اپنی قرات کو توجہ اور دھیان کے ساتھ سننا اس سے خشوع وخضوع نصیب ہوتا ہے۔

دل ودماغ کا استعمال جیسا کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب آدمی اچھی طرح وضو کرے اور اس حال میں نماز پڑھے کہ جو پڑھے وہ اس کو معلوم بھی ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے یعنی دل اور دماغ کا دھیان اور توجہ قرات اور اس کے معنی کی طرف ہو تو ایسی نماز سے فارغ ہوتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور ایسے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے کہ جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہو۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنے سے قبل نماز کا تھوڑی دیر بیٹھ کر نماز کا مراقبہ کریں تو ہم کو بھی نماز میں خشوع وخضوع نصیب ہو گا۔ حضرت مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نماز کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں (۲) دوسری حالت یہ ہے کہ اللہ رب العزت ہم کو دیکھ رہے ہیں اور ہماری سن رہے ہیں۔ تیسری کوئی اور حالت نماز کی نہیں ہے۔ اس لیے ہم اللہ کی دھیان کے ساتھ اور توجہ والی نماز پڑھیں۔ اللہ رب العزت اس عمل کو قبول فرماتے ہیں کہ جس میں بدن کے ساتھ ساتھ دل ودماغ بھی متوجہ ہو۔ جو بندہ نماز کے اندر ہر ہر رکن کے اندر یہ دھیان اپنی دل میں پیدا کرے گا کہ اللہ پاک دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں اور متوجہ ہیں تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پوری نماز میں توجہ اور دھیان نصیب فرمائیں گے اور اللہ

پاک نماز کو قبول فرمائیں گے۔ تو ہم نے اس کی مشق کرنی ہے۔ نماز کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جائیں تو حکم کے تاثر سے جائین ہر رکن کے اندر عمل اور حکم کا تاثر لے کر جائیں۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ جو عمل امر کی وجہ سے کریں گے وہ عمل روح بن جائے گا اور جو عادت کی وجہ سے کریں گے تو وہ مادہ بن جائے گا اور جسم میں اصل روح ہے نہ کہ مادہ تو ہم اس کا دھیان رکھیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے بڑے فرماتے ہیں کہ تکبیر اولیٰ کہے تو ایسی قوت یعنی عظمت اور بڑائی اور استحضار کے ساتھ کہ سلام پھیرنے تک تکبیر اولیٰ کا تاثر قائم رہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب بندہ نماز کی حالت میں داخل ہوتا ہے تو فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اگر تجھے پتہ چل جائے کہ تو کس ذات کے سامنے کھڑا ہو رہا ہے تو کبھی سلام ہی نہ پھیرے اور نماز ہی نہ توڑے۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دیکھو بھائی عبدالوہاب عالمانہ نماز پڑھا کرو۔ حاجی صاحب نے پوچھا کہ عالمانہ نماز کا کیا مطلب ہے تو مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو نماز کے اندر جس رکن کو ادا کر رہا ہے تجھے ہر رکن کا علم ہو یعنی فرض، واجب، سنن، مستحبات ان تمام اعمال کا علم اور دھیان ہو اور پھر مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس نماز پر وہ انعام عطا فرمائیں گے جس کا شمار نہیں۔ اللہ کی رضا کے جذبے کے ساتھ اور اللہ کے حکم کے تاثر اور فضائل کے استحضار کے ساتھ نماز کو ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ باطنی کیفیات عطا فرمائیں گے۔ نماز اتنی اہم ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ کو کوئی سخت امر پیش آتا تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے کہ سجدہ میں آدمی اپنا سر اللہ کے قدموں میں رکھتا ہے، بولنا، سننا، دیکھنا سوچنا ہمارا عمل نہ ہو۔ نمازی اور اللہ کے درمیان پردے ہٹا دیے جاتے ہیں ان باتوں کا دھیان جمائیں اور چھ صفات کا استحضار کروائیں۔ تکبیر اولیٰ سے لے کر نماز کے آخر تک خشوع وخضوع پر توجہ دیں تکبیر اولیٰ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔

(۳۳) نماز کی فضیلت کا مذاکرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے درمیان نوبت بنوبت فرشتے آتے رہتے ہیں رات میں اور دن میں بھی اور یہ سب

فرشتے جمع ہوتے ہیں صبح اور عصر کی نماز میں پھر وہ فرشتے جو تمہارے درمیان رات کے وقت رہے ہیں آسمانوں پر چڑھ جاتے ہیں تو پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ بندوں کے احوال خوب جاننے والا ہے کہ (اے فرشتو) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ یہ فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! ہم نے ان کو چھوڑا ہے اس حالت میں کہ وہ نماز میں مشغول تھے اور جب ہم گئے تو بھی ہم نے ان کو پایا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔

(۳۴) نماز کے اوقات کا مذاکرہ

(۱) فجر

صبح کی نماز کو فجر کی نماز کہتے ہیں یہ نماز طلوع آفتاب سے پہلے ادا کی جاتی ہے فجر کی نماز کے وقت کا آغاز صبح صادق کے ظاہر ہونے پر ہوتا ہے اسی کو فجر ثانی بھی کہتے ہیں صبح صادق وہ سفیدی ہے جو سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہے فجر کی نماز کا وقت اس وقت تک ہے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو۔

(۲) ظہر

جو نماز دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے اسے ظہر کہتے ہیں ظہر کا اول وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے جبکہ سایہ ایک مثل ہو یعنی اگر کسی چھڑی یا لکڑی کو کھڑا کیا جائے تو اس کا سایہ اس چھڑی کی لمبائی کے برابر ہو وہ ایک مثل کہلائے گا۔ ظہر کا آخری وقت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل یعنی دوگنا ہو جائے۔

(۳) عصر

تیسری نماز کو عصر کہتے ہیں یہ نماز سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹہ پہلے پڑھی جاتی ہے تمام فقہاء کے نزدیک عصر کا اول وقت ظہر کا وقت نکل جانے کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے اور عصر کا وقت سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے اور جب آفتاب غروب ہو جائے گا تو مغرب کا اول وقت شروع ہو جائے گا۔

(۴) مغرب

چوتھی نماز مغرب ہے جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا اول وقت ہے مغرب کا آخری وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک شفق نہ چھپے، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق وہ سفدی ہے جو مغرب کی سمت میں سرخی کے بعد آسمان کے کناروں میں نظر آتی ہے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس سرخی کو ہی شفق کہتے ہیں۔

(۵) عشاء

پانچویں نماز عشاء کی ہے جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات گزر جانے کے بعد پڑھی جاتی ہے جب یہ شام کی شفق چھپ جائے تو عشاء کو اول وقت شروع ہو جاتا ہے اور عشاء کا آخری وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک صبح صادق نہ ہو یہی اوقات نماز وتر کے ہیں مگر نماز وتر بہر حال نماز عشاء ادا کرنے کے بعد ہی پڑھی جائے گی۔ عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کانا مستحب ہے، عشا کی نماز کو جان بوجھ کر سونے کے بعد پڑھنا یا آدھی رات کے بعد پڑھنا مکروہ ہے اگر تھکن وغیرہ کی وجہ سے کوئی سو جائے اور اٹھ کر پڑھے تو پھر مکروہ نہیں۔

نماز جمعہ

نماز جمعہ کے وہی اوقات ہیں جو نماز ظہر کے ہیں۔

نماز عیدین

نماز عیدین کا وقت سورج نکلنے کے آدھے گھنٹہ بعد سے لے کر زوال تک رہتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو اس کا وقت نکل جاتا ہے۔

(۳۵) نماز کے متعلق چند اہم مسائل کا مذاکرہ

جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اپنے کپڑے درست کرے ماتھے سے رومال، پگڑی یا ٹوپی دور کر دے قمیض کی آستین اگر کہنیوں پر چڑھا رکھی ہو تو انہیں اتار دے سردی کی وجہ سے اگر کپڑا اوڑھ رکھا ہو جس سے منہ چھپا ہو تو منہ اچھی طرح کھول دے جب

نیت باندھے تو تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ چادر سے باہر نکال لے۔ نمازی کو چاہیے کہ اگر چادر یا شلوار ٹخنوں سے نیچی ہو تو اوپر کرے سر کے کپڑے کو اچھی طرح دیکھ لیں تا کہ درمیان میں سر کھلا ہوا نہ رہے، عورت ایسا باریک دوپٹہ یا قمیض نہ پہنے جس سے بدن اور بال دکھائی دیتے ہوں۔ ایسے کپڑوں میں عورتوں کی نماز مطلقاً نہیں ہوتی اگر غلطی سے پڑھ لی ہے تو دوبارہ نماز ادا کرے۔ آج کل عورتوں میں باریک کپڑے پہننے کا بہت رواج ہو چکا ہے انہیں چاہیے کہ اپنی نمازیں برباد نہ کریں۔ جب نماز پڑھنا شروع کرے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت وہیبت کو پوری طرح نماز میں مدنظر رکھے۔ نماز کا ہر رکن پوری تسلی واطمینان سے ادا کرے۔ قرأت اس طرح پڑھے گویا خدا کے سامنے سبق سنا رہا ہے اور اس طرح ادا کرے گویا اپنی زندگی کی آخری نماز ادا کر رہا ہے اور یہ تصور کرے کہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تصور کرے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اگر نماز کا ترجمہ یاد ہے تو الفاظ کے معنی اور مطلب کی طرف دھیان رکھے۔ اگر معنی نہ جانتا ہو تو ہر اگلے حرف کی طرف دھیان کرتا ہوا پڑھتا جائے اس طرح نماز میں خیالات نہ آئیں گے اور نماز میں خشوع کی عادت پڑ جائے گی اور جو خیالات نماز میں آئیں ان کی طرف مطلق خیال نہ کرے۔ خیالات کا آنا برا نہیں بلکہ خیالات کو خود لانا برا ہے۔ جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ ہو پاؤں کی انگلیوں کا رخ سیدھا کعبہ کی طرف ہو۔

مسئلہ:۱

عورتیں نیت باندھتے وقت اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھانے کی بجائے صرف کندھوں تک اٹھائیں اس طرح کہ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کندھوں کے برابر ہو جائیں۔

مسئلہ:۲

تکبیر تحریمہ میں عورت اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے وقت اپنے دوپٹہ سے باہر نہ نکالے۔ نیز تکبیر تحریمہ میں سیدھا رکھے اور اللہ اکبر میں الف کو نہ کھینچے۔

مسئلہ:۳

تکبیر کہنے کے بعد ہر نمازی بلا تاخیر اپنے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں اپنی

داہنی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔ چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے اپنے پہونچے کو پکڑے باقی تین انگلیاں اپنی کلائی پر رکھے اس کے برعکس عورتیں اپنے ہاتھ سینے پر باندھیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے یں مردوں کی طرح پہونچے نہ پکڑیں۔

مسئلہ:۴

حالت قیام میں نگاہ سجدے کی جگہ پر جمائے رکھے جب سورۃ ختم کر چکے تو رکوع کے لیے تکبیر کہے اس طرح کہے کہ قرأت کے الفاظ آپس میں نہ مل جائیں۔ نیز تکبیر کے الفاظ رکوع میں کمر برابر ہونے تک ختم کر دے۔

مسئلہ:۵

حالت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو ہاتھ سی اس طرح پکڑے کہ ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھی۔ گھٹنے جھکائے رکھے اور بازو اپنے جسم سے علیحدہ رکھے۔

مسئلہ:۶

سجدہ کرتے وقت پاؤں کو زمین پر جمائے رکھے اگر سجدے میں دونوں پاؤں تین بار سبحان اللہ کی مقدار اٹھ گئے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ:۷

عورت کے لیے سجدے کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خوب اچھی طرح سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے اپنے پیٹ کو دونوں رانوں سے رانوں کو پنڈلیوں سے اور بازوؤں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے ملائے رکھے نیز اپنی بانہوں کو حالت سجدہ میں زمین پر بچھا دے۔

مسئلہ:۸

ہر نمازی حالت سجدہ میں نگاہ ناک کی نوک پر جمائے رکھے۔

مسئلہ:۹

فرض نماز کی ہر رکعت میں وہ سورۃ یا وہ آیات نہ پڑھے جو پہلی رکعت میں پڑھ چکا ہو بلکہ اس سے اگلی سورۃ یا آیات پڑھے ہاں نفل اور سنت کی ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ:۱۰

التحیات کے وقت ہاتھوں کی انگلیاں رانوں کے اوپر اپنی عادت کے مطابق کھلا چھوڑ دے انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے برابر رہیں نہ آگے بڑھیں اور نہ پیچھے رہیں۔

مسئلہ:۱۱

عورت کا التحیات میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی بائیں سرین پر بیٹھے، اور دونوں پاؤں اپنی داہنی طرف نکال دے اور ہاتھوں کو انگلیوں کو رانوں کے اوپر ملائے رکھے۔

مسئلہ:۱۲

ہر نماز میں التحیات پڑھتے وقت اپنی نگاہ کو گود میں جمائے رکھے۔

مسئلہ:۱۳

سلام پھیرتے وقت اپنی نگاہ صرف کندھوں کی طرف رکھے آس پاس کی چیزوں کو سلام پھیرتے وقت نہ دیکھے اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو سلام کرتے وقت فرشتوں پر سلام کی نیت کرے۔

مسئلہ:۱۴

اگر نماز باجماعت ہو تو امام مقتدیوں اور فرشتوں اور مسلمان جنوں کے لیے سلام کی نیت کرے اور مقتدی امام، فرشتوں، مسلمان جنوں اور ساتھ والے نمازیوں کی نیت کرے۔

مسئلہ:۱۵

عورت کا نماز کی حالت میں چہرہ پہونچے اور ٹخنے کے سوا کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہ گیا جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہا جا سکتا ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ پھر سے نماز شروع کرنا ہوگی۔ ہاں اگر اتنی دیر تک کھلا نہیں رہا کھلتے ہی فوراً چھپا لیا تو نماز ہو جائے گی۔ مثلاً پنڈلی، بانہہ، کلائی، سر، سر کے بال کان یا گردن یا کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر کھلا رہ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ:۱۶

بعض ناواقف جب مسجد میں آ کر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ ان کی نماز نہیں

ہوتی۔اس لیے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کے لئے شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لیے قیام شرط ہے۔جب قیام نہ کیا تو تکبیر صحیح نہ ہوئی پھر نماز ہو سکتی ہے؟

(۳۷) آغاز نماز کا مذاکرہ

نماز کی نیت کے بعد نمازی دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں نہ بہت ملی ہوئی ہوں اور نہ کھلی ہوئی بلکہ اصلی حالت پر رہیں اور تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لے داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔

نوٹ: اگر دو رکعت والی نماز ہے تو التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے اگر چار رکعت والی نماز ہے تو پھر صرف التحیات پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائے اور بسم اللہ پڑھ کر صرف الحمد شریف پڑھے اور رکوع میں چلا جائے اسی طرح چوتھی رکعت پوری کرے ہاں اگر چار رکعت والی نماز سنت، نفل یا تین وتر ہیں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورت بھی ملائے۔

مسئلہ:۱

جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لَا اِلٰهَ کہتے وقت اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا اللّٰه کہتے ہوئے انگلی چھوڑ دے مگر حلقہ اور عقد کی ہیئت کو آخر نماز تک باقی رکھے کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے۔(درالمختار)

مسئلہ:۲

اگر نماز چار رکعت یا تین رکعت والی ہے تو التحیات صرف عبدہ ورسولہ تک پڑھے اگر غلطی سے فرض واجب یا سنت موکدہ کے درمیانی التحیات میں درود شریف اللھم صلی علی محمد تک یا اس سے زیادہ پڑھ لے تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔اگر اس سے کم پڑھا تو سجدہ سہو نہ آئے گا۔(درالمختار)

مسئلہ:۳

فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ نہ ملائے اگر غلطی سے سورۃ ملالے تو نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی نہ کرنا پڑے گا۔(منیۃ المصلی)

(۳۸) نماز پڑھنے کا مذاکرہ

تکبیر تحریمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثناء: سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تیرے لیے ہے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے (ابوداؤد)

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیطان مردود سے

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o (اٰمِیْنَ)

ترجمہ: سب تعریفیں ہے واسطے اللہ کے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ بخشش کرنے والا مہربان ہے قیامت کے دن کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں دکھلا ہم کو سیدھا راستہ۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا جن پر غصہ کیا گیا اور نہ گمراہوں کا (قبول کر)

پھر بالترتیب کوئی سورت قرآن مجید کی پڑھے۔

سورۃ الاخلاص

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

کہہ دے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہیں ہے اس کے برابر کوئی۔

تسبیح رکوع

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمَ   پاک ہے میرا رب بزرگی والا۔

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

سن لیا ہے اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی (مسلم)

تحمید

رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ

ہمارے رب تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ کرے اور تین بار یہ کلمات کہے۔

تسبیح سجدہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پاک ہے میرا پروردگار بلند شان والا (مسلم)

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا تسلی سے بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ پہلے کی طرح کرے پھر دوسرے سجدے سے بغیر زمین پر ٹیک لگائے سیدھا کھڑا ہو۔

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تمام قولی عبادتیں اور بدنی اور مالی اللہ کے لیے ہیں اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں تحقیق محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ رحمت بھیج محمد (ﷺ) پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت کی ہے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے، اے اللہ برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ (ﷺ) کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کے قابل و بزرگی والا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

ترجمہ: اے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ میں نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار جس ان اعمال کا حساب ہونے لگے مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سب ایمان والوں کو بخش دینا۔

دونوں طرف منہ پھیرتے ہوئے یہ کلمات کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت

دعاء بعد سلام

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے بزرگی اور عزت والے (مسلم)

اور جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں سنتوں، نفلوں سے فارغ ہو کر اور جن فرضوں کے بعد سنتیں نہیں ان کے سلام پھیرنے کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَىُّ الْقَيُّوْمُ تین مرتبہ اور آیت الکرسی اور سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس

ایک ایک مرتبہ اور سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد اللہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار، پڑھو اور ایک مرتبہ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترمذی)

ایۃ الکرسی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَایُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَاشَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَلْاَرْضَ وَلَایَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ والْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

(۳۹) قبولیت دعا مذاکرہ

بعض دفعہ آدمی دعا کرتا ہے لیکن اس کے قبول ہونے یا نہ ہونے کے متعلق کچھ پتہ نہیں چلتا تو ایسے موقعہ پر پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حدیث پاک میں مذکورہ ہے:

(۱) کبھی اس سے مطلوبہ شے مل جاتی ہے (۲) کبھی یہ دعا اس کے لیے آخرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے (۳) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس دعا کی برکت سے نازل ہونے والی بلائیں اور مصیبت کو روک دیا جاتا ہے۔

یہ یاد رکھو کہ جیسے نماز پڑھی ہے، ویسے ہی دعا مانگو۔ یعنی جب نماز امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھو تو دعا امام کے ساتھ مل کر مانگو اور جب سنتیں، نفلیں پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو دعا بھی اپنی اپنی تنہا مانگا کرو۔ امام کا انتظار مت کیا کرو۔

مسئلہ: پنجاب کے دیہاتوں میں یہ جو رواج پڑا ہوا ہے کہ مقتدی لوگ سنتیں پڑھ کر دعا کے لیے امام کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں اور امام ان کے لحاظ سے بآواز بلند دعا پڑھتا ہے اور مقتدی آمین آمین پکارتے جاتے ہیں یہ رواج سنت کے خلاف ہے بہت سے اچھے اچھے علماء نے اس کو بدعت کہا ہے اس کو چھوڑنا چاہیے (سعایہ) تفصیل کے لیے دیکھو رسالہ النفائس المرغوبہ ص ۶ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی۔

دعا مانگنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھا کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنَ

اور پھر اَلتَّحِيَاتُ کے

نماز وتر کا بیان

اور پھر التحیات کے بعد والا یا کوئی اور درود شریف پڑھو، پھر مسنون دعاؤں میں سے جتنی دعائیں دل چاہے پڑھو (مشکوٰۃ)

نماز وتر واجب ہے اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنی واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑ دینا بڑا گناہ ہے۔ نماز وتر کی تین رکعتوں میں دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت کے پڑھنے کے لیے تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر نیت باندھ کر یہ دعا پڑھیں۔

دعا قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ نَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

ترجمہ: اے اللہ ہم تیری مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے استغفار کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری حمد و ثناء کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری نافرمانی نہیں کرتے اور الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس کو جس نے تیری نافرمانی کی اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے ہیں اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔ (حصن حصین)

(۴۰) نماز جمعہ کا مذاکرہ

جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اس کی تاکید زیادہ ہے جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں بلکہ جمعہ کی نماز قائم مقام کردی گئی ہے جمعہ کی نماز ہر آزاد عاقل بالغ ،تندرست اور مقیم مردوں پر فرض ہے جمعہ کی صرف دو رکعت ہوتی ہیں جو صرف با جماعت ہی ادا ہوتی ہیں۔ اگر نماز جمعہ کی جماعت ہو چکے تو پھر ظہر کی نماز ادا کی جائے۔ نماز جمعہ سے پہلے امام دو خطبے پڑھے۔ خطبہ پڑھنا اور سننا واجب ہے غسل کرنا پاک صاف کپڑے پہننا اور خوشبو لگا کر مسجد میں جانا مسنون ہے۔

(۴۱) نفل نمازوں کا مذاکرہ

نماز تہجد

اس نماز کا وقت آدھی رات کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے اس نماز کو دو دو رکعت کر کے چار رکعت سے بارہ رکعت تک پڑھے نماز تہجد سنت رسول ﷺ ہے۔ احادیث میں اس کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد تہجد کا مرتبہ ہے صوفیاء اور علماء کرام فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بغیر تہجد کے درجہ ولایت کو نہیں پہنچ سکتا۔ مزید فضائل کے لیے دیکھئے کتاب فضائل تہجد۔

نماز اشراق

جب آفتاب طلوع ہو کر کچھ بلند ہو جائے اور اس کی زردی دور ہو جائے تو دو یا چار رکعت نفل اشراق پڑھے جس کا ثواب احادیث میں ایک مقبول حج اور عمرہ کا بیان ہوا ہے۔

نماز چاشت

اس نماز کا وقت نو یا دس بجے سے شروع ہو کر زوال تک رہتا ہے اس کی چار رکعت ہے آٹھ رکعت تک نفل پڑھی جاتی ہیں اس کا بھی بڑا ثواب ہے رزق کی وسعت اور فراخی کا سبب ہے۔

نمازاوابین

نماز مغرب کے فوراً بعد نماز اوابین پڑھی جاتی ہے اس کی کم از کم چھ رکعتیں ہوتی ہیں اس کے پڑھنے سے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

(نماز التسبیح) احادیث میں اس نماز کے بارے میں بڑے فضائل وارد ہوئے بعض احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نماز سے اگلے پچھلے اور پرانے بھول اور ارادے سے چھوٹے اور بڑے تمام گناہ بخش دیتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے چچا عباسؓ سے فرمایا کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز اس نماز کو پڑھ لے اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساری زندگی میں ایک بار پڑھ لے۔

ترکیب نماز

اس نماز کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے چار رکعت نفل کی نیت باندھ کر پہلے ثنا یعنی سبحانک اللھم پڑھے اور اس کے بعد سبحان اللہ والحمد للہ و لاالہ الا اللہ واللہ اکبر ۔۱۵ بار پھر اعوذ تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے، پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے۔ رکوع سے سر اٹھائے اور تسمیع اور تحمید کے بعد دس بار پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور دس بار پڑھے اور پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے ہوئے دس بار پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے اٹھ کر دوسری رکعت شروع کر دے پہلی رکعت کی طرح سورۃ فاتحہ سے پہلے پندرہ بار پڑھے۔ ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح پڑھے تاکہ چاروں رکعتوں میں تین سو بار ہو جائیں یہ نماز وقت مکروہ کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے مگر بہتر یہ کہ ظہر کی نماز سے پہلے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے پڑھے۔

سجدۂ سہو

سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بھولے میں کبھی کبھی نماز میں کمی یا زیادتی ہو کر نقصان ہو جاتا ہے بعض نقصان ایسے ہیں کہ ان کی رفع کرنے کے لیے یعنی پورا کرنے

کے لیے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں اس عمل میں شریعت میں سجدۂ سہو کہتے ہیں" اس کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ میں التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اگر سجدۂ سہو سے پہلے التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھ لیا جائے تب بھی جائز ہے اگر کوئی دونوں طرف سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے تب بھی جائز ہے بشرطیکہ سینہ قبلہ کی طرف سے نہ پھرا ہو اور نہ کوئی بات چیت کی ہو۔

وجوب سجدۂ کی صورتیں

جن صورتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

(۱) جب کوئی نمازی سہواً سورۃ فاتحہ پڑھنا بھول جائے (۲) جب کوئی نمازی وتر نماز میں دعائے قنوت بھول جائے (۳) جب کوئی نمازی تشہد میں بیٹھنا بھول جائے اس تشہد سے مراد درمیانی تشہد ہے کیونکہ تین چار رکعت والی نماز کا درمیانی تشہد واجب ہے یا درمیانی تشہد کے بعد درود بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ لے یا اتنی دیر خاموش بیٹھا رہے (۴) جب کوئی نمازی عیدین کی تکبیر چھوڑ دے تب بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ہے (۵) کوئی امام جہری نمازوں میں اخفا کر جائے اور اخفا والی نمازوں میں قرأت جہراً پڑھ جائے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے (۶) جب کوئی نمازی فرض مکرر کر جائے مثلاً دو رکوع کرے یا تین سجدے کرے تو سجدہ سہو کرے (۷) جب کسی واجب کی کیفیت بدل جائے تو سجدۂ سہو کرے مثلاً سورۃ فاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ جائے۔ (۸) کسی نمازی کو تعداد رکعت میں شبہ لگ جائے تو وہ کم از کم مقدار جو یقین ہے اسے اصل قرار دے کر اس پر باقی نماز مکمل کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر کوئی نمازی چوتھی رکعت کا قعدہ کرے پھر پانچویں کے لیے اٹھ پڑا اور سلام نہ پھیرا اور اسے پہلا قعدہ خیال کیا مگر بعد میں یاد آ گیا کہ نمازی کو چاہیے کہ پانچوں رکعت کا سجدۂ کرنے سے پہلے لوٹ آئے اور سجدۂ کے ساتھ ملا لیا تو اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملا دے اس طرح اس کی نماز پوری ہوگئی۔ اخیر میں سجدہ کا کرے چار فرض ہو جائیں گے اور دو رکعت نفل ہو جائے گی۔ سجدۂ سہو سے ایک بہت بڑی سہولت یہ ہے کہ اس سے نمازی اپنی نماز کی کمی یا زیادتی کی اصلاح اور درستگی کر لیتا ہے اور اس طرح نماز کے نقص کی تلافی ہو جاتی ہے۔ شیطان جو نماز میں بہکاتا ہے اور بھول و شبہ پیدا کر دیتا

ہے اس کے اوپر لعنت اور پھٹکار بھیجنے کا یہ طریقہ ہے۔ اس طرح مسلمان نمازی اپنے رب کے سامنے اور مزید دو سجدے کر لیتا ہے جو شیطان کی ناراضگی اور خفت کا سبب بنتا ہے وہ اپنے مشن میں ناکام اور رسوا ہوتا ہے خدا ان سجدوں کی بدولت نماز کی کمی اور بھول چوک معاف کر دیتا ہے۔

(۴۲) مسائل ضروریہ کا مذاکرہ

شریعت اسلامیہ کے احکام کے مختلف درجات ہیں جن کا جاننا ضروری ہے ان کے جانے بغیر نماز کی صحت وفساد کا علم نہیں ہوسکتا ہے۔ درجہ بندی کے لحاظ سے شریعت کے آٹھ حکم ہیں اس لیے کہ ہر قول وفعل یا تو جائز ہے یا ناجائز پس اگر جائز ہے تو وہ ان پانچ قسموں میں سے ہوگا۔

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب (۵) مباح

اگر ناجائز ہے تو ان تین قسموں میں سے ہوگا۔

(۱) حرام (۲) مکروہ (۳) مفسد

فرض

فرض وہ ہے جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو جس میں کچھ شبہ نہ ہو فرض کے چھوٹنے سے نماز نہیں ہوتی۔

واجب

واجب وہ ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس کا ثبوت تو قطعی لیکن اس کی مراد قطعی نہ ہو ترک واجب سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے۔

سنت

سنت وہ ہے جس پر رسول ﷺ نے ہمیشگی اختیار کی ہو مگر کبھی ایک دو دفعہ اسے چھوڑا بھی ہو حکم سنت کا یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے سے ثواب اور اس کے چھوڑنے سے گناہ ہوگا مگر نماز ہو جائے گی۔ سجدۂ سہو بھی لازم نہیں ہوگا بہر حال ثواب عمل کا کم ہو جائے گا۔

مستحب

مستحب وہ ہے جس عمل کو رسول ﷺ نے کبھی تو کیا اور کبھی چھوڑ دیا ہو اور بزرگان دین نے اس کو اختیار کرلیا ہو مستحب کے کرنے سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے مگر ترک سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔

مباح

مباح وہ ہے جس کے کرنے اور چھوڑنے میں کچھ ثواب وعذاب نہ ہو۔

حرام

حرام وہ ہے جس میں ممانعت دلیل قطعی کے ساتھ ثابت ہو۔ حکم اس کا یہ ہے کہ حرام کو ترک کرنے میں ثواب ہے اور اس کے کرنے میں عذاب ہے اور اس کو حلال اور جائز جاننے میں کفر ہیں۔

مکروہ

مکروہ وہ ہے جس کی ممانعت دلیل ظنی کے ساتھ ثابت ہو مکروہ دو قسم پر ہے (۱) مکروہ تحریمی (۲) مکروہ تنزیہی (مکروہ تحریمی وہ ہے کہ جو حرام کے قریب ہو اس کا یہ ہے کہ اس کو چھوڑنے سے ثواب اور اس کے کرنے سے عذاب ہے (۲) مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کے کرنے سے اس کا چھوڑنا بہتر ہے۔

مفسد

مفسد وہ ہے جو کسی جائز عمل کو توڑنے والا ہو مفسد کا حکم یہ ہے کہ جان بوجھ کر کرنے سے عذاب اور بھول کرنے سے عذاب نہیں۔

(۴۳) فرائض نماز کا مذاکرہ

نماز کے تیرہ فرض ہیں ان میں سے سات فرض نماز شروع کرنے سے پہلے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ان کو شرائط نماز بھی کہتے ہیں اور چھ دوران نماز ادا کیے جاتے ہیں جن کو ارکان نماز کہتے ہیں (۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا

یعنی جس جگہ نماز ادا کی جائے تو وہ پاک ہو (۴) ستر کا چھپانا مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے مگر عورت کا سارا جسم ستر ہے صرف چہرہ گٹو تک ہاتھ اور ٹخنے تک پاؤں کھلا رہے۔ (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف منہ کرنا (۷) دل میں نماز کی نیت کرنا، زبان سے کرنا ضروری نہیں (۸) تکبیر تحریمہ کہنا یعنی اللہ اکبر کہہ کر شروع کرنا (۹) قیام یعنی کھڑا ہونا (۱۰) قرأت یعنی قرآن مجید پڑھنا (۱۱) رکوع کرنا (۱۲) دونوں سجدے کرنا (۱۳) قعدہ اخیر میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

(۴۴) واجبات نماز کا مذاکرہ

واجبات چودہ ہیں (۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی۔ تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورۃ فاتحہ سورۃ سے پہلے پڑھنا (۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کی فجر کی نماز مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر اور عصر وغیرہ کی نماز میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نماز وتر میں دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

(۴۶) مستحباب نماز کا مذاکرہ

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی

حالت میں سجدے کی جگہ پراور رکوع کی حالت میں قدموں کی پیٹھ اور جلسہ قعدہ میں اپنی گود پر سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا۔ (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا۔

(۴۷) مفسدات نماز کا مذاکرہ

مندرجہ ذیل اٹھارہ باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔(۱) نماز میں کلام کرنا چاہے قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔(۲) سلام کرنا یعنی کس شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی اور لفظ کہہ دینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یَرحَمُکَ الله یا نماز سے باہر کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔(۴) خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلحَمۡدُ لِلّٰہِ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبۡحَانَ اللّٰہ کہنا (۵) بیماری درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اف کہنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۸) قرآن شریف پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کی (۹) عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا (۱۰) بھول کر کھانا پینا (۱۱) دو صفوں کے مقدار کے برابر چلنا (۱۲) قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا (۱۵) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔(۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے ایسی طرح رونا کہ حرف ظاہر ہو جائیں۔(۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا۔

(۴۸) مکروہات نماز کا مذاکرہ

نماز میں مندرجہ ذیل ۲۹ چیزیں مکروہ ہیں

(۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکا دینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا یا بچانا (۳) اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا

(۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کرتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا کوئی اور ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا (۶) سستی اور بی پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پاخانہ پیشاب ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹلا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں (۱۰) انگلیاں چٹخانہ یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر ادھر دیکھنا (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھا ہو (۱۵) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی) مار کر بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی صورت میں نہ روکنا (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لیے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا اور اس کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا لیکن قدم اگر محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا کس کے سامنے یا داہنی بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں، سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا ایسی طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نکل نہ سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

ممنوع اوقات

مندرجہ ذیل اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے:

(۱) زوال کے وقت (۲) طلوع آفتاب کے وقت (۳) غروب آفتاب کے وقت (۴) نماز عصر کے بعد سنت یا نفل پڑھنا (۵) نماز فجر کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے (۶) عید کے دن نماز عید سے پہلے اور طلوع آفتاب کے بعد۔

مکروہ مقامات

مندرجہ ذیل پر نماز پڑھنا مکروہ ہے:

(۱) قبرستان (۲) شارع عام (۳) کوڑا کباڑ پھینکنے کی جگہ (۴) مویشی خانہ (۵) ذبح خانہ یعنی جانوروں کے ذبح کرنے کا مقام (۶) حمام یعنی غسل خانہ (۷) اصطبل (۸) بیت الخلاء

(۴۹) خدمت کا مذاکرہ

مقصد

مجھ سے میرا رب راضی ہو جائے۔ تکبر نکل کر عاجزی آ جائے۔

مولانا احمد علی لاہوری نے پورے قرآن کا تین جملوں میں خلاصہ بیان فرما کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرو عبادت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرو۔ اطاعت کے ساتھ اور مخلوق کو راضی کرو خدمت کے ساتھ۔

فضیلت

(۱) خدمت کرنے سے عاجزی آتی ہے (۲) خدمت کرنے والوں کو تمام جماعت کے تمام اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ (۳) جو خدمت کرتا ہے اللہ پاک اس کو قوم کا بڑا بنا دیتا ہے۔ (۴) خدمت کرنے والے کا اعمال نامہ بند نہیں ہو جاتا۔ (۵) خدمت کرنے سے اللہ پاک اندر کی بیماریاں جیسے حسد، بغض، کینہ، حب جاہ، حب مال، بدنظری وغیرہ سے شفاء نصیب فرماتا ہے (۶) خدمت کرنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے (۷) خدمت کرنے والے کی خدمت کی جاتی ہے۔ (۸) لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

آداب

(۱) خدمت کے لیے ایک ساتھی نیا ہو اور ایک پرانا، تا کہ سیکھنے سکھانے کا عمل شروع ہو۔ (۲) خدمت کرتے وقت اجتماعی پیسے ایسی سوچ کے ساتھ خرچ کریں جیسے اپنے پیسے کا خیال رکھتے ہیں۔ (۳) روٹی سالن حساب سے تیار کریں۔ (۴) خدمت والے بھی اجتماعی اعمال میں شریک ہوں۔ (۵) مناسب یہ ہے کہ کھانا درمیانہ قسم کا پکایا جائے۔

(۶) اگر اعلیٰ کھانا پکاتے ہو اپنے خرچے سے پکاؤ اور جماعت کے ساتھیوں کو بتاؤ کہ یہ کسی نے اکرام کیا ہے۔ (۷) خدمت میں روزانہ ایک ساتھی کو تبدیل کریں اور دوسرے ساتھی کو اس کے ساتھ لگائیں۔ اکٹھے دونوں کو تبدیل نہ کریں۔ (۸) خدمت شروع کرنے سے پہلے دو رکعت پڑھ کر آپس میں مشورہ کرو کہ کیا چیز پکائیں۔ (۹) اجتماعی برتن کی حفاظت، کھانے کے سامان کی حفاظت بھی خدمت والے کریں۔ (۱۰) سالن وغیرہ کو اپنی نگرانی میں رکھیں۔ (۱۱) خدمت کے دوران دعوت والا عمل جاری ہو۔ (۱۲) ساتھیوں کی ضروریات کی چیزیں بھی خدمت والے لائیں۔ (۱۳) خدمت کرتے وقت کسی سے طمع نہ ہو حال، قال اور چال کے سوالات سے بچا جائے۔ (۱۴) خدمت کرنے والوں کی لیے ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھیوں کا مزاج معلوم کریں۔ (۱۵) بعض پرہیزی کھانا چاہتے ہیں ان کا خیال رکھیں۔ (۱۶) خدمت والے کو بھی ساتھ بٹھائیں۔ (۱۷) مناسب یہ کہ دستر خوان کو ذمہ دار کی اجازت کے بغیر نہ بچھائیں۔ (۱۸) کسی کا اکرام ذمہ دار کو بتا کر قبول کریں۔ (۱۹) اس اصول کا خاص خیال رکھیں کہ خدمت والے کے پاس دوران خدمت میں کوئی بھی ساتھی نہ جائیں۔ (۲۰) خدمت والے جب دکان دار سے سودا لیں اور پیسے دے دیں تو بعد میں اس کو دعوت دیں۔ (۲۱) سودا اس دکان دار سے لیا جائے جو نمازی ہو۔ (۲۲) جماعت میں علماء کرام اور عرب حضرات کا خیال رکھیں۔ (۲۳) برتن اکٹھے اور ڈھانپ کر رکھیں (۲۴) فضائل کو سامنے رکھ کر خدمت کریں۔ (۲۵) صرف اپنے آپ کو خدمت کے لیے پیش کریں۔ (۲۶) روٹی، سالن دیتے وقت ڈھک دیں۔ (۲۷) ہر چیز کو انصاف کے ساتھ تقسیم کریں۔ (۲۸) خدمت والے ساتھیوں کے احسان مند رہیں کہ ہمیں سعادت کا موقع دیا ہے۔ (۲۹) جماعت کے ساتھی خدمت والے کو اپنا نوکر نہ سمجھیں بلکہ ان کا احسان مانیں کہ ہمیں انہوں نے اعمال کے لیے فارغ کیا۔ (۳۰) خدمت والے کو بھی مسجد کے اعمالوں میں سے حصہ دیا جائے۔ (۳۱) خدمت والے کو چاہیے کہ وقت سے پہلے کھانا تیار کریں۔ (۳۲) خدمت کرنے والے کو چاہیے اجتماعی پیسے ایسے تھیلے میں رکھے جس کا منہ بند ہو اور بسم اللہ کے ساتھ ان سے پیسے نکالے۔ (۳۳) خدمت والے نوافل

اور تسبیحات وغیرہ کا خیال رکھیں۔(۳۴) علماء کرام اور ذمہ دار میں خدمت کا جذبہ تو ہو مگر ساتھی ان کو خدمت نہ کرنے دیں۔(۳۵) کسی کی طرف سے طمع وغیرہ نہ رکھیں۔ (۳۶) جو خدمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مخدوم بناتے ہیں۔(۳۷) جو خدمت کرتا ہے اس میں تواضع پیدا ہوتی ہے۔(۳۸) خدمت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔(۳۹) خدمت والوں کو تمام اعمال کا ثواب ملتا ہے۔(۴۰) خدمت سے صبر پیدا ہوتا ہے(۴۱) خدمت سے جذبہ پیدا ہوتا ہے۔(۴۲) خدمت والے آپس میں مشورہ کرلیں ذمہ دار سے بھی مشورہ کرلیں۔ (۴۳) سالن یا کسی بھی کھانے کی چیز کو اکیلا نہ چھوڑیں۔(۴۴) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خدمت کریں۔(۴۵) ذکر سے خدمت کریں گے تو برکت ہوگی۔(۴۶) کھانا نہ بالکل اعلیٰ اور نہ بالکل گھٹیا ہو۔(۴۷) خدمت میں چھ صفات کا خیال رکھیں۔(۴۸) ایسے وقت خدمت کریں کہ اعمال میں شریک ہوسکیں۔(۴۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدمت کرتے تھے سنت عمل ہے۔(۵۰) دونوں سیکھتے سکھاتے رہیں۔(۵۱) سالن وغیرہ ایسے جگہ رکھیں جہاں نظر آتا رہے۔(۵۲) بسم اللہ پڑھ کر ہر کام کریں۔(۵۳) اعمال کی بھی فکر کریں نقد جماعت کا پوچھتے رہیں۔(۵۴) باقی ساتھیوں کو اپنے پاس نہ بیٹھنے دیں۔(۵۵) جماعت کا حوالہ دے کر چیزیں سستی نہ کرائیں۔(۵۶) بازار دعوت کی نیت سے جائیں۔ (۵۷) مقامی حضرات سے دکانداروں کے بارے میں پوچھ لیں۔(۵۸) گاؤں والوں کو یا اپنے ساتھی کو امیر کی اجازت کے بغیر خدمت میں نہ لگائیں۔(۵۹) ایسی چیز پکائیں جس کا موسم ہو کیونکہ ایسی چیز سستی ہوتی ہے۔(۶۰) خدمت کی نیت سب رکھیں تاکہ ثواب ملتا رہے۔(۶۱) اتنا اچھا نہ پکائیں کہ سب تعریف کریں اور نفس موٹا ہوجائے اور بالکل خراب بھی نہ پکائیں۔(۶۲) برتنوں کو دھونے میں جلدی کریں۔(۶۳) باقی ساتھی دخل اندازی نہ کریں ہاں برتن وغیرہ دھو سکتے ہیں۔(۶۴) کھانا حساب سے تیار کریں۔(۶۵) برتن اکٹھے اور ڈھک کر رکھیں۔(۶۶) اپنے لیے پہلے سے کچھ الگ کرلیں یا بعد میں رکھیں بہر حال رکھیں ضرور(۶۷) خدمت سے اللہ ملتا ہے دوران خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھیں۔

(۵۰) کھانے کے آداب کا مذاکرہ

کھانے کے آداب کا مقصد

کھانا کھانے سے پہلے اس بات پر غور کرے کہ بھوک کا لگنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پھر اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا کھاؤ اور پیو لیکن اس وقت جب بھوک لگ جائے اور ابھی بھوک باقی ہے کہ کھانا چھوڑ دیا اس طرح قرآن پاک میں کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کے بارے میں فرمایا ہے، تو میں اس لیے کھا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بھوک کی حالت میں کھاؤ یعنی قرآن کے نقوش کو میری طرف سے نفوس مل جائے اس لیے کھا رہا ہوں اب اللہ تعالیٰ کا حکم کھانا کھانے کے بارے میں یہ ہے کہ حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق کھاؤ، اور اس کے آداب یہ ہیں:

کھانا کھانے کے آداب

(۱) بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ (۲) ہاتھ دھو کر کھاؤ۔ (۳) دستر خوان بچھا کا کھاؤ۔ (۴) اجتماعی طور پر کھاؤ۔ (۵) بچے کو ساتھ بٹھا کر کھاؤ۔ (۶) اپنی طرف سے کھاؤ۔ (۷) لقمہ نہ زیادہ بڑا ہو نہ چھوٹا ہو، بلکہ درمیانہ ہو۔ (۸) تین اُنگلیوں سے کھاؤ۔ (۹) ایسے طریقے سے کھاؤ کہ دوسرے کو تکلیف نہ ہو۔ (۱۰) اگر کھانے میں ایسا عیب نظر آئے جس کے ہٹانے کے بعد کھانے کو استعمال کرنے کے بعد کوئی جسمانی نقصان نہ ہو تو چپکے سے ہٹا کر کھاؤ، ہاں اگر خطرناک چیز سالن وغیرہ میں دیکھو تو سب کو بتا دو۔ (۱۱) درمیان میں سے نہ کھاؤ اس لیے کہ درمیان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اترتی ہے۔ (۱۲) ایک لقمہ چالیس مرتبہ منہ میں چبا کر نگلو (۱۳) چھینک آ جائے تو منہ پھیر دو۔ (۱۴) نمک وغیرہ ڈالنا چاہتے ہو تو اپنی طرف ڈالو۔ (۱۵) شروع میں پانی پیو یا درمیان میں پیو آخر میں نہ پیو (۱۶) پانی کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر دیکھو پانی کو اچھی طرح دیکھ کر پینا چاہیے اور بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں یا دو سانسوں میں پی کر الحمد للہ کہہ کر پینا چاہیے۔ (۱۷) لقمہ اگر منہ سے گر گیا ہو تو پھر کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں۔ اگر ہاتھ سے گر گیا تو پھر اگر صاف کرنے کی گنجائش ہے تو صاف کر کے کھالیں ورنہ اس کو اٹھا کر محفوظ جگہ پر رکھ

دیں۔(۱۸) تھوڑی بھوک باقی ہو تو بس کر دیں۔(۱۹) اگر برتن میں سالن تھوڑا بچ جائے تو پھر صاف کرلیں اور اگر تین لقمے سے زیادہ بچتا ہے، تو اس کو ایک طرف کر کے باقی برتن کو صاف کریں۔(۲۰) اگر دستر خوان پر میوہ ہے پھر تو ہاتھ ہر طرف لے جاسکتے ہو۔(۲۱) حتی الامکان چمچہ استعمال نہ کریں ہاں ایک ایسی چیز ہو کہ وہ بغیر چمچہ کے کھائی نہیں جا سکتی تو مضائقہ نہیں۔(۲۲) مسواک شروع میں بھی کریں اور آخر میں بھی کریں۔(۲۳) کھانے سے فارغ ہو جائیں تو پہلے دستر خوان اٹھائیں۔(۲۴) اگر کسی نے دعوت کی ہے پھر تو کچھ روٹی، سالن وغیرہ چھوڑنا بھی چاہیے باقی یہ آداب ہیں ہاں اجتماعی دعا نہیں۔(۲۵) دعا پڑھ کر بسم اللہ وعلیٰ برکت اللہ اگر شروع میں دعا پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آجائے تو پھر یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهُ و آخِرَہٗ(۲۶) کھانے میں عیب نہ نکالے۔جی چاہے کھائے جی نہ چاہے نہ کھائے۔(۲۷) اکرام سے کھائے۔(۲۸) ظلم کا کھانا نہ کھائے۔(۲۹) اکرام یا انصاف کا کھانا کھائے۔(۳۰) بہت زیادہ نہ کھائے۔(۳۱) آخر میں پانی پینا نقصان دہ ہے۔(۳۲) جب نوالہ منہ میں ہو تو بات نہ کرے۔(۳۳) منہ بند کر کے چبائے۔(۳۴) کسی دوسرے کے منہ کی طرف نہ دیکھے۔(۳۵) اپنے آگے سے کھائے۔(۳۶) نمک اپنے سامنے ڈالے (اسی طرح مرچ وغیرہ)۔(۳۷) بعد میں انگلیاں چاٹ لے۔(۳۸) کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے۔(۳۹) کھانا آرام سے کھائے خوب چبا کر کھائے۔جلتا ہوا گرم کھانا نہ کھائیں۔(۴۰) سنت طریقے سے بیٹھے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو اکڑوں بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔(۴۱) جب آخر میں کلی کرے تو پہلی کلی نگل لے۔(۴۲) ٹکڑے بھی کھائیں لیکن کچی اور سوختہ یعنی جلی ہوئی روٹی نہ کھائے۔(۴۳) گوشت میں ثرید بنانا سنت ہے۔(۴۴) اس نیت سے کھائے کہ طاقت کو فی سبیل اللہ خرچ کروں گا۔(۴۵) کھانا خاموشی سے کھائے۔(۴۶) جنت کے تذکرے کرے۔(۴۷) شور نہ کرے۔(۴۸) خدمت والوں کا بھی خیال کرے۔(۴۹) جب پلیٹ میں مختلف سالن ہوں تو پھر جہاں سے چاہے کھاسکتا ہے۔(۵۰) کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا وجعلنا من المسلمین (۵۱) کھانے سے پہلے بعد میں ہاتھ دھوئے اور کلی بھی کرے۔

(۵۲) داہنے ہاتھ سے کھائے۔ (۵۳) اپنی پاس سے کھائے لیکن برتن کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے۔ (۵۴) برتن کو خوب صاف کرے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے، برتن دعا کرتا ہے کہ خدا تجھے دوزخ سے آزاد کرے۔ (۵۵) تکیہ اور ٹیک لگا کر اور تکبر کے طریقے پر بیٹھ کر نہ کھائے۔ (۵٦) سنا ہوا ہاتھ نہ دھوئے بلکہ پہلے انگلیاں چاٹ لے پھر دھوئے حدیث میں ہے کہ تمہیں کیا پتہ کس حصے میں برکت ہے۔ (۵۷) اگر چند آدمی آپ کے ساتھ مٹھائی، کھجوریں کھا رہے ہوں تو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ایک لقمہ میں دو عدد نہ کھائے۔ (۵۸) مسجد میں بیٹھ کر پیاز نہ کھائیں اور باہر کھا کر بھی بدبو جانے تک مسجد میں داخل نہ ہوں۔ (۵۹) کھانے کا نمک سے آغاز کیا جائے اور نمک ہی پر اختتام کیا کرو کیونکہ نمک ستر بیماریوں کی شفا ہے۔ (عوارف المعارف از عمر بن محمد شہاب الدین سہروردیؒ ص ۳۵۴)۔ (٦۰) کھانے کے دوران پانی پئیں تو شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہیں۔ (٦۱) پانی یا دودھ وغیرہ ایک سانس میں نہ پئیں بلکہ تین سانس میں پئیں۔ (٦۲) دودھ پی کر کلی کریں اور یہ دعا پڑھے، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَامِنْہُ کہ اے اللہ تو اس دودھ میں برکت فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ (٦۳) برتن میں ٹوٹی ہوئی جگہ منہ لگا کر نہ پئیں۔ (٦۴) کھڑے ہو کر نہ پئیں۔ (٦۵) مشکیزے (لوٹے، گھڑی، صراحی وغیرہ) کو منہ لگا کر نہ پئیں۔ (٦٦) برتن میں سانس نہ لیں اور نہ پھونکیں۔ (٦۷) برتن کو خوب صاف کر لیں، جو شخص کسی برتن میں کھانا کھائے پھر اسے صاف کرے تو برتن اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔ (٦۸) کھانے کے لیے بغیر عذر کے الٹی پالتی مار کر نہ بیٹھیں۔ (٦۹) کھانا کھا کر یہ دعا پڑھیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا (۷۰) اگر دعوت ہو تو سب چیزوں پر ہاتھ صاف نہ کریں بلکہ کچھ چھوڑیں۔ میزبان کے لیے یہ دعا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ. اے اللہ، جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

فائدہ

یہ سب آداب احادیث میں آئے ہیں از خود کوئی چیز نہیں بڑھائی، طوالت کے ڈر سے حوالے پیش نہیں کیے۔

اہم بات

مندرجہ ذیل صورتوں میں کھانے کی دعوت کا قبول کر لینا بہتر ہے:

(۱) دعوت دینے والا دینی جدوجہد اور دعوت کے کام میں حصہ لیتا رہتا ہو۔

(۲) اس کی دعوت قبول کرنے کے ذریعے اپنا تعلق قائم کرنا چاہتے ہوں۔

(۳) اس کی دعوت کا قبول کرنا دینی کام کرنے والے سے بے رغبتی یا نفرت کا سبب نظر آتا ہو۔

(۴) یا دیگر دینی مصالح ہوں۔

(خدارا حلال کھائیں اور حلال کھلائیں اور مشتبہ اشیاء سے پرہیز کریں)

نیت طعام

مسلمان کا ہر کام عبادت ہے اگر خدا کا حکم سمجھ کر کیا جائے اور حضرت محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق کیا جائے۔ لہٰذا جو آدمی کھانا صرف اس لیے کھاتا ہے کہ دین خداوندی کی اشاعت کرے اور عبادت خدا میں وقت گزارے۔ اس کا کھانا پینا بھی عبادت میں داخل ہے۔ اس لیے کھانے سے پہلے تین باتوں کا خیال رکھے۔

(اول) نیت درست کرے۔ یعنی خدا کی اطاعت و عبادت سمجھ کر کھائے۔

(دوم) کسب حلال سے کھائے۔

(سوم) ضرورت سے زیادہ نہ کھائے۔ (واللہ اعلم)

جز اول

(۵۱) مسجد کے آداب کا مذاکرہ

مقصد

تاکہ وہ عالمی ذمہ داری جو آپ ﷺ نے ہم پر لگائی ہے پوری ہو جائے، اور پورے عالم کے انسانوں کی زندگیوں میں ان کے گھروں میں، مارکیٹوں میں، دکانوں میں، وغیرہ مسجد کے اعمال منتقل ہو جائیں۔ ہمارے حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارے ان تبلیغ میں

نکلنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہیں بشرطیکہ یہ مسجدوں کے آداب کے خیال رکھیں اس لیے بہت ہی ضروری ہے کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر سمجھ کر استعمال کریں داخل ہونے سے پہلے سوچو کہ میں مسجد میں کیوں جاتا ہوں۔

(۱) ذکر کروں گا (۲) لوگوں کی خدمت کروں گا۔

(۳) فرائض پڑھوں گا (۴) دعوت دوں گا۔

(۵) تعلیم میں بیٹھوں گا (۶) قرآن کی تلاوت کروں گا۔

(۷) مسجد کی صفائی کروں گا (۸) سیکھنے سکھانے کا عمل کروں گا۔

(۹) اعتکاف کی نیت سے رہوں گا۔

اس کے علاوہ اور بہت سی نیتیں کرے کے مسجد میں داخل ہو جانا اب ہر نیت کا ثواب ملے گا اگر چہ عمل نہ بھی کیا تب بھی نیت کا ثواب تو مل ہی گیا ہے اس طرح مسجد اللہ کا گھر ہے جیسے اللہ بڑا ہے ایسے ہی ان کا گھر بھی بڑا ہے بڑوں کے گھروں میں بہت احتیاط سے وقت گزارا جاتا ہے۔ جب انہوں نے اپنے گھر میں ہمیں داخل کر دیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ ہم ان کے گھر کا لحاظ رکھیں۔

فضیلت

(۱) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی لیے جنت میں محل بنا دیتے ہیں۔

(۲) آپ ﷺ نے فرمایا صبح وشام مسجد میں جانا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔

آداب

(۱) مسجد کو اپنے گھر کی طرح استعمال نہ کریں۔

(۲) مسجد میں اونچی آواز سے نہ بولے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کنکری مار کر اپنی طرف آدمی کو متوجہ کرتے تھے۔

(۳) دنیاوی باتیں مسجد میں حرام ہیں نیکیوں کو جلا دیتی ہیں۔

(۴) مسجد میں وقار سے چلے۔
(۵) نہ بدبودار چیز کھائے اور نہ رکھے۔
(۶) اپنے آپ کو تیار کرنا بال کے اعتبار سے یا ناخن کاٹنے کے اعتبار سے یہ کام مسجد میں نہ ہوں۔
(۷) حتی الامکان کھانا اور سونا مسجد سے باہر ہو اگر مسجد کے ساتھ کوئی کمرہ وغیرہ نہ ہو تو بقدر ضرورت مسجد کو استعمال کریں آداب کے ساتھ۔
(۸) مسجد میں امام صاحب کے لیے بھی اتنی آواز کے ساتھ قرات کی اجازت ہے جتنے مقتدی ہوں اس سے زیادہ آواز کو بلند کرنا مکروہ ہے۔
(۹) مسجد کی صفائی کرنے سے اللہ تعالیٰ اندر کی روحانی امراض سے شفاء نصیب فرماتے ہیں مثلاً بغض، حسد، کینہ، بدنظری، حب جاہ اور حب مال وغیرہ سے شفاء نصیب فرماتے ہیں۔ مسجد میں اپنی گم شدہ چیز تلاش کرنے کا اعلان نہ کریں۔ اگر مسجد میں گم ہوگئی ہو اور گمی ہوئی چیز مسجد سے مل گئی ہو تو اس کا اعلان کرنا اور کروانا دونوں جائز ہیں اس کے علاوہ نہیں۔
(۱۰) مسجد کے انتظامی امور میں داخل اندازی نہ کریں۔
(۱۱) جماعت والے ساتھی جماعت کھڑی ہونے سے کم از کم آدھا گھنٹہ پہلے وضو استنجاء سے فارغ ہوں۔
(۱۲) جو آدمی مسجد میں جان بوجھ کر ہوا کو خارج کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔
(۱۳) مسجد میں سونا ہو تو موٹا کپڑا بچھا کر سوئے۔
(۱۴) اگر احتلام ہو تو مسجد کے آداب میں یہ ہے کہ جلدی اٹھیں اور غسل کرلیں۔
(۱۵) جماعت والے ساتھ اپنے سامان کو اکٹھا رکھ لیں اور اوپر کپڑا بھی ڈال دیں۔
(۱۶) اپنی جوتیوں کی حفاظت خود کریں تا کہ آپ کی غفلت کی وجہ سے دوسرا گنہگار نہ ہو جائے۔
(۱۷) نہ تو سوتے وقت مسجد میں اپنی قمیص لٹکائیں اور نہ دھونے کے بعد کپڑوں کو خشک کرنے کے واسطے بچھائے۔

(۱۸) جب جماعت والوں نے مسجد کی بجلی، پانی استعمال کیا تو جاتے وقت کچھ پیسے دے کر جائیں۔

(۱۹) مسجد کے حصے میں سالن وغیرہ کا پکانا جائز نہیں ہے۔

(۲۰) مناسب یہ ہے کہ مسجد کو صرف فرائض کی تکمیل کے لیے استعمال کیا جائے سنت اور نوافل اپنے گھروں میں یا مسجد کے علاوہ حصے میں پڑھے جائیں۔

(۲۱) جس جگہ پر فرض پڑھ لیے اب مستحب ہے کہ سنت کے لیے جگہ کو تبدیل کریں۔

(۲۲) محلے والوں میں سے اگر کسی نے نماز کے لیے جگہ متعین کی ہو تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

(۲۳) مسجد میں دنیاوی فنون کے کتابوں کا مطالعہ کرنا یا اس کا تکرار کرنا جائز نہیں۔

(۲۴) مسجد کا پانی وضو وغیرہ کے لیے تھوڑا استعمال کریں جو آدمی پانی میں اسراف کرے گا اس کی سب چیزوں میں اسراف ہوگا، اللہ تعالیٰ اسراف کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۵) مسجد میں جہاں تک لوگ صف میں جماعت کے لیے کھڑے ہیں انہیں کے ساتھ سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً صبح کے وقت جماعت کھڑی ہے اب سنتیں الگ دوسری جگہ پڑھو اس صف میں نہ پڑھو جہاں تک لوگ جماعت کے لیے کھڑے ہیں۔

(۲۶) ابھی تک پہلی صف میں جگہ ہے کہ دوسری صف میں کھڑا ہونا یہ بھی مکروہ تحریمی ہے دوسری صف والوں کے لیے جب تک پہلی صف پوری نہ ہو باقی صفیں نہ بنائی جائیں۔

(۲۷) مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے۔

(۲۸) مسجد میں جہاں نماز پڑھتے ہوں تو سترہ رکھ کر نماز پڑھیں۔

(۲۹) مسجد وقف کی جگہ ہے جو پہلے آئے اس کا حق بنتا ہے کہ خالی جگہ پر بیٹھ جائے ایسے ہرگز نہ کریں کہ آدمی تو چلا جائے اور اپنی جگہ پر مصلی یا رومال رکھ دیں مسجد میں جگہ کا اپنے لیے مخصوص کرنا خلاف شریعت ہے۔

(۳۰) اپنی انگلیاں نہ چٹخائے۔

(۳۱) جہاں صف میں پوری جگہ نہ ہو وہاں گھس کر لوگوں کو تنگ نہ کرے۔

(۳۲) چھوٹے بچے یا مجنون کو مسجد میں نہ لے جائیں۔

(۳۳) تیل نہ لگائے۔
(۳۴) کنگھی نہ کرے۔
(۳۵) بالوں کو اٹھائے۔
(۳۶) صفائی کا خاص خیال رکھے۔
(۳۷) بستر وغیرہ ایک جگہ رکھ کر کپڑا ڈال دے۔
(۳۸) اعتکاف کی نیت سے رہیں۔
(۳۹) داخل ہوں تو تحیۃ المسجد ادا کریں۔
(۴۰) اگلی صف خالی چھوڑ دیں۔
(۴۱) نمازیوں کے آنے سے قبل ہر چیز سے فارغ ہوں۔
(۴۲) سامان اکٹھا ہو۔
(۴۳) کوئی چیز نہ لٹکائیں تولیہ رومال وغیرہ۔
(۴۴) اونچی آواز سے ہنسا منع ہے۔اونچی آواز سے نہیں بولنا چاہیے۔
(۴۵) مسجد میں نہ تھوکے۔
(۴۶) کھانے کے لیے دسترخوان کے نیچے پلاسٹک وغیرہ بچھائیں۔
(۴۷) مسجد اللہ پاک کے گھروں میں سے ایک گھر ہے۔ہمیں چاہئے کہ مسجد کا احترام کریں کیونکہ یہ عبادت اور رحمت کے نازل ہونے کی جگہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین جگہیں مسجدیں ہیں اور بدترین جگہیں بازار ہیں اور مسجد میں دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

یہ نماز، تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کے لیے بنائی گئی ہیں۔ اس لیے مساجد میں کوئی بھی ایسا کام جس میں شور وشغب یا مسجد کی بے حرمتی کرنا ممنوع ہے شریعت اسلامیہ نے مسجد کی عظمت اور احترام کو برقرار رکھنے کے لیے بہت سے احکام اس لیے بتلائے ہیں۔

(۴۸) مسجد کو پاک صاف رکھا جائے۔اس میں بدبودار چیزیں ساتھ لے کر نہ جائیں اور نہ کھا کر جائیں۔بلکہ خوشبو اور عطر لگا کر جائیں۔

(۴۹) مسجد میں صرف خدا کی عبادت کی جائے۔ کسی انسان کی اچھائی اور برائی نہ بیان کی جائے۔ مساجد میں دنیاوی باتیں اور ہنسی مذاق نہ کیا جائے۔

(۵۰) مسجد میں پاک صاف ہو کر جائے۔ یعنی جسم بھی پاک ہو کپڑے بھی پاک ہوں جو آدمی نماز کی نیت سے باوضو ہو کر مسجد کی طرف آتا ہے ہر ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

(۵۱) تمام فرض نمازیں مسجد میں ادا کی جائیں۔ جو کوئی بلا عذر گھر پر نماز پڑھے۔ اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ باجماعت نماز ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(۵۲) مسجد میں پانچوں وقت اذان دی جائے اور باجماعت نماز ادا کی جائے۔

(۵۳) مسجد میں خاموشی سے رہے اور بات کرنی ہو تو آہستہ کی جائے۔ زیادہ وقت ذکر و اذکار۔ دعا۔ نوافل اور تلاوت قرآن پر خرچ کیا جائے۔

(۵۴) مسجد میں جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے۔ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنا گناہ ہے۔

(۵۵) مسجد میں مساوات و اخوت کو برقرار رکھا جائے۔ کسی کو کسی پر کوئی ترجیح نہ دی جائے۔ مسجد میں امیر و غریب اور حاکم و محکوم کی کوئی تمیز نہ کی جائے۔ جو پہلے آئے وہ آگے بیٹھے جو بعد میں آئے جہاں جگہ خالی ہو بیٹھ جائے۔ بعد میں آنے والا دوسروں کو پھلانگ کر آگے نہ جائے یہ خلاف سنت ہے۔

(۵۶) مسجد میں کسی پر ظلم و زیادتی نہ کی جائے۔ نہ کوئی ایسی بات کہی جائے جس سے کسی کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔ نہ کوئی ایسا کام کیا جائے جو دوسروں کی اذیت کا سبب بنے۔

(۵۷) مسجد کی امامت تقویٰ کی بنیاد پر طے کی جائے جو علم اور عمل کے لحاظ سے اعلیٰ ہو اسے امام بنایا جائے۔

(۵۸) مسجد میں خرید و فروخت نہ کی جائے اور نہ سوال کیا جائے۔ اور نہ گمشدہ چیز کا اعلان کیا جائے۔

(۵۹) جب اذان سنے تو فوراً مسجد کی طرف چل پڑے اور جب مسجد میں داخل ہو تو، دایاں پاؤں پہلے رکھے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ بعد دعا اعتکاف

کی نیت کرے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (مسلم)

(۶۰) مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل تَحِيَّةُ الْمَسْجِدْ پڑھے۔ اس کے بعد بیٹھے۔ اگر فرض نماز سے پہلے سنتیں پڑھنی ہوں اور وقت کم ہو تو ان سنتوں میں ہی تحیۃ المسجد کی نیت کر لے۔ مثلاً ظہر یا عصر کے وقت۔ اگر وقت ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے پھر سنتیں پڑھے۔ بجز فجر کی نماز کے وقت کے۔ کیونکہ صبح کی فرض نماز سے پہلے صرف دو سنتیں ثابت ہیں۔ لہٰذا اگر سنتیں مسجد میں پڑھنی ہوں تو ان میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لے اور اگر گھر سے پڑھ کر مسجد میں آئے تو بیٹھ جائے اور تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔

(۶۱) مسجد میں بھاگنے۔ دوڑنے اور شور غل مچانے کی سخت ممانعت ہے۔ مسجد میں تھوکنے اور ناک صاف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے مسجد میں کوئی گندگی نہ پھیلائی جائے۔

(۶۲) جب تک مسجد میں رہے باوضو رہے۔ مسجد میں کھانا پینا اور سونا بھی جائز نہیں۔ مگر مسافر اور معتکف کے لیے اجازت ہے۔ مقیم کے لیے کھانا پینا اور سونا جائز نہیں۔ مسجد کی مختلف چیزوں کو ذاتی اور انفرادی تقاضوں پر خرچ نہ کرے۔

(۶۳) جب مسجد سے نکلے تو بایاں پاؤں پہلے باہر نکالے اور جوتی دائیں پیر میں پہلے پہنے، درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ!

(اے اللہ میں نے تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں......!)

(۵۲) مجلس کے آداب کا مذاکرہ

مجلس میں بیٹھنے سے پہلے سوچ کہ کیوں بیٹھا ہوں۔ اگر اللہ کی نافرمانی پر لوگ جمع ہوئے ہوں پھر تو حکم یہی ہے کہ وہاں نہ بیٹھو اور اگر خیر کی مجلس ہو اب نیت یہ کرو۔ تا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور اللہ کا حکم بھی یہی ہے کہ یاایھا الذین امنو اتقوا اللہ وکونو امع الصادقین. کہ ایمان والو اللہ سے ڈرو اور نیک لوگوں کی مجلس میں رہو تو میں اس لیے بیٹھا ہوں۔

(۱) مجلس میں جہاں جگہ مل جائے وہاں بیٹھ جانا۔
(۲) کسی کو پھلانگ کر آگے نہ جانا۔
(۳) بقدر ضرورت آواز کو اونچا رکھنا۔
(۴) مجلس کے درمیان سے نہ جانا۔
(۵) فضول سوالات نہ کرنا۔
(۶) جس کے بارے میں پوچھا جائے اسی کا جواب تھوڑے الفاظ میں دینا۔
(۷) کسی کی محبوب چیز کو برا نہ کہنا۔
(۸) مجمع میں بیٹھتے وقت جو بھائی بات کر رہا ہو اس کی طرف دیکھنا چاہیے۔
(۹) کسی چیز کے ساتھ کھیلنا نامناسب ہے ایسی حرکت کرنا کہ لوگ محسوس کریں اس سے باز آجانا مثلاً کان ناک میں انگلی ڈالنا تنکے کے ساتھ کھیلنا داڑھی کے ساتھ کھیلنا۔
(۱۰) خیر کی بات ہو ورنہ خاموش رہنا۔
(۱۱) مجلس میں بے ریش لڑکوں کو نہ بٹھانا۔ یعنی جن کی بالکل داڑھی نہ ہو۔
(۱۲) ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کرنا۔
(۱۳) ہر ایک کی بات کو توجہ سے سننا۔
(۱۴) دین کے اعتبار سے اگر مجلس میں بڑا بیٹھا ہو تو اس کی طرف پیٹھ نہ کریں۔
(۱۵) بڑوں اور علماء حضرات کی مجلس میں خاموشی سے بیٹھو اور ان کی باتیں خوب توجہ سے سنو۔
(۱۶) بزرگوں کے سامنے ٹیک لگا کر نہ بیٹھو۔
(۱۷) جب کسی مجلس میں جاؤ تو کلام سے پہلے سلام کرو اور جب واپسی ہو تب بھی سلام کرو۔
(۱۸) مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے۔ اگر اہل مجلس کے کام میں یا بات چیت میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے تو سلام کر کے چپکے سے بیٹھ جائے۔
(۱۹) جب کسی مجلس میں پہنچو تو جہاں جگہ خالی ہو بیٹھ جاؤ۔ یہ مکروہ ہے کہ دوسروں کو اٹھا کر تم وہاں بیٹھ جاؤ۔
(۲۰) جب کوئی شخص نیا مجلس میں آوے اور جگہ تنگ ہو تو اہل مجلس کو چاہیے کہ ذرا ذرا سرک جائیں اور مل کر بیٹھ جائیں تاکہ آنے والے کے لیے جگہ بن جائے۔

(۲۱) جس جگہ صرف تین آدمی ہوں تو یہ جائز نہیں ہے کہ تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگیں۔اس سے اس بھائی کا دل رنجیدہ ہو گا۔اگر زیادہ آدمی ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔کسی ایسی زبان میں بات کرنا جس کو تیسرا آدمی نہیں جانتا وہ بھی اسی حکم میں ہے۔

(۲۲) اگر مجلس بند مکان یا کمرے میں ہو رہی ہے تو مسنون ہے کہ اجازت لے کر اندر جائیں۔

(۲۳) جب کوئی بڑا شخص جس کو دین کی عزت حاصل ہو تمہارے پاس آئے تو بہتر ہے کہ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔لیکن کوئی مسلمان اپنے لیے اس بات کو پسند نہ کرے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں۔

(۲۴) کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھ جائے۔(ترمذی)

(۲۵) مجلس میں سب لوگ متفرق نہ بیٹھیں بلکہ مل مل کر بیٹھیں۔(ابوداؤد)

(۲۶) جب کوئی مسلمان بھائی تمہارے پاس آئے تو جگہ ہونے کے باوجود اس کے اکرام کے لیے ذرا سرک جاؤ۔(طبرانی)

(۲۷) ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رو ہو کر بیٹھا جائے۔(طبرانی)

(۲۸) مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں۔یعنی مجلس میں جو باتیں سنیں ان کا دوسری جگہ نقل کرنا امانت داری کے خلاف ہے اور گناہ ہے۔(ابوداؤد)

(۲۹) اگر مجلس سے اٹھ کر جائے اور واپس آنے کا ارادہ ہو تو کوئی چیز اپنی جگہ رکھ جائے تاکہ کوئی دوسرا اس جگہ نہ بیٹھے۔

(۳۰) جب مجلس ختم ہو تو یہ دعا تین بار پڑھیں۔یہ اس مجلس کا کفارہ ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

فائدہ: اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان پر مہر بن جائیں گے اور اگر فضول اور لغو باتیں کی ہونگی تو وہ معاف ہو جائیں گی۔

(۳۱) کوئی مجلس بھی ہو اس میں اللہ کا ذکر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ضرور ہونا چاہیے کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ کوئی جماعت جب کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے خسارہ کا باعث ہوگی۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چاہیں انہیں عذاب دیں، چاہے معاف کردے۔ (واللہ اعلم)

(۵۳) سونے کے آداب کا مذاکرہ

انسان پر نیند کا طاری ہو جانا اللہ تعالیٰ کی نعمت اور احسان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا ہم نے رات کو اس لیے پیدا فرمایا ہے تا کہ تم کو آرام مل جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر میں سوتا ہوں اب اللہ تعالیٰ کے حکم کو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پورا کرو گے تو وہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

آداب

(۱) سونے سے پہلے دو رکعات صلوٰۃ توبہ پڑھیں۔ (۲) سب کو معاف کر کے سونا چاہیے۔ (۳) تین تسبیحات پوری کر کے سونا چاہیے۔ (۴) دروازے کو بسم اللہ پڑھ کر بند کریں۔ (۵) تہجد کی نیت کر کے سونا چاہیے۔ (۶) تہجد کے فضائل ذہن میں رکھ کر سونا چاہیے۔ (۷) پہلے دایاں پاؤں اندر کر کے سونا چاہیے۔ (۸) تیل اور سرمہ لگا کر سونا چاہیے (۹) مسواک کر کے سونا چاہیے (۱۰) سنت کے موافق سوئے۔ (۱۱) ذکر کر کے سونا چاہیے۔ (۱۲) رات کے وقت پانی دیکھ کر پئیں۔ (۱۳) ایسی جگہ نہ سوئے جہاں پر حفاظت کا سامان نہ ہو مثلاً چھت پر دیوار ین نہ ہو وغیرہ۔ (۱۴) اکیلا نہ سویا کریں۔ (۱۵) ہر ایک کا بستر علیحدہ ہو۔ (۱۶) رات کا پہرا بھی مقرر کریں۔ (۱۷) اگر سوتے وقت خراٹے زیادہ ہوں جس سے تکلیف ہوتی ہو تو ساتھی کو پہلے بتا دیں۔ (۱۸) تہجد کے لیے اٹھتے وقت انتہائی خاموشی کے ساتھ اٹھیں تا کہ دوسرے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ (۱۹) تہجد کے لیے اٹھتے وقت سب ساتھیوں

کے بارے میں اچھا گمان رکھے۔(۲۰) اپنے سونے کی جگہ بھی ذمہ دار کو بتائے۔(۲۱) مسجد میں اعتکاف کی نیت کر کے سونا چاہیے۔(۲۲) احتلام ہو جانے کا علم ہوتے ہی فوراً مسجد سے نکل کر غسل کریں (۲۳) اوندھا ہو کر نہ لیٹے یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

سونے کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۲۴) سونے سے پہلے وضو کرے۔

(۲۵) جب بستر پر جانے لگے تو اس کو جھاڑ لے۔ اگر مسجد کے اندر ہو تو وہاں نہ جھاڑے بلکہ تین مرتبہ ہاتھ پھیر دے۔

(۲۶) داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ چاہے بعد میں کروٹ بدل لے۔ داہنا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ لے۔

(۲۷) سونے سے پہلے چراغ بجھادے موم بتی اگر زیرو کا بلب ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۸) سونے سے پہلے چولہا وغیرہ کی آگ بھی بجھادے۔ کیونکہ وہ تمہاری دشمن ہے۔

(۲۹) زمین پر سونا بھی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۳۰) استغفار کر کے سوئے۔

(۳۱) پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹنا بھی جائز ہے۔ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو چت نہ لیٹے۔

(۳۲) مسجد میں موٹا کپڑا اچھا کر سوئے۔

(۳۳) عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

(۳۴) اگر ناپاکی کی حالت میں آرام کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے ناپاک جگہ دھولے اور پھر وضو کر لے۔

(۳۵) سونے سے پہلے سرمہ لگانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہر آنکھ میں تین مرتبہ سلائی لگائے اور دائیں آنکھ سے شروع کرے۔

(۳۶) اگر حقہ یا سگریٹ کی عادت ہو تو سونے سے پہلے مسواک کر کے سوئے۔ حقہ پینے والوں کو چاہیے کہ سوتے وقت حقہ کو اپنے سے دور کر دیں۔ سگریٹ یا حقہ پیتے پیتے نہ سوئیں۔ کیونکہ اس سے جانی نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔

(۳۷) سونے سے پہلے تمام برتنوں کو دھو کر ڈھانپ دے کوئی برتن کھلا نہ رہے۔ اس سے دباؤ کا اثر رہتا ہے اور شیطان راہ پاتا ہے۔ اگر ڈھانپنے کے لیے کچھ نہ ہو تو بسم اللہ پڑھ کر برتنوں پر لکڑی رکھ دو۔ (بخاری)

(۳۸) نماز عشاء کے بعد جلدی سو جائے۔ ادھر ادھر کے قصے کہانیاں نہ سنے اور نہ سنائے۔ مگر تلاوت اور ذکر اذکار وغیرہ یا نصیحت کی باتیں کرنا جائز ہے۔

(۳۹) سوتے وقت مندرجہ ذیل دعائیں پڑھ کر سوئے۔

(ا) داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ

(ب) یا یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (بخاری ومسلم)

(ج) سُبْحَانَ اللہ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اور اَللہُ اَکْبَرْ ۳۴ بار پڑھ کر سارے بدن پر دم کر لے۔

(د) آنحضور ﷺ کا یہ بھی معمول تھا کہ تکیہ پر سر رکھنے کے بعد قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں پھونک لیتے۔ پھر ان کو کھول کر پورے بدن مبارک پر جہاں تک ہاتھ جاتا پھیر لیتے۔ اور ہاتھوں کو سر اور چہرے سے نیچے کی جانب پھیرنا شروع کرتے اس طرح تین مرتبہ کریں۔

(ہ) ایک مرتبہ آیت الکرسی بھی پڑھ لے۔ اس کے پڑھنے سے اللہ کی طرف سے رات بھر ایک محافظ فرشتہ اس پر مقرر رہے گا۔ کوئی شیطان اس کے پاس نہیں آئے گا۔

(و) اگر ہو سکے تو قرآن کی کوئی سی سو آیات رات میں کسی وقت پڑھ لیا کرے آنحضور ﷺ کا فرمان ہے جس نے رات میں سو آیتیں پڑھ لیں وہ اللہ کے ہاں غافلوں میں نہ لکھا جائے گا۔

(م) اگر ہو سکے تو مذکورہ ذیل دس آیات رات میں کسی بھی وقت پڑھ لے۔
(۱) پہلی چار آیتیں سورۃ بقرۃ کی۔(۲) آیت الکرسی (۳) آیت الکرسی کے بعد کی دو آیتیں (۴) سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں۔

(ط) اگر مندرجہ بالا ذکر کی فرصت نہ ہو تو کم از دس آیات پڑھ کر ضرور سوئے۔ کیونکہ آنحضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو دس آیات کی تلاوت، کسی رات میں کرے۔ وہ اس رات میں غافلین سے شمار نہیں ہوگا۔ لہٰذا اگر سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ لے تو اس فضیلت کا مستحق بن جائے گا۔

اس کے علاوہ رات کے وقت سورۂ یٰسین، سورۂ واقعہ اور سورۂ حم سجدہ اور سورۂ تبارک الذی پڑھنے کے بڑے فضائل احادیث میں مذکور ہیں اگر توفیق ہو تو ضرور پڑھنے کی کوشش کرے۔

(۵۴) دعا کے آداب کا مذاکرہ

صحیح یقین کے ساتھ دعا مانگنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے رب سے عاجزی اور آہستگی سے دعا کر اور دن رات صرف اللہ سے مانگے اللہ مانگنے سے خوش ہوتے ہیں۔ ذرہ برابر بھی کمی اللہ کے خزانوں میں نہیں آتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی چیز بھی اللہ سے مانگنی ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ نمک بھی مانگتے تھے۔ جو لوگ دوزخ میں جا رہے ہیں ان کے لیے دعا مانگے اپنی حاجتوں کو اللہ کے سامنے رکھیں۔ ساری امت کی طرف سے استغفار کریں۔ اپنے آپ کو قبول کروائیں۔ بزرگوں کی زندگی میں برکت کے لیے دعا کریں۔ پیسے جیب میں ہیں تو پھر بھی کہے ان پیسوں سے کچھ نہیں ہوتا ہے، اللہ ہی سے ہوتا ہے۔ ہدایت مانگے اپنے لیے، گھر والوں کے لیے اور پوری امت کے لیے خیر و عافیت کی دعا مانگے، اللہ سے مانگنے کی وجہ سے چیزوں کا تأثر دل سے نکل جائے۔

آداب دعا

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دعا تمام عبادات کا مغز ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عبادت سے بھی خدا کی درگاہ میں اپنی بندگی کا اظہار کرنا ہی مقصود ہوتا ہے۔ اور بندگی کا اظہار عاجزی سے ہی ہوسکتا ہے۔ اور دعا میں تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دین کا ستون ہے اور آسمان وزمین کا نور ہے۔

دعا کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) دعا کی قبولیت کے لیے حرام کھانے پینے سے پرہیز کرے۔

(۲) قبولیت دعا کے اوقات اور مقامات کا خاص خیال رکھے۔ کیونکہ اوقات اور خاص خاص مقامات پر دعا فوراً قبول ہوتی ہے مثلاً آذان کے بعد۔ فرض نماز کے بعد۔ تہجد کے وقت۔ میدان عرفات۔ مقام ابراہیم وغیرہ۔

(۳) دعا مانگتے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ یا کندھوں تک اٹھائے۔ اور دونوں ہاتھ آپس میں ملے ہوئے ہوں۔ انگلیوں کا رخ کعبہ کی طرف اور ہتھیلیوں کا رخ منہ کی طرف ہو۔

(۴) جب ہاتھ کھڑے کرلے تو پہلے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھے۔ پھر درود شریف پڑھے۔ پھر دعا مانگے۔ اگر عربی زبان میں دعا یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں ہی مانگے۔

(۵) دعا مانگتے وقت قبولیت دعا کے لیے یقین کامل رکھے۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب دعا کرو تو یقین رکھو کہ ضرور قبول ہوگی۔

(۶) نہایت عاجزی اور خشوع سے دعا مانگے۔ کیونکہ جو خضوع وخشوع اور خلوص نیت سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی شکوک کے ساتھ دعا مانگے گا، اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

(۷) دعا مانگتے ہوئے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہر دعا قبول ضرور ہوتی ہے۔ مگر دعا کا فلسفہ یہ ہے کہ بعض اوقات جو مانگتا ہے وہی مل جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اس

کا بدل مل جاتا ہے اور بعض اوقات اس کا اجر آخرت میں جمع ہوتا ہے۔

(۸) ہر دعا کے اول و آخر میں درود شریف ضرور پڑھے کیونکہ درود کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا کی پاک ذات سے یہ بات بعید ہے کہ درود کو قبول کرے اور دعا کو رد کر دے۔

(۹) دعا سے پہلے توبہ کرے اور ظلم کو دل سے نکال دے۔ کیونکہ بہت سی دعائیں کدورت دل کی وجہ سے رد ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیر لے۔

(۱۱) دعا کو خوب ذوق شوق سے مانگے اور دعا میں گناہ کی چیز مت مانگے اگر کام ہونے میں دیر بھی ہو جائے تو بھی تنگ آ کر دعا مانگنا نہ چھوڑے

(۱۲) دعا کرتے وقت خدا سے رو رو کر مانگے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل ہی بنا لے۔

(۱۳) اگر امام ہو تو تنہا اپنی لیے دعا نہ مانگے بلکہ تمام مقتدیوں کے لیے بھی دعا مانگے۔ اور میری کی بجائے ہماری اور میں کی بجائے ہم کے الفاظ استعمال کرے۔

(۱۴) آنحضور ﷺ سے جو دعائیں منقول ہیں انہیں اختیار کرے۔ وہ ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ہیں۔

(۱۵) دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا بھی مستحب ہے۔ مثلاً صدقہ دینا۔ یا نماز پڑھنا وغیرہ۔

(۱۶) دعا سے پہلے ناپاکی۔ نجاست، گندگی۔ غلاظت سے پاک و صاف ہونا بھی مستحب ہے۔

(۱۷) دعا سے پہلے وضو کرے۔ پھر صَلٰوۃُ الْحَاجَتْ پڑھے پھر دو زانو بیٹھ کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگے۔ یہ عمل بھی مستحب ہے۔

(۱۸) دعا مانگتے وقت آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا۔ قافیہ بندی کرنا۔ بالقصد نغمہ سرائی کرنا مکروہ ہے۔

(۱۹) انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے نیک بندوں کے وسیلے سے دعا مانگنا مستحب ہے۔

(۲۰) اپنی ذات سے دعا شروع کرے اور پھر اپنے ماں باپ کے لیے دعا مانگے۔ اور پھر تمام مسلمان بھائیوں کے لیے دعا کرے۔

(۵۵) ذکر کے آداب کا مذاکرہ

ذکر کے لیے مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھے۔

(۱) پاکیزگی

ذاکر کو چاہیے کہ ذکر سے پہلے اپنے بدن اور کپڑوں کو حقیقی اور معنوی نجاستوں سے پاک وصاف کرے۔

(۲) توجہ

ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔ ورنہ ذکر کی خاطر خواہ تاثیر پیدا نہ ہوگی۔

(۳) عاجزی

ذکر کرتے وقت دل میں نہایت عاجزی اور انکساری پیدا کرے۔

(۴) قبلہ رُخ ہونا

ذکر کرتے وقت قبلہ رخ بیٹھنا چاہیے۔ یہ بھی ذکر کے اہم آداب میں سے ہے

(۵) اوقات کا انتخاب

ذکر لسانی مخصوص اوقات میں کرنا چاہیے۔ یہ اوقات بھی انسان کی طبعیت پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً سحری کا وقت بھی اپنی سحر انگیزی کے لیے مشہور ہے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

(۶) خلوص نیت

قبولیت ذکر کے لیے اخلاص بھی اولین شرط ہے لہٰذا یہ پیدا کرنا ضروری ہے۔

(۷) مناسب ماحول

ماحول کا بھی طبعیت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس لیے پرسکون اور پاکیزہ ماحول میں ذکر کرنا چاہیے اگر جسم اور کپڑوں پر خوشبو لگالی جائے تو بہتر ہے۔

ذکر کرنے کا طریقہ

پہلے درود شریف اس دھیان سے پڑھنا کہ اللہ پاک دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو سامنے رکھتے ہوئے درود پڑھنا۔ جیسے ہم دو آدمی باتیں کرتے ہیں ایسی ہی اللہ پاک سے سرگوشی، گفتگو اور مناجات کرنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا۔ ایک فرشتہ درود شریف کرلے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ درود فلاں ابن فلاں نے پڑھا اور پڑھ کر بھیجا ہے۔ کم از کم روزانہ ہزار دفعہ درود پاک پڑھے۔

استغفار پڑھنا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اپنے ایک ایک گناہ کو سامنے رکھتے ہوئے اس دھیان اور توجہ سے پڑھنا کہ اللہ پاک نے مغفرت کر دی یہ یقین ہو جائے کہ دل و دماغ معطر ہو گئے اور خوشبودار ہو گئے۔ گناہ کی بدبو زائل ہو گئی اور تمام گناہ ختم ہو گئے۔

تیسرا کلمہ پڑھنا۔ اور اس دھیان سے پڑھنا کہ جب سبحان اللہ کہا تو سوچے کہ اے اللہ تو پاک ہے مقدس ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے۔ اور الحمد للہ کہتے ہوئے سوچے اے اللہ تو تمام خوبیوں اور صفات سے متصف ہے تمام خوبیاں تیرے اندر ہیں۔ اللہ اکبر کہے تو سوچے کہ تمام مخلوق سے بڑی ذات اللہ کی ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ تیری عظمت اور بڑائی اور جلالت شان کا میں تو اعتراف کرنے سے عاجز ہوں اور میری عقل اتنی ناقص ہے کہ اے اللہ آپ کی بڑائی کے تصور کا ادراک کرنا ناممکن ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرمایا: "جس کی دعوت زوردار ہو گی اس کا ذکر بھی زوردار اور پرنور ہو گا ذکر بلند آواز سے کرنا جو اپنے کانوں کو سنائی دے اور دو زانو ہو کر اللہ کا ذکر یکسوئی کے ساتھ کرنا۔ ذکر کے لیے وقت اور جگہ متعین کرنا اور ذکر کرتے ہوئے ادھر ادھر نہیں دیکھنا توجہ پوری اللہ کی طرف

ہواور آخر میں سوچنا کہ دھیان کتنا نصیب ہوا کہ سو فیصد ہے تو اللہ کا شکر کریں اور اگر سو فیصد اللہ کا دھیان نصیب نہیں ہوتو اس پر استغفار کریں تا کہ اگلی دفعہ کی پوری ہو جائے۔

(۵۶) جسم کو بنانے کا مذاکرہ

ہمارا ظاہر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو، تو اللہ جل جلالہ کو یہ جسم محبوب ہے۔

(۱) داڑھی کا بڑھانا۔
(۲) مونچھوں کو کٹوانا۔
(۳) بغل اور زیرِ ناف بال کی صفائی کرنا کم از کم ۷ دن کے بعد ہو زیادہ سے زیادہ ۴۰ دن کے بعد ہو۔
(۴) کپڑے کو سنت کے مطابق سلوانا اور پہننا اور اتارنا۔
(۵) ناخنوں کا کاٹنا۔
(۶) پگڑی باندھنا۔
(۷) رات کے وقت تیل اور سرمہ لگانا۔
(۸) جمائی آتے وقت فوراً انبیاء کرام علیہم السلام کا سوچا جائے کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے آتی ہے اور شیطان انبیاء علیہم السلام کے پاس نہیں آتا ہے اس سوچ سے جمائی ختم ہو جائے گی۔ یا پھر منہ کو بالکل بند کریں اور یہ نہ ہو سکے تو منہ پر ہاتھ رکھ دیں۔
(۹) چھینک آتے وقت الحمدللہ کہے۔
(۱۰) کوئی سلام کہے تو اس کا جواب دیں۔
(۱۱) کوئی بھی آپ سے سوال کرے تو اس کو خالی واپس نہیں کرنا چاہیے۔
(۱۲) چادر یا رومال آپ کندھے پر رکھنا چاہیے۔
(۱۳) لاٹھی بھی ساتھ ہو۔
(۱۴) جب ایک جوتا ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلو بلکہ اس کو بھی ہاتھ میں لے کر ننگے پاؤں چلو، شناختی اور قبلہ نما پاس ہو۔

(۱۵) مسواک بھی اپنے پاس رکھیں۔
(۱۶) لنگی باندھنا۔
(۱۷) شلوار یا لنگی کو ٹخنے سے اوپر باندھنا چاہیے۔
(۱۸) سر کے بالوں کو منڈوانا۔
(۱۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدھا جسم دھوپ میں ہو اور آدھا سائے میں ہو بلکہ مکمل دھوپ میں بیٹھے یا سائے میں بیٹھے۔

(۵۷) راستے میں چلنے کے آداب کا مذاکرہ

(۱) دائیں طرف چلنا۔
(۲) چلنے کا انداز ایسا ہو جیسا اوپر سے اترائی کی طرف آ رہا ہو۔
(۳) نظر کی حفاظت ہو۔
(۴) سلام کا اہتمام ہو۔
(۵) راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا۔
(۶) کسی پر کوئی بوجھ ہو تو اس کو ہلکا کرنا یعنی اس سے لے لینا۔
(۷) جماعت بن کر چلنا کم از کم تین ساتھی ہوں۔
(۸) پہلے کسی نیکی کی نیت کر لو بعد میں چلنا شروع کرو۔
(۹) چلتے چلتے دعوت کا یا سیکھنے کا عمل شروع کرو۔

(۵۸) چند دیگر مذاکرے

بارہ اصول

بارہ باتیں ایسی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے ان میں چار کو زیادہ کرنا ہے، چار کو کم کرنا ہے اور چار سے پرہیز کرنا ہے۔

جن چار کو زیادہ کرنا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) دعوت الی اللہ۔ (۲) تعلیم و تعلم۔ (۳) ذکر و عبادت۔ (۴) خدمت۔

جن چار کو کم کرنا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) کھانا پینا۔ (۲) سونا۔ (۳) باتیں کرنا (۴) مسجد سے باہر نکلنا۔

جن چار سے بچنا ہے۔ (۱) سوال۔ (۲) اشراف۔ (۳) اسراف۔ (۴) کسی کی چیز کو بغیر اجازت کے استعمال کرنا۔

پانچ پابندیاں

اس کے ساتھ پانچ چیزوں کی پابند کرنی ہے:

(۱) امیر کی اطاعت۔ (۲) تکبیر اولیٰ۔ (۳) تسبیحات۔ (۴) تہجد۔ (۵) اور نظر کی حفاظت۔

وضاحت

وہ چار کام جنہیں زیادہ کرنا ہے:

دعوت، تعلیم و تعلم، ذکر و عبادت اور خدمت۔

(۱) دعوت

یعنی ایمان و یقین اور ایمان والے اعمال کی طرف بلانا اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) خصوصی دعوت۔ (۲) عمومی دعوت۔ (۳) انفرادی دعوت۔ (۴) اجتماعی دعوت۔

(۲) تعلیم

اس کی دو قسمیں ہیں، انفرادی تعلیم اور اجتماعی تعلیم

(۳) ذکر و عبادت

(الف) ذکر (۱) قرآن پاک کی تلاوت (اور اس کے معانی سیکھنا سکھانا) (۲) اذکار مسنونہ۔ (۳) صبح و شام کی تسبیحات (کلمہ سوم، استغفار اور درود شریف سو سو بار صبح و شام) (۴) اپنی زبان کو کسی ذکر کا عادی بنانا (اس میں اختیار ہے کہ جس ذکر کا بھی مستقل ورد کیا جائے۔

(ب) عبادت: میں سے یہاں نماز کے متعلق بتایا جاتا ہے) جس کی موٹی موٹی دو قسمیں ہیں:

(۱) فرض نمازیں: جیسے قضائے عمری، پانچ وقتی نمازیں اور سنن موکدات۔
(۲) نفل نمازیں: جیسے تہجد، اشراق، چاشت، زوال، اوابین وغیرہ اور اس طرح تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، صلوٰۃ الحاجۃ، صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نوافل وغیرہ۔

(۴) خدمت

اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(۱) اپنی خدمت خود کرنا۔ (۲) اپنے امیر کی خدمت کرنا۔ (۳) اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنا۔ (۴) ہر محتاج کی خدمت کرنا۔

خدمت کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً کپڑے دھونا، بستر اٹھانا یا بچھانا پانی لا کر دینا اور کھانا پکانا وغیرہ لیکن موقع کی خدمت میں بہت تاثیر ہے۔

چار کام جن کو کم کرنا ہے۔
(کھانا، سونا، جائز باتیں کرنا اور مسجد سے نکلنا)

(۱) کم کھانا پینا: کم کھائیں پئیں اور کھانے اور کمانے پر وقت بھی کم لگائیں۔
(۲) کم سونا: نہ سونے سے صحت خراب ہو جاتی ہے لیکن ضرورت سے زیادہ سونا بھی مضر صحت ہے۔ سونے کے لیے دن رات میں چھ گھنٹے کافی ہیں کچھ رات میں سو جائے اور کچھ دن میں۔
(۳) جائز باتیں کم کرنا: زبان سے جتنی جائز باتیں کرنی ہیں ان کو بھی اختصار سے کیا جائے تفصیل سے پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔

چار باتیں جن سے پرہیز کرنا ہے۔
(سوال، اشراف، اسراف اور بغیر اجازت کے کسی ساتھی کی چیز کا استعمال)

(۱) سوال

بندوں کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار کرنا اور ان سے اپنی حاجت پوری کروانا، سوال کہلاتا ہے، سوال مندرجہ ذیل طریقوں سے ہو سکتا ہے:

(۱) قال کا سوال یہ ہے کہ زبان سے مانگا جائے۔

(۲) حال کا سوال اپنا حال ایسا بنالے کہ دوسروں کو رحم آ جائے کہ اس کی حاجت پوری کرنے کی ضرورت ہے۔

(۳) چال اور تدبیر سے حاجت پوری کروائے۔

(۲) اشراف

یہ کہ زبان سے تو سوال نہ کرے لیکن دل میں کسی بندہ سے کچھ حاصل کرنے کی طمع ہو، گویا بجائے زبان کے دل میں سوال ہو۔

تبلیغ میں نکل کر اس بات کی مشق کی جائے کہ کسی حال میں بھی دل کی توجہ اور غیر اللہ کی طرف نہ جائے بلکہ وسوسہ تک بھی نہیں آنے دے۔

(۳) اسراف

(فضول خرچی) ضرورت سے زیادہ جان یا مال کے خرچ کرنے کو اسراف کہتے ہیں۔ انسان میں دو چیزیں ہیں ایک ضروریات، دوسری خواہشات۔

ضروریات کا پورا کرنا ضروری ہے لیکن اس کا گھٹانا بہتر ہے۔ جبکہ خواہشات کو اسلام نے بالکل روک دیا ہے۔ اسراف جان کا بھی ہے، مال کا بھی اور اوقات کا بھی، ہر قسم کے اسراف کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔

(۴) بغیر اجازت کے استعمال

اجازت اور سوال میں بہت فرق ہے۔ سوال کا مقصد یہ ہے کہ حاصل شدہ چیز کو اپنے ملک میں لایا جائے جبکہ اجازت لینے والے کا مقصد، شے کو مستعار لے کر استعمال کرنا اور پھر اسے اصل مالک کو واپس کرنا ہوتا ہے اور اس طرح لینا جائز ہے جبکہ سوال کرنا حرام ہے اور بغیر اجازت کے دوسرے شخص کی چیز کو استعمال کرنا سخت ترین جرم ہے۔

اجازت لیتے وقت مندرجہ ذیل باتیں مدنظر رکھیں۔

(۱) مالک کو اس وقت خود ضرورت نہ ہو۔

(۲) احتیاط سے استعمال کر کے صحیح حالت میں واپس پہنچاؤ۔

(۳) ضرورت پوری ہونے پر فوراً واپس کرنی چاہیے۔
(۴) واپس کرتے وقت مالک کو اطلاع دو۔ (تفصیل کے لیے ''روانگی کی ہدایات'' از میاں جی محمد عیسیٰ صاحب فیروز پوری مطالعہ فرمائیں)

پانچ پابندیاں

(۱) امیر کی اطاعت

امیر کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے جب تک وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی مرضی کے خلاف حکم نہ دے۔

(۲) تکبیر اولیٰ (یا تکبیر تحریمہ)

جس کی حدیثوں میں بہت سی فضیلتیں آئی ہیں۔

(۳) تہجد

خود بھی اس کی پابندی کریں اور اپنے ساتھیوں کو بھی فضائل کے ذریعے اس کی ترغیب دلادیں۔

(۴) تسبیحات

کلمۂ تمہید، استغفار اور درود شریف ہر تینوں صبح و شام سو، سو بار پڑھیں۔ وقت کے تعین کے ساتھ معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے اور دھیان جما کر پڑھیں۔ فضائل، کتب فضائل میں دیکھ لیں۔

(۵) نظر کی حفاظت

اس کا اہتمام کریں کہ اس کے مفاسد بہت زیادہ ہیں۔

(۵۹) سفر کے آداب کا مذاکرہ

عام آدابِ سفر

(۱) سفر کو روانہ ہوتے وقت چار رکعت نفل نماز پڑھنا بہتر ہے۔

(۲) حضور پاک ﷺ نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳) سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔

(۴) جب لمبے سفر سے واپس آئیں تو رات کو اپنے گھر میں نہ جائیں۔

(۵) آپ ﷺ سفر سے واپسی پر چاشت کے وقت مدینہ میں داخل ہوتے، مسجد میں جاکر دو رکعتیں پڑھتے اور کچھ دیر لوگوں کی ملاقات کے لیے تشریف فرما رہتے۔

(۶) سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو ان کا خدمت گزار ہو۔

(۷) سفر میں اپنی ضرورت سے زائد کھانے پینے کی چیزوں سے اپنے نادار و محتاج ساتھیوں کی مدد کریں۔

(۸) جب رات کو جنگل میں پڑاؤ ڈالیں تو راستہ سے ایک طرف ہوکر قیام کریں۔

(۹) جب کسی منزل پر اتریں تو سب ساتھی اکٹھے اور ایک ہی جگہ رہیں۔

(۱۰) تبلیغی سفر میں مندرجہ ذیل ضروری اشیاء اپنے پاس رکھیں۔

فضائل اعمال (فضائل صدقات وغیرہ)

مسواک، لوٹا، مصلّٰی صابون، سوئی دھاگہ، دسترخوان، دیا سلائی، موم بتی، کنگھا، آئینہ، استرا، قینچی، سرمہ دانی، ٹارچ اور عصا (جو سترہ بن سکے) وغیرہ۔

سفر کی دعائیں

گھر سے نکل کر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ط

سواری کی دعائیں

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَاكُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَاِنَّآاِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پھر اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (۳بار) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۳ بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۱بار) پڑھے اور یہ استغفار پڑھ کر مسکرادے:

سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

بحری سفر کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ، بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ○

دورانِ سفر حسب ذیل دعا پڑھتا رہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ

جب بلندی پر چڑھے تو اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور اوپر سے نیچے اُتریں تو سُبْحَانَ اللّٰه کہے اور وادی یا کھلے میدان میں پہنچے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے۔

سواری کے جانور کو ٹھوکر لگے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے۔

جب کسی قیام گاہ میں قیام کرے تو یہ پڑھے:

اَعُوْذُبِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهَا اور یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا جب اپنے شہر کے قریب پہنچے تو یہ پڑھتا رہے:

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ○

جب گھر میں داخل ہو تو یہ کہے:

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَّا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا

سفر سے واپسی پر دو رکعت نفل پڑھے اور بخیر و عافیت لوٹ آنے پر اللہ کا شکر ادا کرے نیز لوگوں کے سامنے آپنے سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیان کرے دشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کرے (کتب: حصن حصین از امام جزریؒ، چھ نمبر از مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندی شہریؒ، تبلیغی اور اصلاحی مضامین از مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندی شہریؒ)

(٦٠) کارگزاری کا مذاکرہ

جماعت کے ساتھیوں کو تشکیل کے دن پورے کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو واپس ہونے سے پہلے مرکز جانا پڑتا ہے تاکہ وہاں کے ذمہ داروں کو مقامات تشکیل اور وہاں کے معمولات وحالات کے متعلق بتائیں، اسے کارگزاری کہتے ہیں۔

کارگزاری کا طریقہ

(۱) کارگزاری سننے کا وقت متعین کیا جاوے۔

(۲) کارگزاری شروع ہونے سے پہلے مقامی ذمہ داروں میں سے ایک ساتھی اس کی اہمیت اور ضرورت پر تھوڑی سی روشنی ڈالے۔

(۳) زیادہ مناسب طریقہ یہ ہے کہ سوالات وجوابات کے ذریعے کارگزاری سنی جائے۔

(۴) سوال کرنے والا اکرام کو ملحوظ رکھ کر سوال کرے خود کو ممتحن نہ سمجھے اور نہ اس شان سے سوال کرے جس سے یہ ظاہر ہو رہا ہو کہ امتحان لیا جا رہا ہے۔

(۵) اختتام کارگزاری پر سب کو واپسی کی ہدایات دی جائیں اور مقامی کام کی اہمیت بیان کر کے تشکیل کی جائے۔

وضاحت

مقامی کام کے اہم امور مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) تعلیم (۲) مشورہ۔ (۳) گشت۔ (۴) شب گذاری یعنی (شب جمعہ) (۵) ماہانہ سہ روزہ، (۶) نماز با جماعت۔ (۷) نوافل۔ (۸) قرآن پاک سیکھنے اور پڑھنے پر وقت لگانا۔ (۹) تسبیحات اور اپنے فالتو وقت کو مسجد میں گزارنا۔

(٦١) روانگی کی بات اور تقاضوں کا مذاکرہ

کام یہ ہے کہ پوری امت کے اندر استعداد پیدا ہو جائے۔ جو تقاضے چل رہے ہیں یہ کام نہیں ہے بلکہ کام پر آنے کا ذریعہ ہے۔ کام تو یہ ہے کہ کیسے میرے اندر اور ایک ایک فرد کے اندر حضور پاک ﷺ کا درد وغم پیدا ہو جائے۔ پھر غم والوں کو ان کے گھروں میں بھیج دیں کہ گھر والوں کو بھی سکھائیں۔ دعوت، تعلیم، ذکر، نفلیں استغفار کروائیں۔ اگلے

دن کارگزاری لیں۔ ہر تقاضہ روزانہ چلائیں ساری رات کی ترتیب بنائیں اور رات کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت کو سوچنا جو ان اعمال سے گذر جائے گا، وہ جان دینے کے لیے تیار ہوجائے گا رات کو ساری جماعت علیحدہ بیٹھ کر سوچے اور کارگزاری سامنے آجائے انفرادی طور پر تقاضوں کا ذہن بنایا جائے، پہلے دن جو رہ جائیں دوسرے دن ان کو پورا کریں۔ سب کو لینا ہے کسی کو نہیں چھوڑنا ہے ہر تقاضہ پر روزانہ محنت ہو، ہر وقت اللہ سے مانگیں۔ ایسی ترتیب نہ بنائی جائے جو نا مناسب ہو، باہر کی نقل وحرکت میں اندر کا کام متاثر نہ ہو۔ عزم کرلیں کہ پیشہ بدلنا ہے۔ نفلیں پڑھیں اور دعائیں مانگیں اور بستی میں پھیل جائیں۔

(۶۲) آداب بیت الخلاء کا مذاکرہ

اس حالت میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟...... تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ حال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے حضور ﷺ کے طریقے پر جب کریں گے تو عبادت بن جائے گا آداب یہ ہیں:۔

(۱) پیشاب کرنے کے لیے گاؤں سے دور جانا سنت ہے۔ (۲) بہتر یہ ہے کہ جیب میں مقدس اشیاء نہ ہوں۔ (۳) میوہ دار درخت یا سایہ دار درخت کے نیچے قضائے حاجت نہ کریں۔ (۴) ایسی فصل میں پیشاب نہ کریں جو کٹائی کے قریب ہو۔ (۵) زمین زیادہ سخت نہ ہو (۶) راستہ اور فصل میں پیشاب نہ کریں (۷) سوراخ میں پیشاب نہ کریں۔ (۸) اگر بیت الخلاء ہو تو پہلے پانی دیکھو۔ (۹) رومال یا کوئی کپڑا دروازے پر لٹکاؤ۔ (۱۰) پیشاب کرتے وقت کسی اور کام میں مشغول نہ ہوں۔ (۱۱) پہلے زمین کو پاؤں کے ذریعے مارو تاکہ اپنا ذکر بند کردے۔ (۱۲) اندر جانے سے پہلے بِسْمِ اللهِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثْ پڑھ کر داخل ہوجاؤ۔ (۱۳) بیٹھتے وقت ازار بند بیٹھنے سے قریب ہوکر کھولو۔ (۱۴) نہ تو قبلہ کی طرف بیٹھے ہو اور نہ منہ ہو۔ (۱۵) ہوا کے جانب بھی نہ بیٹھو۔ (۱۶) بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے بائیں ہاتھ سے پیٹ کو دبا کر دایاں ہاتھ سر پر رکھو۔ (۱۷) مناسب ہے کہ سر پر رومال یا ٹوپی ہو۔ (۱۸) ڈھیلے بھی موجود ہوں اور پانی بھی۔ (۱۹) کسی کو بات کا جواب دینا ویسے باتیں کرنا پیشاب کرتے وقت یا غسل

پاخانہ اور پیشاب کرنے کا مسنون طریقہ

(۱) اگر جنگل ہو تو ایسی جگہ تلاش کرے جہاں لوگوں کی نظر نہ پڑے یا کسی دیوار وغیرہ کی آڑ میں بیٹھے۔

(۲) بیٹھنے سے پہلے ازار بند نہ کھولے۔

(۳) چاند یا سورج کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھے۔

(۴) بغیر کسی معقول وجہ سے کھڑا ہو کر پیشاب نہ کرے۔

(۵) وضو یا نہانے کی جگہ پر پیشاب نہ کرے۔

(۶) جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو بایاں پیر پہلے رکھے۔ واپسی کے وقت دایاں پیر پہلے نکالے۔

(۷) ایسی چیز پاخانہ کرتے وقت ساتھ نہ لے جائے جس پر خدا کا نام لکھا ہو۔ (ترمذی)

(۸) پاخانے میں بیٹھ کر بات چیت یا ذکر اذکار نہ کرے بلکہ اپنی گندگی کا دھیان کرے۔

(۹) فرمایا خاتم النبیین فخر موجودات سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جب پاخانہ کیلئے جاؤ تو پیشاب کے مقام کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوؤ۔ (حدیث)۔

(۱۰) استنجاء داہنے ہاتھ سے صاف نہ کرو۔ (مسلم)

(۱۱) بڑا استنجاء تین پتھروں (یا تین ڈھیلوں سے کرو) (مسلم)

(۱۲) جب پاخانہ جاؤ تو قبلہ رخ ہو کر اور قبلہ کو پشت کر کے نہ بیٹھ (بخاری)

(۱۳) جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرو تو اس کے لیے (مناسب) جگہ تلاش کرلو۔

(۱۴) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرو کیونکہ اکثر وسوسے اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

(۱۵) کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔

(۱۶) پاخانہ کرتے وقت آپس میں باتیں مت کرو۔

(۱۷) پانی کی گھاٹوں پر، راستوں میں، سایہ کی جگہوں میں، جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں پاخانہ نہ کرو۔ (ابوداؤد)

(۱۸) بسم اللہ کہہ کر بیت الخلاء میں داخل ہو۔ کیونکہ بسم اللہ جنات کی آنکھوں اور انسان کی شرم گاہ کے درمیان آڑ ہے۔ (ترمذی شریف) (پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں)

(۱۹) پاخانے سے پہلے پتھر یا مٹی کے ڈھیلے اپنے پاس رکھ لے۔ فراغت کے بعد ایک ڈھیلے کو بائیں ہاتھ میں لے کر پاخانے کے مقام کے قریب خشک جگہ پر رکھ کر نجاست کی طرف کھینچے۔ اس طرح نجاست کو صاف کرے۔ خیال رہے کہ نجاست دوسری جگہ پر نہ لگنے پائے۔ اسی طرح تینوں ڈھیلے استعمال کرے۔

(۲۰) اگر تین ڈھیلوں سے بھی پاک نہ ہو سکے تو اور ڈھیلے کام میں لائیں۔ یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ لیکن وہ تعداد کے لحاظ سے طاق ہی رہیں۔

(۲۱) ڈھیلوں سے استنجا کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو لائے۔ اور تیسرا آگے سے پیچھے کو لے جائے۔ اور سردی کے موسم میں پہلا پیچھے سے آگے کو لائے اور دوسرا اس کے برعکس اور تیسرا اس کے برعکس استعمال کرے۔

(۲۲) جب پانی سے استنجا کرے تو اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ کر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اتنا ملے کہ نجاست کا کوئی اثر نہ رہے۔

(۲۳) نجاست دور ہونے کے بعد اتنا پانی نہ بہائے کہ اس کا اثر اندرونی حصے میں پہنچ جائے۔ اس لیے کہ وہ اندرونی حصہ جسم نجس ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے زیادہ وہم کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر اس کے بعد بھی تری محسوس ہو تو اپنی میانی پر پانی ڈال لے۔ اور اس کی تری کو ہی پانی تصور کرے۔ آنحضور ﷺ نے اس وہم کو دور کرنے کے لیے یہی حکم دیا ہے۔

(۲۴) استنجا سے فراغت کے بعد ہاتھ کو دیوار یا زمین پر مل کر دھو ڈالے تاکہ بدبو باقی نہ رہے۔ اگر صابن دستیاب ہو تو وہ استعمال کرے۔ استنجے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْفَوَاحِشْ ۝

ترجمہ: اے خدا میرے دل سے نفاق کو نکال دے اور میری شرمگاہ کو فواحش کام سے محفوظ رکھ۔

نوٹ:

وہ کاغذ جسے ٹائیلٹ پیپر کہتے ہیں جو اسی مقصد کے لیے بنایا جاتا ہے، اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں کیونکہ عام طور پر مٹی کے ڈھیلے شہروں میں دستیاب نہیں ہوتے۔ اور جدید بیت الخلاء (فلش) ڈھیلے استعمال کرنے سے خراب ہو جاتے ہیں۔

اس لیے ٹائیلٹ پیپر سے بھی استنجاء ہو جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

(۶۳) غسل کے آداب کا مذاکرہ

(صحبت کرنے، سوتے یا جاگتے میں یا کسی اور ایسے عمل سے جس سے منی خارج ہوتی ہے اس منی کے خارج ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے معذور جس کو بیماری ہو وہ بری الذمہ ہے)

غسل کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

(۳) استنجا کرنا اور جس جگہ نجاست لگی ہو اسے دھونا۔

(۴) غسل سے پہلے وضوء کرنا۔

(۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کے متعلق چند احتیاطیں

غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے:

سنت یہ کہ اوّل تین بار گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر استنجا کرے اور بدن سے تمام حقیقی نجاست دھو ڈالے۔ پھر وضو کرے۔ پھر سارے بدن کو تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے خوب ملے۔ پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ تین مرتبہ کلی کرے اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچائے۔ دوران غسل اپنے ہاتھ کو شرمگاہ پر زیادہ پھیرنے سے پرہیز

کرے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو اسے ہلالے۔ جن عورتوں کے ناخنوں پر پالش لگی ہوئی ہے ان کا غسل نہیں ہوا۔ اس لیے وہ ناپاک ہی رہتی ہیں۔ اس لیے ناخن پالش سے پرہیز کیا جائے۔ غسل کرتے وقت ننگے بدن بات چیت نہ کی جائے۔ نیز باپردہ اور اونچی جگہ پر غسل کیا جائے۔ غسل کر کے پاؤں کو بھی دھولیا جائے۔

(۶۴) مسواک کے آداب کا مذاکرہ

(۱) استنجے سے فراغت کے بعد مسواک کرنا سنت ہے۔ مسواک داہنی طرف سے شروع کرنی چاہیے۔

(۲) اول اوپر کے دانتوں میں کرے بعد میں نیچے کے دانتوں میں۔ اسی طرح اندر کی طرف کرے۔

(۳) دانتوں کے بعد تالو اور زبان پر بھی مسواک کرنا چاہیے۔ مسواک کو بہت ضروری سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ مسواک کرنے سے نماز کا ثواب ستر درجے بڑھ جاتا ہے۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو اسی وقت دوبارہ وضو کرے۔ کیونکہ یہ سنت رسول ﷺ ہے۔ ہر وضو کے ساتھ مسواک بھی کرے اور بغیر منہ صاف کیے سونے کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہو جائے تو بھی مسواک کرے یہ سنت ہے۔ اور جس وقت مسواک سے فارغ ہو تو قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ

(۶۵) وضو کے آداب کا مذاکرہ

دعا کے بعد تین دفعہ اپنے ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ ساتھ ہی ساتھ نماز کی اور پاک ہونے کی نیت کرے۔ پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے۔ اس کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ اس کے بعد تین مرتبہ منہ دھوئے۔ منہ اس طرح دھوئے کہ داڑھی مونچھوں کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔ اگر داڑھی کے بال زیادہ ہوں یا اس میں مٹی پڑی ہے تو اس میں پانی بہائے اور انگلیوں سے داڑھی کے بالوں

میں خلال کرے۔ اسی کو تخلیل کہتے ہیں۔ چہرے کو ٹھوڑی سے لے کر پیشانی کے بالوں تک اور ایک کان کی لو سے دوسر کان کی لو تک دھونا چاہیے۔ آخر میں اپنی انگلیوں کو آنکھوں کے کونوں میں اس طرح ملے کہ آنکھوں کا ''باہر سرمہ'' اگر لگا رہ گیا ہے تو صاف ہو جائے۔ پھر تین بار داہنے ہاتھ کو کہنی تک دھوئے۔ اس کے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھوئے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی وغیرہ ہے تو اسے ہلالے تا کہ اس کے نیچے جلد پر پانی پہنچ جائے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو پانی تر کر کے انگلیوں کے سروں کو آپس میں ملا کر سر کے اگلے حصے پر رکھے اور رگڑتے ہوئے گدی تک لے جائے اس طرح کہ بالوں کے دونوں رخ تر ہو جائیں۔ پر کانوں کا مسح کرے۔ پھر گردن کا مسح کرے۔ مسح صرف ایک مرتبہ کرنا کافی ہے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ پہلے دایاں پاؤں دھونا چاہیے۔ بائیں ہات کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ انگلیوں کا درمیانی حصہ خشک رہ جائے۔ اور وضو ناقص رہ جائے۔ نیز جو مرد یا عورت ہاتھ اور پیروں میں انگوٹھی یا چھلے پہنتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ ان کو ہلا لیں۔ تا کہ ان کے نیچے والے حصے پر پانی پہنچ جائے۔ اگر ان کے نیچے والے حصے پر پانی نہیں پہنچا تو وضو ہی نہیں ہوگا۔ جب وضو نہیں ہوگا تو نماز بھی ادا نہ ہوگی۔ یہی مسئلہ دوسرے سخت زیور اور جسم سے لگی ہوئی چوڑیوں کا ہے۔ ان کو بھی ہلا لینا چاہیے۔ نیز اگر ناخنوں پر آٹا مٹی یا نیل پالش لگی ہوئی ہے تو اسے کھرچ لے اور صاف کر لے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ اور نہ نماز ہوگی۔

مسئلہ

وضو کو دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور اونچی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے۔ یہ وضو کرنے کا سنت طریقہ ہے آگے وضو کا فرض طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

نوٹ: وضو میں چار فرض ہیں:

(۱) سارا چہرہ دھونا

(۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔
باقی دوسری باتیں سنت ہیں۔

مسئلہ:

اگر پانی کی کمی ہو تو وضو کے چار فرض دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے

غسل کے احکام کا مذاکرہ

(الف) غسل مندرجہ ذیل چھ باتوں سے فرض ہوتا ہے۔
(۱) عورت سے صحبت کرنا۔
(۲) بدخوابی سے احتلام کا ہو جانا یا منی کا کود کر شہوت سے نکلنا۔
(۳) جب عورت حیض سے پاک ہو۔
(۴) جب عورت نفاس سے پاک ہو۔
(۵) مرد کا شرمگاہ کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا چاہے منی خارج ہو یا نہ ہو
(۶) کسی شخص کا چوپائے یا مردے کے ساتھ جماع کرنا جبکہ اس کو انزال ہو جائے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔
(ب) مندرجہ ذیل چار موقعوں پر غسل سنت ہے۔
(۱) جمعہ کی نماز کے لیے
(۲) دونوں عیدوں کی نماز کے لیے
(۳) حج کا احرام باندھنے سے پہلے
(۴) عرفات میں وقوف کرنے کے لیے
(ج) مندرجہ ذیل سات موقعوں پر غسل مستحب ہے۔
(۱) شب برأت یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں
(۲) عرفہ کی رات میں یعنی نویں ذوالحجہ کی رات میں
(۳) سورج گرہن اور چاند گرہن نماز کے لیے
(۴) نماز استسقاء کے لیے

(۵) مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے
(۶) میت کو غسل دینے کے بعد
(۷) کافر کو اسلام لانے کے بعد

غسل کے متعلق چند احتیاطیں

(۱) ناخنوں پر نیل پالش یا جسم کے کسی حصے پر کوئی ایسی چیز لگ جائے جس کی وجہ جسم پر پانی نہ پہنچے اگر بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی تو غسل نہیں ہوگا۔لہٰذا غسل کرتے وقت تمام جسم پر پانی اچھی طرح پہنچایا جائے اور جمی ہوئی چیزوں کو رگڑ کر ہٹالے۔
(۲) غسل ایسی جگہ کیا جائے جو باپردہ ہو اگر کھلی جگہ غسل کرے تو اتنا کپڑا ضرور ہو جس سے ستر چھپ جائے۔
(۳) غسل کرتے وقت ننگے بدن دوسرے آدمی سے بات چیت نہ کی جائے۔
(۴) اونچی جگہ پر بیٹھ کر غسل کیا جائے تاکہ گندے پانی کی چھینٹیں بدن پر نہ پڑیں۔
(۵) غسل نہ سخت گرم پانی سے کیا جائے اور نہ زیادہ ٹھنڈے پانی سے۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر ایک دفعہ پانی بہانا کہ جسم کا کوئی حصہ بال کے برابر بھی خشک نہ رہے۔

غسل کی سنتیں

غسل کی ۵ سنتیں ہیں:

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۲) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا (۴) غسل سے پہلے وضو کرنا (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا اگر ہاتھ میں انگوٹھی اور کان میں بالی رنگ یا ناک میں نتھ ہو، تو انہیں بھی ہلا لیں تاکہ انگوٹھی کے نیچے اور کان کے سوراخوں میں اور نتھ کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے اگر پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔

نوٹ: جو عورتیں ناخن پالش لگاتی ہیں جس کی وجہ سے ناخنوں پر پانی نہیں پہنچتا۔ ان کا غسل نہیں ہوتا۔ شرعی رو سے وہ ناپاک ہی رہتی ہیں۔ نماز وغیرہ بھی ان کی ادا نہیں ہوتی۔

(٦٦) وضو کی سنتوں کا مذاکرہ

وضو کی تیرہ سنتیں ہیں (١) نیت کرنا (٢) بسم اللہ پڑھنا (٣) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (٤) مسواک کرنا (٥) تین بار کلی کرنا (٦) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (٧) داڑھی کا خلال کرنا (٨) ہر عضو کو تین بار دھونا (٩) ایک دفعہ سارے سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ سارے سر پر پھیرنا (١٠) دونوں کانوں کا مسح کرنا (١١) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (١٢) ترتیب سے وضو کرنا (١٣) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھو لے۔

(٦٧) وضو کی مستحباب کا مذاکرہ

وضو کے مستحبات پانچ ہیں (١) دائیں طرف سے شروع کرنا (٢) گردن کا مسح کرنا (٣) وضو کے کام کو خود کرنا دوسرے سے مدد نہ لینا (٤) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (٥) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

(٦٨) نواقض یا مفسدات وضو کا مذاکرہ

مندرجہ ذیل آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (١) پیشاب پاخانہ کرنا یا ریح یعنی ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (٢) ہوا کا پیچھے سے نکلنا (٣) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (٤) منہ بھر کر قے کرنا (٥) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (٦) بیماری یا کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا (٧) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (٨) نماز میں قہقہہ لگا کا ہنسنا

(٦٩) مکروہات وضو کا مذاکرہ

وضو میں مندرجہ ذیل چار چیزیں مکروہ ہیں (١) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (٢) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (٣) وضو میں دنیا کی باتیں کرنا (٤) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

(۷۰) تیمم کا مذاکرہ

پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں اگر غسل اور وضو دونوں کی نیت کی ہو تو ایک بار تیمم کرنا کافی ہے باقی جو احکام وضو کے ہیں۔ وہی تیمم کے ہیں جب عذر ختم ہو جائے تو تیمم بھی ختم ہو جاتا ہے تیمم میں تین فرض ہیں

(۱) نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر تمام چہرہ پر پھیرنا کہ بال برابر جگہ باقی نہ رہے (۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

(۷۱) پانی پینے کے آداب کا مذاکرہ

پانی پینے کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) پانی پیتے وقت اوّل بسم اللہ پڑھ لے اور گلاس کو داہنے ہاتھ میں لے کر آہستہ آہستہ پیے۔

(۲) پانی کھڑے ہو کر یا لیٹ کر پینا ممنوع ہے۔ (آب زم زم اور وضو کا بچا ہوا پانی مستثنٰی ہے یہ پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے)

(۳) پینے سے پہلے گلاس کو دیکھ لے کہ پانی میں کچھ ملا ہوا تو نہیں ہے۔

(۴) اگر پانی پیتے ہوئے ڈکار لیا جائے تو اپنے سانس کو گلاس کے پانی سے بچائے۔

(۵) پانی ایک ہی سانس میں نہ پیئے بلکہ تین دفعہ سانس لے اور ہر بار بسم اللہ پڑھے اور پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

پانی پی لینے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

(۷۲) دودھ پینے کے آداب کا مذاکرہ

جب کوئی دودھ پیش کرے تو اس کو قبول کرے اور انکار نہ کرے۔ دودھ کو آنحضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔ دودھ پی کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَافِیْهِ وَزِدْنَامِنْهُ

نوٹ: باقی آداب وہی ہیں جو پانی پینے کے اوپر درج ہیں ان کا خیال رکھیں۔

(۷۳) آبِ زم زم پینے کے آداب کا مذاکرہ

آبِ زم زم پینے کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) بسم اللہ پڑھ کر پینا۔

(۲) کھڑے ہو کر پینا۔

(۳) قبلہ رو ہو کر پینا۔

(۴) یہ دعا پڑھ کر پینا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ:

(۵) خوب ڈٹ کر پئے۔

(۶) تین مرتبہ سانس لے کر پئے۔

(۷) پینے کے بعد خدا کی حمد کرے۔

(۸) سر اور منہ کو بھی پانی ملے۔

(۹) باقی بدن پر بھی ڈالے۔

(۱۰) زیادہ باقی بچے تو کنویں میں واپس ڈال دے۔ (ورنہ ساتھ دوسرے وقت کے لیے لے)

(۷۴) چھینکنے اور جمائی کے آداب کا مذاکرہ

حدیث میں آیا ہے کہ خدا چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ چھینک آنا تندرستی کی نشانی ہے اور جمائی سستی اور غفلت کی نشانی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی "ہا" کہتا ہے۔ یعنی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

(۱) چھینکنے کے آداب

چھینکنے کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) جب کسی کو چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہے اور دوسرے سننے والے اس کے

جواب میں یَرْحَمُکَ اللہُ کہیں اور چھینکنے والا اس کے جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ کہے۔ (بخاری)

(۲) اگر چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو دوسرے لوگوں پر اس کا جواب دینا ضروری نہیں۔ یعنی وہ یَرْحَمُکَ اللہُ نہ کہیں۔

(۳) اگر کسی شخص کو تین مرتبہ چھینک آئے تو تینوں مرتبہ جواب دے اس کے بعد اگر چھینکیں آئیں تو اختیار ہے۔ جواب دے یا نہ دے۔ (ترمذی) آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ تین مرتبہ اپنے مسلمان بھائی کی چھینک کا جواب دے اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو پھر وہ زکام ہے۔ (ابوداؤد)

(۴) جب چھینک آئے تو اپنے منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لے اور چھینک کی آواز کو پست کردے۔

(۵) مرد محرم عورت کو اور بڑھیا عورت کو چھینک کا جواب دے سکتا ہے۔ البتہ پردہ نشین جوان عورت کو جواب دینا مکروہ ہے

(ب) جمائی لینے کے آداب

جمائی لینے کے متعلق مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) جمائی کو شیطان کا فعل فرمایا گیا ہے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکے۔

(۲) جب کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ اس لیے کہ جب شیطان منہ کو کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے (مسلم)

(۳) جب جمائی آئے تو ''ہاہا'' کی آواز نہ نکالے۔ کیونکہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جب کوئی ''ہا'' کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بہرحال جمائی سستی اور غفلت کی نشانی ہے۔ اور شیطان کا فعل ہے۔ جمائی وغیرہ بیکار آدمی کو آتی ہے۔ اس لیے جب جمائی آئی تو حالت بدل لے یا وضو کرلے اور کام میں لگ جائے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ..... آخر تک پڑھے۔ اس سے شیطانی اثرات زائل ہوجاتے ہیں۔

(۷۵) مصافحہ کے آداب کا مذاکرہ

ایک دوسرے سے اس طرح ہاتھ ملانا کہ ایک کی ہتھیلیاں دوسرے کی ہتھیلیوں سے مل جائیں اسے مصافحہ کہتے ہیں۔ اسلام نے محبت کا اظہار کرنے کے لیے ملاقاتوں میں سلام کے علاوہ ہاتھ ملانے کو بھی سنت قرار دیا ہے۔ لیکن عورت سے مرد کا مصافحہ کرنا حرام ہے۔ مصافحہ کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں پھر مصافحہ کرتے ہیں تو وہ جدا ہونے سے پہلے اُن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

ایک اور جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ سلام کی تکمیل یہ ہے کہ سلام کے بعد مصافحہ بھی کرو۔ ایک جگہ وارد ہے کہ مصافحہ کیا کرو۔ اس سے کینہ دور ہوتا ہے۔

مصافحہ کے آداب و مسائل

مصافحہ کے مندرجہ ذیل آداب و مسائل ہیں:

(۱) ہاتھ ملانے سے پہلے السلام علیکم کہا جائے۔ غور کیا جائے تو مصافحہ سلام ہی کا تکمیلی جزو ہے۔

(۲) ہتھیلی سے ہتھیلی ملائی جائے۔ صرف انگلیاں ملانا درست نہیں۔

(۳) دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے۔ رخصت ہوتے ہوئے مصافحہ کرنا اگرچہ سنت سے ثابت نہیں۔ تاہم پسندیدہ عمل ہے۔

(۴) مصافحہ میں کسی قسم کا تکلف شامل نہ کیا جائے۔ وہ مصافحہ جس میں تکلیف اور خود نمائی کا رنگ ہو وہ مہر و محبت سے خالی ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا کوئی ثواب نہیں۔

(۵) مصافحہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے آگے جھکنا منع ہے۔

(۶) اگر کسی کا ہاتھ زخمی ہو تو اسے مصافحہ کی زحمت نہ دی جائے۔

(۷۶) معانقہ کے آداب کا مذاکرہ

معانقہ (گلے ملنا) اور مصافحہ کرنا خوشی اور محبت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ جب کوئی شخص مدت کے بعد ملے یا سفر سے لوٹے تو اس سے گلے ملنا مسنون ہے۔ حضرت عائشہؓ

فرماتی ہیں کہ زید بن حارث رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کرتہ اتارا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو گلے لگالیا اور انہیں چوما۔ اسی طرح جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ سے واپس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے چمٹ گئے اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ بحر حال معانقہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

معانقے میں مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھا جائے۔

(۱) عام آدمی سے صرف سلام اور مصافحہ پر اکتفا کیا جائے۔

(۲) اگر ہجوم زیادہ ہو اور کسی بزرگ یا عالم کو مصافحے سے اذیت پہنچتی ہو تو شائستگی کا تقاضا ہے کہ ایسے وقت میں مصافحہ اور معانقہ سے اجتناب کیا جائے۔

(۳) اگر بیمار، ناتواں اور نازک مزاج لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے تو معانقہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ عمل اسی وقت تک درست ہے جب تک کہ وہ راحت و آرام کا باعث ہو۔

(۴) مصافحہ یا معانقہ میں اس بات کا خیال بھی رکھا جائے کہ دوسرے کے جسم یا ہاتھ کو اس قدر نہ دبائے کہ دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث ہو۔ نہ ہی اتنی دیر تک ہاتھ پکڑے رہے کہ پریشانی کا موجب ہو۔ جیسا کہ آج کل یہ بیماری لوگوں میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔

(۵) اسی طرح اگر کوئی آدمی جلدی میں ہو تو اسے بھی مصافحہ اور معانقہ کے لیے مجبور نہ کیا جائے۔

(۶) مصافحہ یا معانقہ میں بھی ایک دوسرے کے سامنے جھکنا ممنوع ہے۔

(۷) اگر کسی مجلس میں جائے جہاں لوگ کسی خاص سوچ بچار مین یا درس یا تدریس میں مصروف ہیں تو ایسی صورت میں صرف سلام پر اکتفا کیا جائے۔ کیونکہ تمام اہل مجلس سے مصافحہ اور معانقہ گرانی اور تکدر کا باعث ہوگا اور اہل مجلس کے کام میں خلل پڑے گا۔

(۷۷) بیٹھنے کے آداب کا مذاکرہ

بیٹھنے کے متعلق مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) آدمی کو اس طرح بیٹھنا چاہیے کہ بدن کو راحت اور ذہن کو سکون ہو اور اس کا بیٹھنا ہم نشینوں کے لیے تکلیف دہ نہ ہو۔ اور نہ ہی کسی بداخلاقی کا مظاہرہ ہو۔

(۲) گوٹ مار کر یا دوزانوہ یا چارزانوہ ہو کر بیٹھے۔

(۳) آدھا جسم دھوپ میں اور آدھا جسم سائے میں رکھے ہوئے نہ بیٹھے۔

(۴) اگر کچھ آدمی پہلے بیٹھے ہوں تو پیچھے آنے والوں کو ان کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ کنارے پر جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں۔

(۵) اگر جگہ تنگ ہو تو دوسرے لوگوں کو چاہیے کہ ذرا ذرا کھسک جائیں اور آنے والے کو جگہ دیں۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص ایسی چھت پر لیٹے کہ اس پر پردہ کی دیوار نہ ہو تو اس سے خدا کا ذمہ جاتا رہا۔ اس لیے کہ اس نے خود اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا۔

زیادہ آرام دہ بستر سے گریز کیا جائے۔ کیونکہ اس سے غفلت طاری ہوتی ہے۔ اور نماز و ذکر الٰہی کے لیے اٹھنے میں سستی پیدا ہوتی ہے۔ آنحضور ﷺ کا بستر بہت سادہ ہوتا تھا۔

(۷۸) جاگنے کے آداب کا مذاکرہ

(۱) جب سو کر اٹھے تو تین دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور پہلا کلمہ پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَلَمْ یُمْسِکْهَا فِیْ مَنَامِیْ

(۲) یا یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر (بخاری مسلم)

(۳) جب نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی وغیرہ کے برتن میں نہ ڈالے۔ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ خوب دھولے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ رات بھر اس کا ہاتھ کہاں کہاں رہا۔

(۴) یہ بھی ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جب تم سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنے لگے تو تین بار اپنی ناک جھاڑ دے۔ کیونکہ شیطان اس کے ناک کے نتھنے میں رات گذارتا ہے۔ (بخاری)

(۵) وضو اور استنجاء سے فارغ ہو کر نماز ادا کر کے پھر دنیا کے کام کرے۔ اگر فرصت ہو تو صبح کی نماز پڑھ کر وہیں ذکر اذکار میں مشغول رہے اور سورج نکلنے کے کچھ عرصہ بعد دو یا چار رکعت اشراق کے نفل ادا کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ایک حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(۷۹) ملاقات کے آداب کا مذاکرہ

ملاقات کے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھا جائے:

(۱) ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملا جائے تا کہ ملنے والے کو وحشت نہ ہو۔ اور کوئی اجنبیت و بیگانگی محسوس نہ کرے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تمہارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ (نیکی) ہے۔

(۲) جب کسی سے ملاقات کرے تو بات کرنے سے پہلے سلام کرے۔ اگر میزبان سلام کرے تو مہمان اس کا جواب دے۔ آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص سلام سے پہل نہ کرے۔ اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو۔

(۳) جب کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہاں کے لوگوں کو بھی سلام کرے اور جب واپس ہو تب بھی سلام کر کے رخصت ہو۔

(۴) سلام کے بعد مصافحہ بھی کرو کیونکہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تمہارے آپس میں سلام کی تکمیل یہ ہے کہ مصافحہ کر لیا جائے (احمد)

(۵) جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کریں تو جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش کر دی جاتی ہے (ترمذی)

(۶) جب کوئی شخص کسی کا سلام کریں تو یوں جواب دو۔

(۷) جب ملاقات کرو تو ہر مسلمان کو سلام کرو جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری)

اللہ جل شانہ، سے سب سے زیادہ قریب ہو شخص ہے جو دوسرے کا انتظار کیے بغیر خود سلام میں پہل کرے۔ (بخاری)

(۸) کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے صاحب مکان سے اجازت طلب کرے۔ اگر اندر سے اجازت مل جائے تو اندر جائے ورنہ واپس چلا جائے بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونا سخت گناہ ہے۔

(۹) دروازہ تین دفعہ سے زیادہ نہ کھٹکھٹایا جائے۔ اگر صاحب مکان نام پوچھے تو میں ہوں۔ میں ہوں۔ نہ کہے بلکہ اپنا نام بتائے۔

(۱۰) مکان سے باہر کھڑے ہو کر اندر نظر نہ ڈالے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جس کی آنکھ نے اجازت سے پہلے اندر نظر ڈالی تو اس نے ہلاکت کا سامان کیا۔'' اگر صاحب مکان کنکر مار کر اس کی آنکھ بھی پھوڑ دے تو جائز ہے۔

(۱۱) جب کسی مکان پر جائے تو دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہو۔ اور اجازت کے لیے سلام کرے۔ اور کوئی آدمی بھیج کر بلائے تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں جبکہ اسی بلاوے کے ساتھ آ رہا ہو۔

(۱۲) جب کسی کے پاس جاؤ تو ہدیہ لے کر جاؤ چاہیے معمولی چیز کا ہو۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''ہدیہ دو محبت پیدا ہوگی۔''

(۸۰) آداب دعوت وقبول دعوت کا مذاکرہ

میزبان کو چاہیے کہ صالحین کے علاوہ دوسروں کو مدعو نہ کرے۔ کیونکہ فاسقین اور غیر صالح لوگوں کو بلا کر کھلانا ان کی مدد واعانت کا باعث ہوگا۔ جو فسق وفجور پھیلائیں گے۔ اور اس میں گویا کہ کھانے کھلانے والا بھی شامل ہو جائے گا۔

مالداروں کو کھانا نہ کھلاؤ۔ بلکہ غریبوں کو کھلاؤ۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدترین ولیمہ وہ ہے جو درویشوں کو نہ کھلایا جائے۔ اور یہ بھی ارشاد ہے کہ تم لوگ دعوت دینے میں تکلف کرتے ہو اور ایسے لوگوں کو بلاتے ہو جو نہ آئیں اور جن کو آنا چاہیے ان کو نہیں بلاتے۔ اپنے اعزا واقرباء کو ضرور بلانا چاہیے۔ دعوت دینے میں فخر اور ڈینگیں نہ

مارے بلکہ سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ ایسے آدمی کو مدعو ہی نہ کرے جو تیری دعوت کو رد کرے۔ کیونکہ یہ بات تیری دل شکنی کا باعث ہوگی۔ اور جو آدمی بکراہت آئے اس کو بھی نہ بلائے۔ اس لیے کہ وہ تیرا کھانا بکراہت کھائے گا اور یہ گناہ ہے۔

(۸۱) آداب قبول دعوت کا مذاکرہ

دعوت قبول کرنے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے:

(۱) دعوت کھانے میں امیر و غریب کی تخصیص نہ کرے۔ بلکہ غریب کے ہاں ضرور جائے۔ کیونکہ حضور ﷺ مساکین کے ہاں جا کر ضرور دعوت کا کھانا تناول فرماتے تھے۔

(۲) اگر یہ سمجھے کہ میزبان صرف ظاہری طور پر ہی اس کو بلاتا ہے تو کوئی بہانہ کر کے دعوت قبول نہ کرے۔ بلکہ ایسے شخص کے ہاں جانا چاہیے جہاں میزبان اس کا احسان مانتا ہو۔ اسی طرح اگر یہ سمجھے کہ میزبان کے ہاں خلاف شریعت کھانے کی چیزیں ہیں۔ مثلاً چاندی سونے کے برتن تصاویر جانور وغیرہ۔ راگ رنگ کی مجلس ہے یا بے پردگی وغیرہ کا ماحول تو ایسی جگہ نہ جائے۔ کیونکہ یہ بھی خلاف شریعت ہے۔ اگر میزبان کا مقصد دعوت صرف شیخی مارنا ہی ہو یا وہ ظالم و فاسق و فاجر اور بدعتی ہو تو بھی دعوت قبول نہ کرے۔

(۳) راستے کی دوری کی وجہ سے دعوت میں جانے سے پرہیز نہ کرے بلکہ جتنا راستہ ہو بخوشی طے کرے۔

(۴) روزے کی وجہ سے دعوت رد نہ کرے۔ بلکہ وہاں جائے اور خوشبوؤں وغیرہ کے سونگھنے سے میزبان کو خوش کرے۔ لیکن اگر وہ اس پر بھی ناراض ہو تو روزہ (اگر سنت یا نفلی ہو) تو توڑ ڈالے۔ کیونکہ مسلمان کے دل کو توڑنے سے یہ بہتر ہے کہ وہ نفلی روزہ توڑ دے۔ آنحضور ﷺ ایسے آدمی سے ناراض ہوئے ہیں جو میزبانی کو مدنظر نہ رکھ کر روزہ برقرار رکھے اور فرمایا کہ تیرا بھائی تو تیری وجہ سے تکلیف اٹھائے اور تو روزہ رکھے یہ مناسب نہیں ہے۔

(۵) صرف پیٹ بھرنے کے لیے دعوت قبول نہ کرے۔ کیونکہ یہ عمل حیوانوں جیسا ہے۔ بلکہ اس کو سنت سمجھ کر عمل میں لائے۔ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی دعوت قبول نہ کرے وہ میرا اور خدا کا گنہگار ہے۔ اس لیے بعض علماء کا قول ہے کہ دعوت کرنا واجب ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ مومن کی عزت خدا کی عزت کے برابر ہے اور میزبان سے ملنے کی نیت دل میں ہونی چاہیے۔ اس وقت اپنے آپ کو غیبت سے بچائے تاکہ لوگ آنے والوں پر نکتہ چینی نہ کریں۔

(۸۲) شرائط دعوت کا مذاکرہ

کھانے کی دعوت میں شرکت کے لیے چھ آداب میں یہ بھی ہے ایک نیت ضرور ہونا چاہیے۔ ان میں سے ہر ایک کو نیت کا ثواب ملتا ہے اور نیتوں کی وجہ سے مباح چیزیں قرب خداوندی حاصل کر لیتی ہیں۔ بزرگان دین کی کوشش رہی ہے کہ ان کی ہر حرکت و سکون دین کے ساتھ نسبت رکھنے والی ہوتا کہ ان کو کوئی لمحہ عبادت سے خالی نہ جائے۔

میزبان کو زیادہ انتظار نہ کرائے۔ اچھی جگہ بیٹھانے کی کوشش کرے۔ میزبان جہاں بٹھائے وہاں بیٹھے اور اگر لوگ اس کو صدر کی جگہ دینا چاہیں تو اظہار انکساری کر دے۔ ایسی جگہ بیٹھنے سے پرہیز کرے جہاں عورتوں کا قرب ہو۔ جہاں سے کھانا لایا جائے اس طرف نہ دیکھے۔ پاس بیٹھنے والوں کی مزاج پرسی کرنا ضروری ہے۔ اگر خلاف شریعت کوئی چیز دیکھے تو اس کو روک دے اور اگر نہ روک سکے تو وہاں سے خود جلد واپس آ جائے۔ حضرت امام حنبل رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چاندی کی سرمہ دانی بھی اگر وہاں دیکھے تو بھی وہاں سے جلد آ جائے۔

(۸۳) میزبانی اور مہمانی کا مذاکرہ

(۱) میزبان کا فرض ہے کہ مہمان کو جائے طہارت اور قبلہ رخ بتا دے۔

(۲) کھانے میں جلدی کرے تاکہ وہ انتظار میں بھوکا نہ رہے۔

(۳) اگر ایک مہمان رہ گیا ہو اور باقی تمام آ جائیں تو ایک کے لیے سب کو منتظر نہ رکھے۔ لیکن اگر کوئی غریب نہ آیا ہو اس کی طرف سے شکستہ دلی کا خطرہ ہو تو اس کا انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۴) مہمان بغیر اجازت میزبان کے باہر نہ نکلے اور نہ کسی کے ہاں کھانا کھائے۔ جب مہمان باہر آجائے تو میزبان کو چاہیے کہ دروازے تک پہنچائے۔ آنحضور ﷺ کا یہی حکم ہے۔

(۵) میزبان کا فرض ہے کہ مہمان سے خندہ پیشانی سے گفتگو کرے۔ اسی طرح اگر میزبان کوئی خطا کرے تو مہمان اس کو معاف کردے۔ بلکہ نظر انداز کردے کیونکہ اخلاق حسنہ بہت سے عبادات سے افضل ہے۔

(۶) میوہ جات اول پیش کرے اور ترکاری آخر تک دستر خوان پر رہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ دستر خوان پر اگر سبزی ہوتی ہے تو فرشتے آتے ہیں۔

(۷) لذیذ کھانے اول کھلائے تاکہ وہ زیادہ کھائے جائیں۔

(۸) اگر رنگارنگ کھانے ہوں تو ایک دعوت میں یکبارگی رکھ دیے جائیں تو ان کو دیر تک رکھا رہنے دیں تاکہ سب لوگ خوب سیر ہوسکیں۔ لیکن اس نیت سے اگر اٹھا لے کہ جو کچھ بچا ہے وہ حساب کتاب میں شامل نہ ہوگا تو کوئی قباحت نہیں۔

(۸۴) دعوت کھانے کا مذاکرہ

(۱) دعوت قبول کرنا سنت ہے (۲) جب سالن ختم ہو جائے تو نہ مانگے (۳) اگر کھانا گھر سے پلیٹوں میں آئے تو پھر کچھ بچانا چاہیے۔ (۴) اگر وہیں سے پلیٹوں میں ڈال کر دیں تو پھر صاف کرنا چاہیے۔ (۵) کھانے کے بعد دعوت والی دعا پڑھے۔

اَطْعَمَكُمْ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

نوٹ: باقی وہ تمام باتیں جو کھانے کے آداب میں ہیں ان کا خیال یہاں بھی ضروری ہے (جب پانی یا دودھ یا اور کوئی چیز پیے تو شروع میں بسم اللہ آخر میں الحمد للہ پڑھے۔ اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیے۔ برتن میں سانس نہ لے اور نہ پھونک مارے، اگر برتن ٹوٹا ہوا ہو تو ٹوٹی ہوئی جگہ سے منہ لگا کر نہ پیے، پی کر کلی کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم بارک لنا فیه زدنا منه.

(۸۵) آداب تلاوت قرآن مجید کا مذاکرہ

تلاوت کے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) تلاوت سے پہلے جسم اور کپڑوں کو پاک اور صاف کرے۔

(۲) ایسی تلاوت کی جائے کہ وہ جگہ بھی پاک اور صاف ہو۔اس کے اردگرد بھی کوئی گندگی وغیرہ نہ ہو۔

(۳) باوضو ہو کر تلاوت کرے اور ہو سکے تو قبلہ رخ بیٹھ کر تلاوت کرے۔

(۴) انتہائی تعظیم کے ساتھ تلاوت کرے۔تلاوت قرآن کے فضائل کو مد نظر رکھ کر تلاوت کرے۔

(۵) تلاوت میں جلدی ختم کرنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ خوب سمجھ کر پڑھے جہاں وعید کی آیت آئے وہاں اپنے اندر خوف کی حالت پیدا کرے۔اور اللہ کی پناہ مانگے اور جہاں رحمت اور بشارت کی آیت آئے وہاں خوشی کی کیفیت پیدا کرے اور خدا کی رحمت طلب کرے۔

(۶) تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ ضرور پڑھے۔

(۷) اور جس وقت آیت سجدہ پڑھے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرے۔

(۸) صرف دکھاوے کے لیے بلند آواز سے تلاوت نہ کرے۔

(۹) قرآن مجید کو رحل پر یا کسی اونچی جگہ پر رکھ کر پڑھا جائے۔ہاتھوں پر اٹھا کر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

(۱۰) دوران تلاوت ادھر ادھر کی باتیں نہ کی جائیں اور نہ ادھر ادھر دیکھیں پورا دھیان اور توجہ تلاوت کی طرف ہو۔

(۱۱) اگر دوران تلاوت کوئی بات چیت کرنی ہو تو قرآن مجید بند کر کے نشانی رکھ کر بات کریں۔دوبارہ شروع کرنے سے پہلے پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھیں۔

(۱۲) قرآن شریف کو دیکھ کر پڑھے۔کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ملتا ہے۔کیونکہ آنکھ بھی اس طرف مشغول رہتی ہے۔

(۱۴) قرأت اور خوش الہانی سے پڑھنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جتنا خوش الحانی سے تلاوت کرے گا اتنا ہی اس تلاوت میں زیادہ اثر پیدا ہوگا۔

(۸۶) ہدیہ دینے کے آداب کا مذاکرہ

ہدیہ دینا اور قبول کرنا دونوں سنت ہیں۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے ''ہدیہ دو آپس میں محبت بڑھے گی'' اس لیے ہدیہ دینا اور قبول کرنا سنت کو مدنظر رکھ کر عمل کیا جائے۔ ایک اور حدیث نبوی ﷺ ہے کہ ہدیہ لیا کرو اور دیا کرو کیونکہ یہ کینوں کو دور کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ہدیہ کے متعلق مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) جس کو ہدیہ دے پوشیدہ دے۔ آگے اس کی مرضی ہے کہ ظاہر کرے یا نہ کرے۔

(۲) اگر ہدیہ غیر نقد ہو یعنی جنس کی شکل میں ہو تو حتی الامکان ہدیہ لینے والے کی رغبت کی تحقیق کرے اور ایسی چیز دے جو اسے مرغوب ہو۔

(۳) ہدیہ دینے کے بعد یا ہدیہ دینے سے پہلے اپنی کوئی غرض پیش نہ کرے تا کہ ہدیہ لینے والے کو خود غرضی کا شبہ نہ ہو۔

(۴) ہدیہ کی مقدار اتنی زیادہ نہ ہو کہ ہدیہ لینے والے کی طبیعت پر بار ہو۔ کم جتنا چاہے ہو مضائقہ نہیں اہل نظر کی مقدار پر نہیں ہوئی بلکہ خلوص اور محبت پر ہوتی ہے اور زیادہ ہونے کی صورت میں واپسی کا احتمال ہوتا ہے۔

(۵) جب ہدیہ لینے والے پر اپنا خلوص ثابت نہ کردے پیش نہ کرے۔

(۶) اگر ہدیہ لینے والا کسی مصلحت سے واپس کردے تو وجہ واپسی پوچھ کر آئندہ اس کا خیال رکھے۔ اور اس وقت اصرار نہ کرے۔

(۷) ہدیہ میں ایسی چیزیں بھیجنے میں احتیاط کرے۔ جن کا راستہ میں یا استعمال سے پہلے خراب ہونے کا خطرہ ہو۔

(۸) ہدیہ دے کر کسی کو نہ جتائے اور نہ دوسروں سے اس کا تذکرہ کرتا پھرے۔

(۹) ہدیہ کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اگر کچھ درخواست کرنی ہو تو ہدیہ نہ دے۔ اس

میں ہدیہ لینے والے کو یا تو مجبور ہونا پڑتا ہے یا ذلیل۔

(۱۰) سفر میں ہدیہ اتنی مقدار میں نہ دے کہ لے جانا زحمت ہو جائے اگر زیادہ شوق ہو تو مقام قیام پر پارسل کر دے۔

(۱۱) ہدیہ لینے کے فوراً ہدیہ دینے والے کے سامنے اس رقم کو تقسیم کر دینا دل شکنی کا باعث ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے وقت دی کہ اس کو معلوم نہ ہو۔

(۸۷) بازار کے آداب کا مذاکرہ

آنحضور ﷺ نے بازاروں کو شر المجالس فرمایا ہے۔ یعنی بیٹھنے کے لیے بازار بدترین مقامات ہیں۔ آپ ﷺ کی اس خبر پر ہر مسلمان کو ذرا سوچنا چاہیے کہ ہم بدترین مقامات پر نہ جائیں۔ اگر مجبوراً جانا بھی پڑے تو بھی پھر آپ ﷺ کے فرمان کو مدنظر رکھنا چاہیے تاکہ ہم بازاروں کے شر سے محفوظ رہیں۔ محض سیر و تفریح اور وقت گذاری کے لیے بازاروں میں جانا بہت نقصان دہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

بازاروں کے متعلق مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھے۔

(۱) بازاروں میں سیر و تفریح کے لیے نہ جائے۔ ضروریات کی خرید و فروخت کے لیے جانا مباح ہے۔

(۲) غیر محرم عورتوں پر نظر نہ ڈالے بلکہ نظروں کی خصوصاً حفاظت کرے۔

(۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا موقع ملے تو یہ بھی کرے۔ آنحضور ﷺ بھی بازاروں اور میلوں میں جا کر تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔

(۴) جو مسلمان راستے میں ملے اسے سلام کرے۔ اگر کوئی دوسرا سلام کرے تو اس کا مناسب جواب دے۔

(۵) کسی کا سودا بگاڑنے کے لیے سودے پر سودا نہ کرے۔

(۶) جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

فائدہ: حدیث میں آیا ہے کہ جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے وقت مذکورہ بالا کلمہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور دس لاکھ خطائیں (اس کے نامہ اعمال سے) مٹا دیں گے اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کر دیں گے۔ اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر (محل) بنا دیں گے۔

(۷) بازار مین داخل ہوتے وقت یا بازار کی طرف جاتے وقت یہ دعا بھی پڑھ لے تو بڑا ثواب ہے۔

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَافِیْهَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هَا وَشَرِّ مَافِیْهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً وَّصَفْقَةً خَاسِرَةً

(۸) ہر تاجر اور دکاندار بازار سے واپس آتے وقت کوئی سی دس آیتیں پڑھ لیا کرے۔ تو بڑا ثواب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو بازار سے واپس آتے وقت قرآن کریم کی دس آیات پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ ہر آیت کے بدلے دس نیکیاں (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیں گے۔

(۹) راستے میں آتے وقت مظلوم کی فریاد رسی کرے اور بھولے ہوئے کو راستہ بتلائے

(۱۰) بازار میں بھی دائیں طرف چلے اور کسی کو ایذا نہ پہنچائے۔

(۸۸) ناخن کاٹنے کے آداب کا مذاکرہ

ناخن کاٹنے کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

(۱) ناخن کاٹنے میں پیروں سے پہلے ہاتھوں کے ناخن کاٹنے چاہئیں۔

(۲) پہلے داہنے ہاتھ کے ناخن کاٹنے چاہئیں۔

(۳) چونکہ ہمارے ہاتھ میں انگشت شہادت افضل ہے اس لیے اس انگلی کے ناخن پہلے کاٹنا بہتر ہے سب انگلیوں میں سے۔

(۴) دایاں ہاتھ کے ناخن کاٹنے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے شہادت کی انگلی پھر بیچ کی انگلی۔ پھر بیچ کی انگلی کے برابر والی انگلی اور اس کے بعد چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی۔

(۵) بایاں ہاتھ کے ناخن کاٹنے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے چھنگلیا پھر اس کی برابر والی انگلی۔ پھر بیچ کی انگلی۔ پھر شہادت کی انگلی اور پھر انگوٹھا......اور آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا مسنون طریقہ یہ ہے:

پہلے دایاں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بالترتیب انگوٹھے پر ختم کرے۔ پھر بایاں پاؤں چھنگلیا سے شروع کرے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پندرھویں دن ناخن کاٹتے تھے۔ اس لیے پندرہ دن کے بعد ناخن ضرور کاٹے جائیں۔ اسی میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۸۹) واپسی کا مذاکرہ

میرے محترم دوستو! جتنے اللہ کے راستے میں نکل کر اعمال کیے جاتے ہین۔ دعوت تعلیم و تعلم، ذکر و عبادت حسن اخلاق، یہ اعمال دین کو ساری دنیا میں پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔ مقام پر واپس جا کر ان اعمال سے مسجدوں کو آباد کرنا ہے۔ گشت کرنا، تعلیم کرنا، مشورہ، کرنا دعوت کا کام کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسائل و حالات آتے رہتے ہیں تو اپنے مسائل و ضروریات کو اللہ پاک سے اعمال کے ذریعے حل کروانا ہے سب سے پہلا کام صبر کرنا۔ نماز پڑھنا دعا کرنا، دعوت کی محنت کرنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ چار کام کیے ہیں۔ مسائل اللہ تعالیٰ سے حل کروائے۔ جنگ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اللہ تعالیٰ کی مدد آئی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بنجر زمین میں نماز پڑھی پانی نکل آیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ بیوی نے نفل پڑھ کر دعا مانگی بیماری دور ہوگئی اپنے گھر والوں کا ذہن بناؤ مسائل و حالات پر غیر مسلم مال کی طرف دوڑتے ہیں۔ مسلمان اعمال کی طرف دوڑتے ہیں۔ مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ نہ شکل پرست بنو۔ نہ شکل ترک بنو اگر شکل کو ختم کر دیا تو علماء دس بارہ سال مسائل کا علم سیکھتے ہیں، ان کا کیا ہوگا؟

حدیث کا مفہوم ہے ہر پریشانی پر صبر کرنا نماز، دعا، دعوت کی محنت کرنے۔ دعائیں قبول ہونا اللہ پاک کی مدد کا وعدہ ہے۔ دعوت کا کام ایسے کرو جیسے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے کیا مال جان وقت سب لگاؤ ہم دین کی محنت سیکھنے والے بنیں سیکھنے والوں سے اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے۔ حضور ﷺ سے بہت دور کا زمانہ ہے۔ اس محنت میں حضور ﷺ کا طریقہ اختیار کرنا طائف والوں نے حضور ﷺ کو مارا تکلیف دی۔ تو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا۔ حضور ﷺ سفارشی بنے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہیں۔ اور حضور ﷺ کے نائب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کے وارث ہیں۔ نائب کا کام یہ ہے کہ ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کام کے لیے بھیجا ہے کہ سارے انسانوں کو صحیح یقین پر لانا اور مقام خلافت پر اور مقام نیابت اور مقام وراثت پر لانا۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں حضور ﷺ سے فرمایا قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (آیت) ترجمہ: اے نبی ﷺ کہہ دیجئے یہ ہے میرا راستہ، بلاؤ اللہ کی طرف حکمت اور بصیرت کے ساتھ جو لوگ میری اتباع کرتے ہیں ان کو بھی یہ کام ہے۔ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (قرآن) ترجمہ: تم بہترین امت ہو۔ لوگوں کو نفع رسائی کے لیے نکالے گئے ہو۔ نیک کام کا حکم کرتے ہو۔ برے کاموں سے منع کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (آیت) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ایسی محنت کرو جیسی محنت کرنے کا حق ہے۔

حدیث کا مفہوم ہے دعوت کا کام نہ کرنے سے دعا قبول نہیں ہوگی۔ سوال پورا نہیں کیا جائے گا دشمن کے خلاف مدد نہ ہوگی۔ اور بھی جگہ جگہ اللہ پاک نے اس امت کا ذکر فرمایا یہ بھیجی ہوئی اور چنی ہوئی امت ہے۔ اب واپس جا کر اپنی مسجدوں کو ۲۴ گھنٹے آباد کرنا۔ اور گھروں کے اندر بھی اعمال ہوں۔ عورتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکالنے کی ترغیب دو۔ تا کہ عورتیں بھی دیندار بن جائیں۔ ہر گھر میں یہ بات چلنی چاہیے مستورات اپنے محرم کے ذریعہ علماء اور مفتی حضرات سے پوچھ پوچھ کر ۲۴ گھنٹے کی زندگی حضور ﷺ کے طریقے

پر گزارنے والی بن جائیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عورتوں سے یہ بات ثابت کہ وہ اپنے شوہروں کو کہتی تھیں کہ حرام کمائی گھر میں نہیں لانا۔ ہم بھوک برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں جہنم کی آگ برداشت نہیں کر سکتیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عورتیں اپنے بچوں کو کہتی تھیں کہ ہم نے تم کو دودھ اس لیے نہیں پلایا کہ تم پیسے جمع کرو گے دودھ اس لیے پلایا کہ تم اللہ تعالی کے دین کی محنت کرو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عورتیں بھی داعی تھیں۔ مرد، عورت، بچے تینوں طبقات میں دین نہیں آئے گا تو اللہ پاک کی مدد نہیں آئے گی۔

(۹۰) مستورات کے کام کے متعلق ہدایات کے مذاکرے

الحمدللہ دین عالی کی محنت کے لیے امت میں کچھ عرصہ سے کام ہو رہا ہے۔ مستورات امت مسلمہ کا ایک بڑا حصہ ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں میں بھی کام کیا جائے۔

جہاں عورتوں میں یہ کام اہمیت رکھتا ہے وہاں یہ کام بہت نازک بھی ہے اس لیے ضروری ہے کہ مستورات کا کام اصولوں کے مطابق ہو۔

امید ہے کہ اس بارے میں مندرجہ ذیل امور کی پابندی کام میں ترقی اور فتنوں سے حفاظت کا سبب ہوگی۔

ہمیں اللہ تعالی پانچ چیزوں کا حکم دیتے ہیں یـا ایـہا الـذین امـنـوا قـوا انـفـسـکـم وَاَهْلِیکُمْ نَارًا (۱) اپنے آپ کو، (۲) اپنے اہل کو جہنم کی آگ سے بچانا۔ (۳) وانـذر عشیـرتک الاقـربین اپنے قرابت داروں کو ڈرانا۔ (۴) ولـتـنـذر ام الـقـری ومـن حـولـهـا۔ اپنی بستی والوں کو اور آس پاس کی بستی والوں کو ڈرانا۔ (۵) اخرجت للناس سارے عالم کے انسانوں کی نفع رسانی کے لیے تمہیں بھیجا گیا ہے۔

(۹۱) مقامی کام کا مذاکرہ

ہر گھر میں محترم مرد مستورات اور بچے مل کر فضائل کی تعلیم کریں۔ حضور اکرم ﷺ کی پاکیزہ اور سادہ معاشرت بالذات اللہ تعالی کو محبوب ہے۔ کھانے، پینے، لباس اور رہن سہن میں حضور اکرم ﷺ کے مبارک گھر والی ساری زندگی اختیار کی جائے، گھر کا ہر فرد

ہر روز ایمان ویقین کی دعوت دے حکمت وبصیرت کے ساتھ۔ دوسروں کو اس پر آمادہ کرے۔ تلاوت کلام پاک وتسبیحات، تہجد کا اہتمام ہو، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ ہر کام کو ایسے کیا جائے جس سے یہ ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضور ﷺ کے طریقوں پر پورا کرنے پر ہی دنیا وآخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے۔ گھر کے کاموں کو کم سے کم وقت میں پورا کیا جائے۔ اعمال میں زیادہ سے زیادہ وقت لگایا جائے۔ بچوں کی دینی تربیت کی جائے۔ ایمانی تذکروں اور اعمال کے ذریعہ اپنی ضرورتوں کو حق تعالیٰ شانہ سے پورا کروانے کا ماحول ہو۔ دینی کام اور نقل وحرکت کے تقاضے کے بارے میں مشورہ، فکر اور دعاؤں کا اہتمام ہو، جن محلوں میں پہلے سے ہفتہ وار فضائل کی کتابوں کا پڑھنا اور چھ نمبروں کا مذاکرہ ہے، محلوں کی تعلیم میں مہینہ دو مہینہ کے بعد مردوں کا بیان ہوسکتا ہے۔ محلّہ کی تعلیم مسجد کی جماعت سے ہو۔ یعنی استقبال اور تشکیل کروانے والی مستورات کا نام مردوں کے مشورہ سے طے ہوں۔ بڑے شہروں میں پورے شہر کی مستورات کی فضائل کی اجتماعی تعلیم اور بیان کا اہتمام ہے وہ جاری رہے۔ لیکن کسی نئی جگہ بغیر رائیونڈ کے مشورہ سے ایک سے زائد جگہوں پر بھی اجتماعی تعلیم بیان ہوسکتا ہے اور خروج کے اوقات میں خصوصاً اعلیٰ قسم کے لباس اور زیورات کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔ کسی بھی صورت میں کوئی عورت کسی وقت کھڑے ہو کر بیان نہ کرے اور نہ کھڑے ہو کر نام لکھے۔ کسی اونچی جگہ بیٹھنے سے بھی احتراز کیا جائے۔ بیان یا مذاکرہ کے بعد فی گھر ایک آدمی نکالنے اور مستورات مع محرم جماعتیں تیار کرنے کی خوب ترغیب دی جائے۔

(۹۲) مستورات میں تعلیم کے مقصد کا مذاکرہ

(۱) گھروں میں مسجد والا ماحول بن جائے۔ (۲) بچوں کا ذہن بن جائے۔ (۳) مردوں والی فکر مستورات میں بھی آجائے۔ (۴) مرد آسانی سے اللہ کے راستے میں نکل سکیں۔ (۵) مستورات میں اعمال کا شوق پیدا ہو۔ (۶) گھروں کا ماحول ٹھیک ہو جائے۔ (۷) تعلیم کی وجہ سے مستورات میں دنیا کی چیزوں کا شوق کم اور نیک اعمال کا شوق بڑھ جائے۔

(۹۳) سہ روزہ جماعتوں کا مذاکرہ

(۱) مستورات کی جماعت میں مردوں کا ذمہ دار پوری جماعت کا ذمہ دار ہوگا۔ مستورات میں نہ کسی کو ذمہ دار بنایا جائے گا اور نہ ایسی صورت اختیار کی جائے جس سے کسی کا ذمہ دار ہونا معلوم ہوتا ہو۔ عورتوں کو پیغام بھی باری باری مختلف محرموں کے ذریعے دیا جائے۔ اعمال، تعلیم، استقبال، تشکیل، خدمت وغیرہ کی تقسیم مردوں کے مشورہ سے پرچہ کے ذریعہ مستورات تک پہنچائی جائے۔ مرد اپنی مستورات کی رائے مردوں کے مشورہ میں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہر روز مستورات کی رائے لینا ضروری نہیں۔ مردوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہ کریں۔ مشورہ طلب امور میں تجسس کی صورت پیدا نہ ہو اور کسی کا نام لیے بغیر مستورات کی تمام آراء، مردوں تک پہنچائی جائیں۔ بچے ساتھ لے کر نہ جائیں۔ بچوں کی موجودگی کی وجہ سے یکسوئی نہیں رہتی۔ کافی وقت ان کی دیکھ بھال میں لگ جاتا ہے۔ تعلیم میں اگر مقامی عورتیں نہ ہوں تو بیان کی ضرورت نہیں۔ مقامی عورتیں کافی تعداد میں ہو جائیں تو صبح شام دو بیان ہو سکتے ہیں۔ صحیح قرآن مجید کا سیکھنا اور سکھانا ہو۔ نماز کے اندر دیگر چیزیں اور دعائیں وغیرہ انفرادی طور پر سیکھنے کا اہتمام ہو۔ (۲) اپنی مستورات کی تربیت اور ترغیب کے لیے فجر یا عشاء کی نماز کے بعد مردوں کی طرف سے مذاکروں کا اہتمام ہوسکتا ہے۔ (۳) کھانا خود ہی پکائیں اگر گھر والے اصرار کریں تو ایک وقت کا کھانا مشورے سے قبول کیا جاسکتا ہے اور بقیہ اوقات میں کھانا خود پکانے میں حفاظت بھی ہے اور بہت ضروری ہے گھر کی صفائی، برتنوں کا دھونا اور دیگر متعلقہ امور کا اہتمام مستورات کی جماعت خود کرے۔ یقیناً جس گھر میں جماعت ٹھہرتی ہے اس گھر والوں کی ساری ترتیب بدل جاتی ہے۔

اگر تکلفاً بھی کھانے پینے کا انتظام اہل خانہ کریں گے تو ان پر بہت بوجھ پڑ جائے گا اور آئندہ جماعتوں کے ٹھہرانے میں تردد ہوگا۔ خرچہ بھی کافی ہوگا اس بوجھ اور ذمہ داری کو دیکھ کر اعمال میں شرکت کرنے والی مستورات اپنے ہاں جماعتوں کو ٹھہرانے کا حوصلہ نہیں کریں گی۔

(۴) مستورات کے ساتھ شرعی محرم ہو سکتے ہیں جو بڑی عمر کے ہوں اور شادی شدہ ہوں تو زیادہ مناسب ہے لیکن خاوند کا ہونا بہتر ہے۔ محرم کچھ وقت لگائے ہوئے

ہوں۔کام کا تجربہ ہو اور مردوں میں بھی کام کریں۔(۵) گھر والوں کی چیزوں کے استعمال سے بچا جائے۔چیزوں کی خرید وفروخت سے احتراز کیا جائے۔ہدیہ لینے دینے سے بھی بچا جائے۔اور اگر ہدیہ دینے میں بہت اصرار کر رہے ہوں تو دیکھئے کہ کہیں ان کے ہدیہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے ان کا دل تو نہیں ٹوٹے گا۔اگر دل ٹوٹنے کا خطرہ ہو تو ہدیہ امیر اور ساری جماعت کے مشورے کے ساتھ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ہدیہ قبول کرنا بھی تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے۔مزید ہدیہ دینے کے مذاکرے میں پڑھ لیں۔(واللہ اعلم)

(۶) اگر ضرورت محسوس ہو تو مکان کے کسی حصہ یا بیٹھک میں بشرطیکہ اس کا راستہ علیحدہ ہو یا قریبی مکان میں تین مردوں کو ٹھہرایا جائے تاکہ اتفاقی ضروریات کے لیے مردوں کو مطلع کیا جا سکے۔تین مردوں میں دو مرد جماعت کے ہوں اور ایک صاحب خانہ ہوں۔(۷) باہر نکلنے کے دوران مرد عورت اس طرح رہیں جیسے احرام میں ہوتے ہیں۔(۸) دور کے دیہات سے مستورات کو نصرت کے لیے نہ بلایا جائے۔اگر جائیں تو رات کو مغرب سے پہلے واپس چلی جائیں۔(۹) نقد سہ روزہ جماعتیں تیار کرنے کی محنت کریں۔جماعت اور مقامی احباب مل کر اس کی فکر کریں کہ جماعت مناسب ہو۔جس میں ایک دو پرانی مستورات ہوں جو جماعت کو سنبھال سکیں۔اگر سبھی کی فکر ہوگی تو جماعت کا نقد نکلنا آسان ہوگا۔جماعت کے پہنچتے ہی مقامی احباب موزوں مکانات نقد جماعتوں کے لیے طے کرنے کے لیے فکر فرمائیں تاہم مستورات مع محرم جماعتوں کے لیے مناسب مکانات تلاش کیے جاتے رہیں۔مردوں کی جماعتیں بھی نقد تیار کرنے کی کوشش ہو جس میں مستورات بھی محلہ کی عورتوں کو اس پر تیار کریں کہ وہ اپنے مردوں کو اللہ کی راہ میں نکالیں۔(۱۰) جب پرانی سوجھ بوجھ والی مستورات موجود ہوں جو جماعت کو سنبھال سکتی ہوں لیکن باوجود پوری کوشش کے نقد سہ روزہ جماعت میں کوئی بھی عورت تعلیم کروانے والی نہ ہو تو جماعت کے مرد علیحدہ پردہ میں اس طرح تعلیم کروا سکتے ہیں کہ عورتیں بھی سنتی رہیں۔تعلیم کروانے والی عورت چاہے دوسرے محلہ سے ہی کیوں نہ تیار کرنی پڑے پوری کوشش کی جائے لیکن نہ ملنے کی صورت میں جماعت کے ذریعے نقد سہ روزہ جماعت نکالنا موخر نہ کیا جائے۔(۱۱) اگر کوشش کے باوجود پرانی مستورات نہ مل سکیں اور نکلنے والی تمام مستورات نئی

ہوں، البتہ مردوں میں کچھ پرانے اور سنبھالنے والے ہوں تو بھی جماعت ضرور نکالی جائے۔ ان کو اپنے ساتھ صبح سے شام تک رکھیں چھ نمبر اور تعلیم کے آداب سکھائیں اور شام کو دو دن کے لیے علیحدہ بھیج دیا جائے۔

(۹۴) پندرہ ایام کے لیے رائے ونڈ آنے والی جماعتوں کا مذاکرہ

(۱) جماعت میں پانچ مرد اور پانچ مستورات سے کم۔ آٹھ مرد اور آٹھ مستورات سے زیادہ نہ ہوں، مضافات سے چند عورتوں کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ اکثریت شہر کی ہو۔ (۲) رائے ونڈ آنے والی مستورات محرم کے ساتھ مقام پر کم از کم تین سہ روزے لگا چکی ہوں۔ بالکل نئی عورتیں نہ لائی جائیں۔ (۳) غیر شادی شدہ لڑکی ساتھ نہ لائی جائے وہ اپنے مقام پر والدہ کے ساتھ سہ روزہ لگا سکتی ہے۔ (۴) بچے ہرگز ساتھ نہ لائے جائیں۔ (۵) محرم شادی شدہ ہو۔ کم از کم ایک چلہ لگایا ہوا ہو۔ بے ریش نہ ہو کچھ بڑی عمر کا ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ مجبوری کی حالت میں اگر غیر شادی شدہ کو والدہ یا شادی شدہ ہمشیرہ کے ساتھ آنا ضروری ہو تو قبل از وقت رائے ونڈ سے مشورہ کر لیا جائے۔ (۶) ہر مقام سے مستورات کی پندرہ روزہ جماعتیں رائے ونڈ روانہ ہونے سے قبل وہاں کی پرانی مستورات ان کے احوال کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ (۷) رائے ونڈ آنے والی جماعتیں مقامی ذمہ داروں کا دستخط شدہ پرچہ مع کوائف ضرور ساتھ لائیں۔ (۸) جماعت میں کم از کم دو ایسی خواتین ہوں جو اردو فضائل اعمال پڑھ سکتی ہوں۔ (۹) بچوں کو اپنا دودھ پلانے کے زمانے میں مستورات کو جماعتوں میں نہ بھیجا جائے۔ بچہ اگر دوسرا دودھ پیتا ہو تو پھر بھیجا جا سکتا ہے۔ دوسری جگہ جا کر کوئی کمی دیکھیں تو اس کی تصحیح اسی وقت کرنے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ علاقہ کے مشورہ والوں سے اس کا تذکرہ ہوتا کہ وہ اس کی فکر فرمائیں کسی مقام پر مستورات میں کام کے لیے علیحدہ مستقل جماعت کی تشکیل نہ کی جائے۔ شوریٰ والے احباب اور امور کے ساتھ مستورات کے کام کی بھی فکر فرماتے رہیں۔ البتہ وقتی طور پر کسی امر کے لیے ساتھیوں کو متوجہ کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ سہ روزہ جماعتوں کے نکلنے کی پابندیاں پندرہ یوم کے لیے آنے والی جماعتوں پر بھی عائد ہوں گی۔

(۹۵) بیرون ممالک جانے والی جماعتوں کا مذاکرہ

(۱) مستورات گھر کی تعلیم کرتی ہوں، سہ روزہ کے لیے نکلتی ہوں۔ پندرہ یوم ایک سال کے وقفہ سے کم از کم دو دفعہ لگا چکی ہوں۔ پندرہ دن لگانے کے بعد ہر سال تین چار سہ روزہ لگاتی رہتی ہوں اور دوسری دفعہ پندرہ دن لگانے کے بعد تین چار سہ روزہ لگا چکی ہوں۔ شادی کو ایک سال گزر چکا ہو۔ دعوت کا مزاج ہو۔ جوڑ کی طبیعت رکھتی ہوں۔

محرم کے لیے وہی شرائط ہیں جو مردوں کی بیرون ملک جانے والی جماعتوں کے لیے ہیں۔ مزید یہ کہ محرم دو دفعہ مستورات کی جماعت کے ساتھ پندرہ یوم یا ایک دفعہ چلہ کی جماعت میں اوقات لگا چکے ہوں۔

(۲) کراچی، لاہور اور راولپنڈی کے احباب اور وہاں کی پرانی مستورات اس کی تسلی فرمالیں کہ مستورات اور ان کے محرم مندرجہ بالا ترتیب پر پورے ہیں، سندھ سے تیار ہونے والی مستورات کا کراچی کی پرانی مستورات تفقد فرمائیں گی۔ بقیہ شہروں سے تیار ہونے والی مستورات کا تفقد رائیونڈ میں مقیم مستورات کریں گی۔ (۳) حاملہ مستورات، دائم المریض، کمزور اور معمر نہ ہوں۔

(۹۶) عورتوں کے کام کے بارے میں مذاکرہ

عورتوں میں کام تو بہت ضروری ہے۔ ساتھ ساتھ فتنے اور فساد سے بچنا ہے، اس کے لیے اپنے گھروں میں اللہ کی بندیاں پانچ وقت نماز کے فریضہ کو ادا کریں۔ صبح و شام اللہ پاک کا نام لیتی رہیں۔

قرآن پاک پڑھی ہوئی ہیں تو قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کریں اور جو بے پڑھی ہیں تھوڑا تھوڑا قران مجید سیکھیں۔ نماز کی چیزوں کو سیکھیں۔ مسائل کو اپنے شوہروں کے ذریعے سے مفتی حضرات سے معلوم کریں۔ اپنے محرموں کی خوشامد کر کے اللہ کے راستے میں روانہ کریں۔ ان کی معین بنیں۔

اور اپنے گھر میں فضائل کی تعلیم کریں۔ لیکن جہاں مردوں کی زندگی میں کمزوری آئی ضعف آیا بگاڑ آیا وہاں مستورات کی زندگی میں بھی آیا اور وہی دو فتنے ہیں اس امت

میں جو حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے پہلے تھے۔آج تک ہیں۔
ایک مال کا فتنہ ہے ایک عورت کا فتنہ ہے اور عورت کا فتنہ مال کے فتنے سے زیادہ سخت ہے۔
مستورات کے کام کو آگے بڑھاتا ہے۔لیکن احتیاط سے۔یہ جو پرانے کام کرنے والے حضرات ہیں یہ مستورات کے ذریعے ایک محلّہ کی مستورات کو کسی مکان میں جمع کریں۔
جب تک مرد نہ پہنچیں۔بات سمجھانے کے لیے ان اللہ کی بندیوں کو جو کام کرنے والی اللہ کی بندیاں ہیں پانچ پانچ سات سات کا حلقہ لگالیں۔ان کو ایمان کے بارے میں، آخرت کے بارے میں، پاکیزہ اعمال کے بارے میں سمجھائیں بجھائیں کہ اپنے اپنے گھروں میں فضائل کی تعلیم کا اہتمام کریں۔اپنے بچے اور بچیوں کی تربیت کریں۔اپنے محرموں کو اس مبارک محنت کے لیے روانہ کریں۔ ہمارے راستہ میں رکاوٹیں ہیں۔ہم پردہ کے بغیر نہیں نکلتے۔محرم کے بغیر نہیں نکلتے۔محرم ضروری ہے۔لیکن محرم کے لیے تو یہ ضروری نہیں وہ تو آزادی سے نکل سکتا ہے۔اپنے محرموں کو اس پر تیار کریں۔دیکھو جب زیادہ جمع ہو جائیں تو ایک اللہ کی بندی اونچی جگہ پر بیٹھ کر چار پائی ہو یا چوکی کہ جیسے عورت کا جو جسم ہے بیٹھنے کے وقت بھی جو مستورات ہیں ان کو اپنے جسم کے سمیٹنے میں احتیاط کرنی چاہیے۔ان میں فضائل کی کتابوں کو پڑھیں۔ایسی آواز سے کہ جتنی اس مکان میں اللہ کی بندیاں ہیں ان تک تو آواز پہنچ جائے۔لیکن اس اللہ کی بندی کی آواز باہر نہ جائے۔جیسے عورت کے جسم کا پردہ ہے اس کی آواز کا بھی پردہ ہے اب ان اللہ کی بندیوں کو موٹی موٹی باتیں آخرت کی۔ایمان کی بتائیں کہ اپنے گھروں میں ان عملوں کو زندہ کرو۔اپنے محرموں کو اس طریقہ پر اللہ کے راستہ میں لے کر پھریں۔موٹی موٹی چیزیں سمجھا کر کہ وہ اپنے گھروں میں جا کر ان پاکیزہ اعمال کا اہتمام کریں۔فرض نمازوں کو بچوں کی تربیت کا اور اپنے محرموں کو ان کی خوشامد کر کے اس مبارک راستہ میں نکلنے کے لیے سمجھائیں اور ان کی معین بنیں اور اپنے گھر میں فضائل کی تعلیم کا اہتمام کریں اور پڑھی ہوئی عورتیں قرآن پاک کی تلاوت اور بے پڑھی ہوئی تھوڑا تھوڑا قرآن کو سیکھیں۔نماز کی چیزوں کو سیکھیں اور مسائل کو اپنے شوہروں کے ذریعے سے مفتی حضرات سے معلوم کریں۔اب اس طریقہ سے کام کرنے والی اللہ کی بندیاں ہر جگہ ہوں گی تو آپس کے پرانوں کے صلاح مشورہ سے ایسی اللہ کی بندیوں کو تعین کرے جو کام سے

مناسبت رکھتی ہیں۔ تین دن کے لیے اطراف میں نکلیں۔ چار پانچ اس میں پرانی کام کرنے والی ہوں اور باقی ایک دونئی لے لیں۔ تا کہ تعدیہ کی شکل ہو۔ ہر ایک کے ساتھ محرم ہو۔ سیدھے سادے لباس میں جائیں۔ تین دن کے لیے اپنے قریب میں جائیں۔ بچے اگر ہیں تو بچے ساتھ لے کر نہ جائیں ورنہ کام کیسے کرے گی، بس اب جہاں جانا ہے، ان مستورات کی جماعت کو جس مقام پر جانا ہے پرانے لوگ وہاں کے لوگوں سے رابطہ قائم کریں۔ ان کو خبر دیں کہ فلاں دن ہماری مستورات کی جماعت آئے گی کوئی باپردہ مکان خالی کردیں اب اس ترتیب سے اپنی مستورات کو لے کر محرم اس مقام پر پہنچ جائیں جب وہ مقام آجائے اس مقام میں اللہ کی بندیوں کو ٹھہرائیں اب مستورات کے محرم وہاں کے مردوں پر گشت کریں۔ اس طریقہ سے ہماری مستورات کی جماعت آئی ہے۔ تم اپنی مستورات کو وہاں چھوڑ آؤ۔ اب وہاں اللہ کی بندیاں جمع ہوں گی۔ پہلے دو چار آتی ہیں، ان میں سے ایک اللہ کی بندی ان کو لے کر بیٹھ جائے پھر اگر مزید مستورات آئیں تو دوسری عورت اُن کو ترغیب دے۔ اس طریقہ سے ایمان کی، یقین کی، آخرت کی باتیں ہوں کہ دنیا کو ایک دن چھوڑنا ہے اور آخرت کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس طرح موٹی موٹی باتیں ہوں۔ جب یہاں زیادہ عورتیں جمع ہوجائیں تو فضائل کی کتابوں میں سے پڑھیں۔ وہاں کی مستورات جمع ہوگئیں تو ان کے بارے میں جو ان کے محرم ہیں وہ پردہ کے ساتھ موٹی موٹی باتوں کو بتا کر ان اللہ کی بندیوں کو تیار کریں۔ ان کو ترغیب دیں کہ اپنے اپنے محرموں کو اس محنت کے واسطے بھیج دیں۔ اپنے اپنے گھروں میں پاکیزہ اعمال کا ماحول بنائیں، اپنے بچے بچیوں کی تربیت کریں اور جو قرآن پاک پڑھی ہیں وہ قرآن پاک کی تلاوت کریں جو بے پڑھی ہیں تھوڑا تھوڑا قرآن سیکھیں۔ نماز کی چیزوں کو سیکھیں۔ مسائل کو اپنے شوہروں کے ذریعہ مفتی حضرات سے معلوم کریں۔ اس طرح سے ان کا ذہن بنائیں۔ انشاء اللہ اس طریقہ سے تین دن کے لیے مستورات کی جماعت قرب و جوار میں نکلتی رہیں گی تو اس سے فضاء بنے گی۔ ماحول بنے گا، عورتوں کا دینداری کا مزاج بنے گا خدا ترسی آئے گی۔ خدا کا خوف آئے گا۔ اب جہاں مرد دیندار ہیں وہاں عورتیں بھی دیندار بنیں گی۔ اس سے قرب و جوار میں دینداری آئے گی علاقہ کے لوگ مستورات کی جماعت تین دن کے لیے نکالتے

رہیں گے تو پورے علاقہ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بھائی اگر کچھ اللہ کی بندیاں ایسی ہوں گی جنہیں اللہ نے سلیقہ دیا ہے ان کو فکر دیا ہے ان کو چلہ کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ ان ہی شرائط کے ساتھ لیکن چلہ کے لیے بھائی یہاں مرکز سے منظوری لینی پڑے گی۔ اللہ نے اس کو مرکز بنایا ہے۔ یہاں تقاضے آتے رہتے ہیں۔ اس جماعت کی نوعیت لکھو۔ اس طریقہ سے کہ وہ وقت کے اعتبار سے کام کی سمجھ کے اعتبار سے اور یہ کہ اتنا خرچ ہے۔ اب یہاں سے جو بھی مقام طے ہو جائے، اللہ کا نام لے کر نکلو۔ اس طریقہ سے مستورات کے دل تو نرم ہوتے ہی ہیں۔ مردوں کے دل بہت تو ذرا سخت سے لیکن عورتوں کے دل بہت نرم ہوتے ہیں۔ اگر ایک اللہ کی بندی کا دینی مزاج بن گیا تو اس بندی کے ذریعہ سے پورے گھرانہ کے مرد عورتوں میں دینداری آئے گی۔

اللہ پاک اس کو توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخیر دم تک اس مبارک محنت میں لگے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کا جی چاہے قدم بڑھائے قربانی میں۔ ایسا نہیں کہ حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جو اللہ نے دروازہ کھول دیا وہ بند ہو گیا، بس یہ تو قربانی کی تو بات ہے۔

(۹۷) میاں بیوی کا مذاکرہ

عورت کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے بائیں پسلی سے سے پیدا فرمایا ہے اگر آپ اس کو بالکل سیدھا کرنا چاہتے ہو یہ ٹوٹ جائے گی اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ان کو قرآن پاک کی ترتیب پر ترغیب دیتے رہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا:

والتی تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن فی المضاجع واضربوهن فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلاً ان الله کان علیا کبیرا (ط) وان خفتم شقاق بینهما فبعثو حکما من اهله و حکما من اهلها ان یریدا اصلاحا یوفق الله بینهما ان الله کان علیما خبیرا (ط)

ان عورتوں کے بارے میں میں جو نافرمان ہے اس کا پہلا علاج یہ ہے کہ ان کو اللہ سے ڈراؤ اس کو نصیحت کرو اگر سیدھی نہ ہو تو دوسرا علاج یہ ہے کہ آپ ان سے بستر جدا کریں اگر

اس دوسرے علاج سے بھی ٹھیک نہ ہو تو تیسرا علاج قرآن نے یہ بتایا ہے کہ ان کو ایسے طریقے کے ساتھ مارو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بطور علاج ان کی پٹائی کرو۔ تو چوتھا علاج اللہ پاک نے یہ بتایا ہے کہ آپ ان کی شکایت ان کے والدین کو کریں تا کہ وہ ترغیب دیں اس کے بعد پانچویں نمبر پر پھر طلاق ہے۔ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں ناپسند طلاق ہے۔

فضیلت

(۱) عورت اگر نیک ہو تو ستر اولیاء سے افضل ہے۔

(۲) اگر عورت نیک ہو تو اپنے خاوند سے ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جا کر خاوند کا استقبال کرے گی۔

(۳) اگر عورت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ جنت کی حوروں سے بھی ستر گناہ زیادہ حسن و جمال نصیب فرمادے گا۔

(۴) اگر عورت نیک ہو تو جنت میں اس کے اعزاز اور اکرام کے واسطے ستر ہزار فرشتے صرف ان کے کپڑے اٹھائیں گے۔

(۵) نیک عورت ستر ہزار حوروں اور فرشتوں کی ملکہ ہو گی۔

(۶) نیک عورت جب کہ وہ اپنے خاوند کے تابعداری کرے گی تو اس کا اختیار ہے کہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہو جائے۔

(۷) نیک عوت جب اپنے خاوند کو دبائے جب کہ خاوند نے نہ کہا ہو تو اس کو سات تولے سونا صدقے کا ثواب ملتا ہے اور اگر خاوند کے کہنے پر دبایا تو پھر ساٹھ تولے چاندی کا ثواب ملے گا۔

(۸) جس عورت سے خاوند راضی ہو کر مرا تو اس عورت کے لیے جنت واجب ہے۔

(۹) بہترین عورت وہ ہے کہ جب خاوند اس کو دیکھے اور ایسے انداز میں اس کے ساتھ ملے کہ خاوند کی ساری تھکاوٹ دور ہو جائے ایسی عورت کو آدھے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۰) نیکوکار عورت اپنے بیمار بچے کی تکلیف کی وجہ سے نہ رات کو سو سکے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا اور ۱۲ سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

(۱۱) حاملہ عورت کی رات عبادت میں گذارنے کا اور دن روزہ رکھنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔

(۱۲) نیکوکار عورت کا جب بچہ پیدا ہو جائے اللہ پاک ان کے اعمال نامے میں ستر سال کی نماز کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔

(۱۳) بچہ کی پیدائش کے وقت جو درد ہوتی ہے ایک ایک رگ کے درد کے بدلے میں ایک ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(۱۴) اگر عورت نیک ہو اور بچے کو اپنا دودھ لاتی ہو تو اس کو ایک سال نماز اور روزے کا ثواب ملے گا۔

(۱۵) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کہ بہترین عورت وہ ہے جس کا مہر تھوڑا ہو۔

(۱۶) وہ نیکوکار عورتیں جن کے اولاد ہے، ان نیکوکار عورتوں سے جن کی اولاد ابھی تک نہیں ہوئی بیاسی ۸۲ سال کی عبادت سے افضل ہے کہ (اولاد کی تربیت بھی ہے اور خاوند کے حقوق کی ادائیگی بھی ہے اور اللہ کے اوامر کو بھی پورا کر رہی ہو)

(۱۷) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو دنیا میں چار چیزیں مل گئیں دنیا اور آخرت کی خیر اس کو مل گئی۔

(۱) ذکر کرنے والی زبان (۲) شکر کرنے والا دل (۳) مجاہدہ برداشت کرنے والا جسم۔ (۴) وہ عورت جو اپنے خاوند کی عزت اور مال کی محافظ ہو۔

(۱۸) جو عورت گھر کا ہر کام بسم اللہ سے شروع کرتی ہے تو گھر کی ہر چیز اس کے لیے دعا اور استغفار کرتی ہے اور گھر کے کھانے پینے کی اشیاء میں برکت ہوگی حقیقت تو یہ ہے کہ اگر عورت میں دین کا شوق اور نیک اعمال کا جذبہ پیدا ہو جائے تو آنے والی نسل پر بہت اچھا اثر پڑے گا، عورتوں کے نیک ہو جانے کی وجہ سے بچوں کا ہو جانا خود بخود ہو جائے گا اس لیے کہ بچوں کی تربیت کرنے والی اکثر مائیں ہی ہوتی ہیں، اس کے خلاف اگر خدانخواستہ عورتیں بگڑ گئی اور نافرمان ہو گئیں تو پھر یہ نہیں کہ عورتوں کی ذات میں ہی مسئلہ رہے گا بلکہ اس کی وجہ سے مرد اور بچے دونوں بگڑ جائیں گے اور نافرمان ہو جائیں گے۔

(۱۹) فرمایا حضور ﷺ نے جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان شریف کے روزے رکھے اور اپنے کو بُرے کام سے بچایا یعنی بدکاری نہیں کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کی اور اس کا کہنا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے۔ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (طبرانی)

(۲۰) فرمایا حضور ﷺ نے دین دار بیوہ عورت کا خطاب آسمانوں میں شہیدہ ہو جانا ہے یعنی آسمان میں اس کے نام سے جنتی کارروائیاں کی جاتی ہیں اس میں اس کو شہیدہ (شہادت پانی والی عورت) کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(۲۱) حدیث: جس عورت کا شوہر مر جائے۔ وہ رنگین کپڑا نہ پہنے، نہ زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ آنکھوں میں سرمہ لگائے۔ یعنی اس کو دس دن چار مہینے بناؤ سنگار نہ کرنا چاہیے۔

(۲۲) حدیث: اے عورت دیکھ بس تیری جنت اور دوزخ تیرا خاوند ہے۔ یعنی عورت اپنے خاوند کی خوشی میں جنت اور اس کی ناخوشی میں جہنم میں جائے گی۔

(۲۳) حدیث: تم نامحرم عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بتلایئے کیا شوہر کے بھائی (یعنی دیور) بے تکلف اپنی بھاوج کے پاس آجا سکتے ہیں؟ فرمایا وہ تو عورت کے لیے موت ہیں۔

(۲۴) حدیث: جس عورت کے تین نابالغ بچے مر جائیں اور وہ ان پر صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے ایسی عورت جنت میں ضرور داخل ہوگی۔

وعیدیں

آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

(۱) کہ دو فتنے چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک مال کا فتنہ اور دوسرا عورتوں کا فتنہ۔

(۲) حدیث میں ہے کہ جوانی ایک حصہ ہے دیوانی سے اور عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں یعنی اس کے ذریعے سے مردوں کو باندھتی ہیں۔

(۳) ایک بدکار عورت ہزار برے مردوں سے زیادہ بری اور خطرناک ہے۔

(۴) عورت عطر لگائے تا کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے یہ عورت زانیہ میں شمار کی جاتی ہے۔

(۵) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں عورتوں کو جہنم میں زیادہ دیکھا اس لیے کہ وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور لعن طعن بہت کرتی ہیں۔

(۶) اس عورت کی نماز ایک بالشت بھی سر کے اوپر سے نہیں جاتی جس سے خاوند ناراض ہو۔

(۷) جس عورت سے خاوند ناراض ہو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مرد تمہارے پاس کچھ مدت کے لیے مہمان ہے اور تو نے اس کو ناراض کر رکھا ہے۔

(۸) جو عورت غیر محرم کو دیکھتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں۔

(۹) جس عورت نے خاوند کو ناراض کر کے علیحدہ رات گزاری فرشتے ساری رات اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(۱۰) جس عورت کے سر پر کپڑا نہ ہو اس پر بھی فرشتے لعنت کرتے ہیں

(۱۱) عورت کا مکر شیطان کا مکر سے یادہ ہے قرآن نے عورت کے مکر کے بارے میں عظیم کہا ہے۔

(۱۲) اگر عورت خراب نکلی تو چار مردوں کو خصوصی طور پر جہنم میں لے جائے گی بشرط کہ ان چاروں کے ان کے ٹھیک کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ (۱) اس کا خاوند (۲) اس کا بیٹا (۳) اس کا باپ (۴) اس کا بھائی۔

(۱۳) نامحرم مردوں کے سامنے سنگار کر کے اترانے والی عورت قیامت کے دن اندھی ہوگی۔

(۱۴) عورت کی آواز بھی عورت ہے اگر زیادہ ضرورت پڑے تو عورت اپنی آواز کو سخت کر کے بولے ورنہ اس کی بھی سزا ملے گی۔ (عورت کا معنی پردہ)

(۱۵) اگر اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کسی اور کے لیے جائز ہوتا تو بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کرتی خاوند کا اتنا حق ہے۔

(۱۶) حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ

حضرت علیؓ مجھ سے ناراض ہیں اور گھر سے نکلے ہوئے ہیں ابھی تک گھر واپس نہیں آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ اگر تو اس حالت میں مرگئی کہ تم سے اپنا خاوند ناراض ہو تو میں محمد ﷺ اس رب کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ میں تمہاری نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں گا۔ اور پھر فرمایا اگر تم سے خاوند ناراض ہے تو تم سے اللہ بھی ناراض ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اپنے خاوند کی اطاعت میں ایک گھڑی گزارنا ایک سال مقبول عبادت سے افضل ہے۔

(۱۷) جو عورتیں جو نامحرم مردوں سے پردہ نہیں کرتیں باریک کپڑے پہننے والیاں، لوگوں میں خواہش پیدا کرنے والیاں، تکلف اور بناؤ سنگھار سے رہنے والیاں، نہ جنت کی خوشبو سونگھے گی اور نہ جنت میں داخل ہوں گی۔

(۱۸) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے بھاگ جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی حتی کہ واپس آ جائے اور اپنا ہاتھ خاوند کے ہاتھ میں دے کر کہے کہ میں حاضر ہوں جو سلوک جی چاہے کریں۔ دنیا میں اگر میاں بیوی میں محبت ہو تو دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ ان کے لیے جنت بنا دیتا ہے۔

(۱۹) حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا پھر عورت سے خاوند کے حقوق کا سوال ہوگا۔

(۲۰) حدیث: جو بھی عورت یا مرد کسی عورت اور اس کے خاوند کے درمیان بگاڑ ڈلوا دے وہ ہماری امت سے خارج ہے۔

عورت کے فضائل

(۱) ایک حاملہ عورت کی دو رکعت نماز بغیر حاملہ عورت کی ۸۰ رکعتوں سے بہتر ہے۔ (۲) جو عورت اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک ایک گھونٹ پر ایک ایک نیکی عطا فرماتے ہیں۔ (۳) جو عورت اپنے بچے کے رونے سے رات بھر سو نہ سکے اللہ تعالیٰ اس کو بیس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ (۴) جو شخص اپنی بیوی

کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی اپنے شوہر کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔(۵) جو عورت اپنے شوہر کو اللہ کے راستے میں بھیجے اور خود گھر میں آداب کی رعایت رکھتے ہوئے رہے وہ عورت مرد سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گی اور ستر ہزار فرشتوں اور حوروں کی سردار ہوگی۔ اس عورت کو جنت میں غسل دیا جائے اور یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خاوند کا انتظار کرے گی۔(۶) جو عورت اپنے بچے کی بیماری سے سو نہ سکے اور اپنی بچے کو آرام دینے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اس کو بارہ سال کی مقبول عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (۷) جو عورت اپنی گائے یا بھینس کا دودھ بسم اللہ شریف پڑھ کر دوھے تو وہ جانور اس عورت کو دعائیں دیتا ہے۔(۸) جو عورت بسم اللہ پڑھ کر آٹا گوندھے اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ڈال دیتا ہے۔(۹) جو عورت غیر مرد کو دیکھتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجتے ہیں جیسے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے ایسے ہی غیر مرد کو دیکھنا بھی حرام ہے۔(۱۰) جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ تعالیٰ اس کو خانہ کعبہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔(۱۱) اگر تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔ (بخاری)۔ (۱۲) جو عورت نماز اور روزہ کی پابندی کرے پاکدامن رہی اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے اس کو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(۱۳) دو افراد کی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی ایک وہ جو غلام اپنے مالک سے بھاگا ہو دوسری وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمان ہو۔ (۱۴) جو عورت حاملہ ہو اس کی رات عبادت میں اور دن روزہ میں شمار ہوتا ہے(۱۵) جب کسی عورت کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی ستر سال کی نماز اور روزے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیف برداشت کرتی ہے ہر ایک رگ کے درد پر ایک ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔(۱۶) اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن کے اندر فوت ہو جائے تو اس کو شہادت کا درجہ عطا ہوگا۔(۱۷) جب بچہ رات کو روئے اور ماں بددعا دیے بغیر دودھ پلائے تو اس کو ایک سال نماز اور روزے کا ثواب ملے گا۔(۱۸) جب بچہ کا دودھ پینے کا وقت پورا ہو جائے تو آسمان سے ایک فرشتہ آ کر اس عورت کو خوشخبری سناتا ہے کہ اللہ نے جنت تیرے اوپر واجب کر دی ہے۔(۱۹) جب شوہر سفر سے واپس آ جائے اور عورت اس کو

کھانا کھلائے اور اور اس دوران اس نے کوئی خیانت بھی نہ کی ہو تو اس عورت کو بارہ سال کی نفلی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (۲۰) ایک طرف ایک شخص نوافل پڑھ رہا ہو اور دوسری طرف میاں بیوی آپس میں مذاق کر رہے ہوں تو میاں بیوی کا مذاق کرنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (۲۱) جس عورت کا خاوند اس پر راضی ہو اور وہ مر جائے تو جنت اس پر واجب ہو گئی۔ (۲۲) جب شوہر پریشان حال گھر آئے اور اس کی بیوی اس کو مرحبا کہے اور تسلی دے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کو آدھے جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ (۲۳) اپنی بیوی کو ایک مسئلہ سکھانا اسی سال کی عبادت کا ثواب ہے۔ (۲۴) حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا صفات میں کون سی عورت اعلیٰ ہے۔ سب خاموش تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر گئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے بتایا جو عورت غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ غیر مرد اس کو دیکھے آپ ﷺ نے فرمایا وہ میری بیٹی ہے۔ (۲۵) آپ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے ایک عورت بہترین لباس اور چہرہ مزین کر کے آئی آپ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو اس سے روکو۔ بنی اسرائیل پر لعنت اسی وجہ سے ہوئی ہے۔ (ابن ماجہ) (۲۶) جو عورت خوشبو لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرے وہ زانیہ ہے۔ (نسائی، ترمذی) (۲۷) جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے اور نہ غیر مرد کو گھر میں داخل ہونے دے اور اندھے مرد کو بھی نہ دیکھے۔ (۲۸) نیک عورت اپنے خاوند سے قبل جنت میں جائے گی اور جنت کی حوروں سے ستر گنا زیادہ حسین ہو گی۔ (۲۹) امیری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جن کا حق مہر تھوڑا ہو (مسلمان خاوند بیوی) (۳۰) شادی جتنی سستی زنا اتنا مہنگا، شادی جتنی مہنگی زنا اتنا سستا ہو گا۔ مولانا احسان الحق صاحب رائے ونڈ) (۳۱) حضور ﷺ نے کئی شادیاں دوسیر جو سے کیں۔ (۳۲) میاں اگر اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے اور عورت بھی اپنے میاں کے منہ میں لقمہ ڈالے تو دونوں کو نفلی روزے کا ثواب ملتا ہے۔ (۳۳) طلاق سے اللہ کا عرش ہل جاتا ہے بلاوجہ طلاق مانگنے والی عورت اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ (۳۴) جو عورت نماز اور روزہ کی پابندی کے ساتھ خاوند کی اطاعت کرے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔ (۳۵) بچوں والی

عورت کی دو رکعت نماز بغیر بچوں والی کی بیاسی سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (۳۶) جو عورت بچے کو دودھ پلائے اس کو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ (۳۷) جس مرد اور عورت کی صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں اور انہوں نے اللہ سے شکوہ نہ کیا ہو وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ (حدیث) (۳۸) غیر محرم مردہ یا زندہ کا چہرہ دیکھنے والی عورت پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ (۳۹) ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے ان کے بہت خوش ہونے کی وجہ حضور اکرم ﷺ کے پوچھنے پر بتائی کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی اور میرے شوہر ہیں اس لیے میں خوش ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں معلوم ہوا کہ عورت کو چاہیے اپنے خاوند کو اللہ کے راستے میں بھیجے۔ (۴۰) جس عورت کا خاوند اللہ کے راستے میں ہو اور بیوی پردے سے گھر میں رہے یہ عورت دوسری عورتوں سے ۵۰۰ سال پہلے جنت میں داخل ہوگی اور اس کے اعزاز و اکرام میں اتنے کپڑے ہوں گے کہ ستر ہزار فرشتے ان کو اٹھائیں گے۔ (واللہ اعلم)

تمت

ضروری گزارش

جو حضرات مدرسہ کے لیے صدقہ، زکوٰۃ، عطیات وغیرہ سے تعاون فرمانا چاہیے تو ضرور رابطہ فرمائیں کیونکہ ہمارے مدرسہ کی جگہ کرائے پر ہے۔ مدرسہ کے لیے ذاتی جگہ کی بہت ضرورت ہے۔ (جزاک اللہ)

رابطہ نمبر: 0300-8081935 -- 0321-4241465

ہماری دیگر مطبوعات

وقاص پبلشرز اردو بازار لاہور 0-8081935, 0321-4241465